

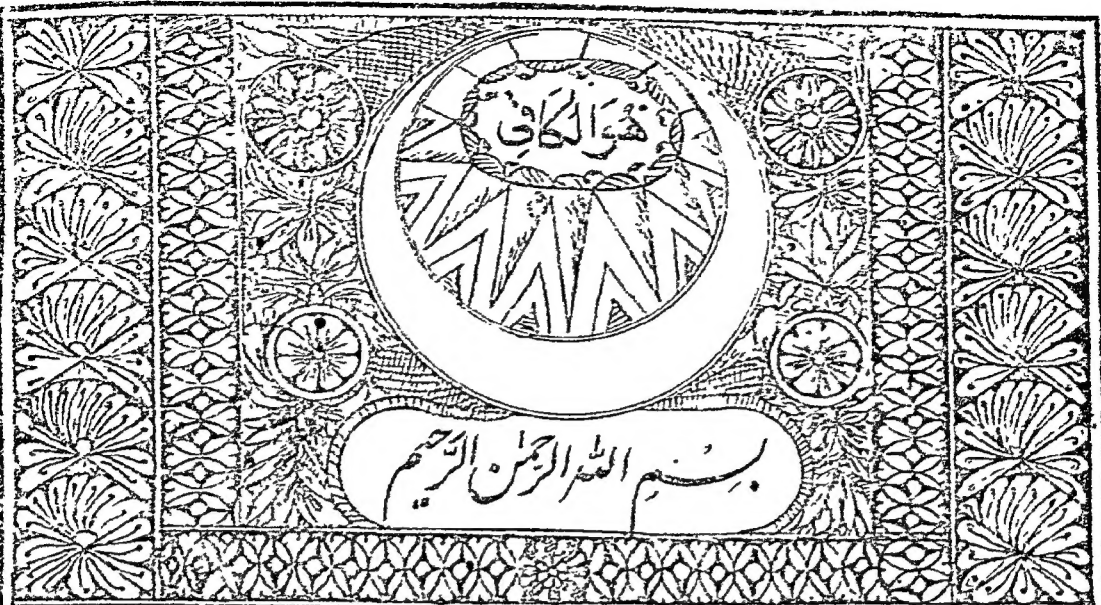
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا فَوْعَ لَا يَأْتِيهِ

سَمَاءُ وَالْأَرْضِ



قَالَ الْإِيمَانُ

مَطْعُ حَيْدَرِ مَطْبَعِ كَرِي



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرِينَ
 وَعَلَىٰ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَاَوْلِيَآءِ اٰمَتِهِ اَجْمَعِينَ اَمَّا بَعْدُ عَاجِزٌ بَعْدُ
 گناہوں سے شرمندہ و محرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض
 خلص احباب نے فرمایش کی کہ کتابی مطالب قول الجلیل فی بیان سوار اسبیل تصنیف
 عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محمد
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تاہذا تاخیر میں روز بروز جیل کی ترقی ہے اہل دین
 حقیقت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر
 افراط اور تقصیر سے بچیں نہ مطلقاً بیعت کی انکار کریں نہ نہرنا اہل سے بیعت کر لیں ہر چند ترجمہ
 بسبب کور باطنی کے اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کر نیکی کہ ذکرین حق اور اولیاء طریقت کی اشغال
 میں ہے لیاقت نہیں رکھتا لیکن لہجہ اسے اس حدیث صحیحہ کے جواب دہرہ رضی اللہ عنہ کی
 روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پہلے تین ہر جب ذکرین
 کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پیروں سے اول آسمان تک چھالیتے ہیں ہر جب حقیقی فرشتوں کو
 شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے او کو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ او میں تو فلانا بندہ گنہگار ہے
 جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو دہان بیٹھ گیا تو حقیقی فرماتا ہے کہ میں نے او کو بخشا ہے

بخشاوہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس کا بیٹھ جانوالا شتی یعنی بے نصیب نہیں رہتا ترجمہ اس کتاب کو
 وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ کہ حدیث میں آہٹ قَوْلًا فَهُوَ مِنْهُمْ دُست ویز قوی ہے
 انتشار اللہ تعالیٰ۔ نظم سیر دل شبہ کارگوین ہوں لیکن + فداے ہوں اللہ کی عاشقوں کا
 یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں یرو تو پرے صادقوں کا + اور کیا عجب ہے
 رحمت بیعت سب انگیزے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمہ کو دیکھ کر خوش ہو جاوے
 اور مترجم کی افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعائے مغفرت
 کرے **مصرع** وَلَا أَذِیْ مِنْ کَآئِیْسِ الْکِرَامِ **خصیصہ** بالحد کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل
 ہے **فصل** پہلی اور دوسری اقسام بہت اور اس کے احکام اور شرائط میں
فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب میں **فصل** چوتھی مشائخ قادر یہ کے اشغال میں
فصل پانچویں مشائخ چشتیہ کے اشغال میں **فصل** چھٹی مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں
فصل ساتویں مال کار اشغال یعنی تحصیل نسبت میں **فصل** آٹھویں غرائم اور اعمال میں
فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں **فصل** دسویں وعظ گوئی اور وعظ کی
 شرائط اور آداب وغیرہ میں **فصل** گیارہویں سلاسل طریقت کے اسناد میں اب معلوم
 کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں محاورہ مقدم رکھا گیا اصل کی تراجم الفاظ میں تقدیم اور تاخیر واقع
 ہو اسوائے عطف کہ ترجمہ کرنے سے سہولیت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں حاصل نہیں اور جو غرضی
 مصنف قدس سرہ اور انکی خلف الرشید علامہ عمر سندھو مولانا شاہ عبدالغفریزج کی اس
 کتاب پر حسیبہ ناما کرید تصحیح اور تفسیر فرماید کیواسے اسے اوکنا ترجمہ بھی ذیل فوائد میں مندرج کر دیا
 جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالغفریز مراد ہونگے اور اسکا نام - شفاء
 العلل ترجمہ قول الجلیل رکھا حقیقی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول
 فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سایر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفِیْضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَّحِیَّةً لِاَلْیَدِ اَعْمَ
 الْمُعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سُبُّ الشَّرِیْفِ اللّٰهُ کُوْجَسَ بَنِیْ اٰدَمَ کَے دِلُوْنِ کَے واسطے فیضان انور کے

مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لایق ہر یا۔ وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ الْمُسْتَطْفِنِ الْاَنْبِيَاءَ
 دَاعِيْنَ وَهَادِيْنَ اِلَى طَرِيقِ اِصْطِبَاءِهَا بِالنَّكَالَاتِ وَالْاَذْكَارِ اور ہجرا انبیاء برگزیدہ
 اخبار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہیں بتا دیں عبادت اور اذکار کے
 لُحْمَ جَعَلَ لَهُمْ وَرَقَةً يَمْشُونَ بِهَا لِيَهْدِيَهُمْ وَرُسُلَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ الْاَكْبَارِ اور ہر حق تعالیٰ
 انبیاء کے وارث ہر اے سجدہ علماء راہنہیں برابر جو اوس کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرنا بعد
 قرن قائم رکھیں وَلَا تَزَالُ مِنْكُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَصْرِفُهُمْ عَنْ خَدِّ اللَّهِ وَلَا شِرَارِ
 اور ہمیشہ تا قیامت اولین سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے اور نہ ضرر نہ پہنچا سکین جو شریر
 اوس کے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطُّبُغَةِ اِلَى قُرْبِ
 النَّجَّارِ اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جسے طبیعت اور بشریت کی
 تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کی قرب کی طرف مَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
 سَمِيعٌ فَقَدْ تَرَشَّدَ وَ لَهُ النُّعْمُ الْمَقِيْمُ وَالْجَنَّةُ وَالْاَنهَارُ سو جبکہ کہ دل بیدار ہے یا اوس نے
 کلام حق کو سنا دیا نہ کر کے سودہ تو راہ پا گیا اور اوس کے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انجا
 ہن وَمَنْ اَعْرَضَ وَكُوِيَ فَقَدْ عَوَى وَهُوَ اِلَى الْحَيِّمِ وَالْحَمِيْمِ وَمَالَهُ مِنْ اَضْغَارِ اور
 جس نے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور پیچھے گر پڑا اور اوس کے لئے
 دوزخ اور آب گرم ہے اور کوئی اوس کا مددگار نہیں تَعْمَدُ وَ تَسْتَعِيْنُ وَ تَسْتَغْفِرُ وَ تَخُوذُ بِاللَّحْمِ
 مِنْ شَرِّهِ وَ اَضْمِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَهْدِي اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
 لَهُ وَ تَعْمَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ تَعْمَدُ اَنْ **فَرَسٌ** وَ تَعْمَدُ اَنْ **فَرَسٌ** وَ تَعْمَدُ اَنْ **فَرَسٌ**
 بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَ نَذِيرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى اٰلِهِ وَ اصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا
 ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اوس سے مغفرت مانگتے ہیں
 اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنی نفوس کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جبکہ اللہ
 ہدایت کی اوس کا کوئی گمراہ کر نہ لائے اور جبکہ اوس سے بھکا یا اوس کا کوئی راہ بتا نہ لائے اور ہم
 کو ابی دے ہیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے کوئی اس کا ساجھی نہیں اور ہم کو ابی
 دے ہیں کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ اوس کا بندہ اور رسول ہے جبکہ اللہ نے

سچ بچ شیر اور نذیر کر کے بھیجا حق تعالیٰ اوس سید شیر نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اوسکی
 آل اور اصحاب پر اور برکت دی اور بہت سلامتی عطا فرماوے اما بعد **فَيَقُولُ الضَّعِيفُ**
الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَلِيَّ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ عَبْدِ الرَّحِيمِ هَكَذَا اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْخَسِيمِ وَجَعَلَ مَا لَمْ يَكُنْ
 إِلَى التَّعَمُّقِ الْمُقِيمِ هَذِهِ فُضُولٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلَى أَصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَتَّصِلُ بِهَا بِمَا اسْتَفَدْنَا مِنْهَا
 مِنْ مَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَالْجَبَلَاوِيَّةِ وَالْجِشْتِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سَمَّيْتُهُمْ
 بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج التذکرہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ
 بن شیخ عبد الرحیم اون دونوں کو اللہ وہاب لی اپنی فضل جیم سے اور دونوں کا ٹھکانا نعمت دہی
 کی طرف ہوا ہے یہ چند فضیلین شمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اوس پر جو طریقت
 متقارب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال جو کہ مجھے اپنی نقشبندی اور قادری اور جیشتی
 پیروں سے حاصل کیا ہے رضی اللہ عنہم اور ان فصول کا قول جمیل فی بیان سوا السبیل میں نے نام
 رکھا اور اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز ہے اور نہیں بجا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت
 پر مگر اللہ کی مدد سے جو اونچا ہے برائی والا **فصل** اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے
 اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت امور شنی کیواسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہے اور یہ امر
 عرض کو مضر نہیں **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الدِّينَ بَيِّنَاتٌ لِيُعْلَمَ أَنَّكَ إِذَا بَيَّعْتَهُ اللَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ**
فَمَنْ تَلَّكَ فَأَمَّا تِلْكَ عَلَى خَفِيٍّ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَشَيْئُونَ تِلْكَ أَجْرًا
عَظِيمًا حق تعالیٰ نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتی ہیں اللہ
 کا دست قدرت اونکی ہاتھوں پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضررت پر عہد توڑتا ہے اور جسے
 پورا کیا او کو جو سیر اللہ سے قول کیا تھا سو غریب او کو اجر عظیم عنایت کر گیا۔ **وَاسْتَقْصَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَبْعُونَهُ تَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى الْقَامَةِ
أَوْ كَانَ الْإِسْلَامَ وَتَارَةً عَلَى الشَّبَابِ وَالْقَرَارِ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ
وَلَا جُنَابَ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْجَرِّصِ عَلَى الطَّاعَاتِ كَمَا صَدَّقَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَبْعَ لِنُفُوءٍ مِنَ
الْأَكْصَادِ عَلَى أَنْ لَا يَخُنَّ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت پر اور
 اسلام یعنی صوم اور صلوة چھ زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر مگر کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان
 اور کبھی سنت نبوی کی شرک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عیالات کے چھریں اور شایق ہو کر چنانچہ
 بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصار یوں کی عورتوں
 نوحہ کرنے پر ورنہ ابن ماجہ آفہ بایع فاسا من فقراء المهاجرین علی ان لا یسلون الناس
 شیئا کان احداہم یحط سوطہ فیقول عن فاسا فیاخذہ ولا یسل احدا اور ابن
 ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا
 سوال نہ کریں سوا انہیں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے اور ترکہ اوس کو اٹھا
 لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھا دینے کا یہی سوال نہ کرتا تھا و ملا شافعیہ ولا شیعہ آفہ اذا قبلت
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فضل علی سبیل العبادۃ والافتقار لسانہ فاقا لا یقول
 عن کوفہم بسنة فی الدین اور حسین کچھ شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فضل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بر سبیل عادت تو وہ
 فضل سنت دینی سے کمتر تو نہیں اور جو نہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال
 اہتمام تھا تو بیعت کی سنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں بھی آفہ صلی اللہ علیہ والہ
 وسلم کان خلیفۃ اللہ فی ارضہ وعلیما بما انزلہ اللہ علی من القرآن والحیۃ مطلقا
 للکتاب والسنۃ مزیکیا للامۃ بما فطرہ علی احیاء الخلق کان سنة لیستغفار وما فطرہ علی
 جملۃ کونہم مطلقا للکتاب والحیۃ ومزیکیا للامۃ کان سنة للعلماء الرائحین باقی رہا
 یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اوسکی زمین میں اور عالم تھے اوس کے
 جبر اللہ تعالیٰ نے اوپر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلوم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے
 پاک کرنوا لے تھے سو جو فضل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہو گیا اور جو خل
 کہ نہایت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کی کیا وہ علما، راہنہ کے واسطے سنت ہوا
 علما راہنہ سے مدہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فلینت عن الیچۃ من ای قسم
 ہی فظن قوم انہما مقصود علی قبول الخلفۃ وان الذی یستاد لا الصوفیۃ من مباہجۃ المتصوفین

لَسْنَا بِشَيْءٍ وَهَذَا أَضَلُّ فَايْسِدَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبَايِعُ قَادَةَ عَلَى
إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَفَأَشْرَفَ عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحُ النَّجَّارِيِّ شَاكِهِدَا عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَبْرِ بْنِ عَبْدِ مَبِيعَتِهِ فَقَالَ وَالنَّصْرُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ بَايَعَهُ قَوْمًا مِنْ الْأَنْصَارِ
فَاشْتَرَطَ أَنْ لَا يَخْلَعُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ يَقُولُوا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يُجَاهِدُ الْأَنْصَارَ
وَاللُّوْكَ بِالرَّيَّةِ وَالْأَخَارَ وَكَفَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَهُ لِسُوءَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْأَجْتِنَابَ
عَنِ التَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ مِنْ بَابِ التَّرَنُّكِ وَالْأَنْصَارُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نَوْهِي كُوِيَايَسَ كَبَعِيَّتِ كِي كَفْتُو كَرِيْن كِي وَه كُون قَسَم مِيْن سَنِي سِي سَوْبَعِي سَوْبَعِي لَو كُون لِي يِهِي كَمَا ن كِيَا سِي
كِي سَعِيَّتِي نَحْصَرِي قَبُولِي خِلَافَتِي أَوْ سُلْطَنَتِي بِرَاورِ وَه جَو صُوفِيُون كِي عَادَتِي سِي بَا هِم اَهْلِي تَصُوفِي سِي
سَعِيَّتِي لِي سِي كِي وَه شَرْعًا كِي هِي هِيْن اُورِ يِهِي كَمَا ن فَا سِي سِي بِدَلِيل اُوسِي كِي جَو هِم مَذْكُور كِي سِي كِي كِي كِي مَقْرَرِي سِي
صَلِي السُّرْعِيَّةِ وَسَلَّم كَا سِي سَعِيَّتِي لِي سِي تَحْتِي اِقَامَتِي اَرْكَانِ اِسْلَامِ بِرَاورِ كَا سِي مَسْك بَا سَنِي سِي بِرَاورِ
يِهِي صَحِيحُ النَّجَّارِيِّ كُوَا يِي وَ سِي سِي سِي كِي رَسُول كَرِيْم صَلِي السُّرْعِيَّةِ وَسَلَّم لِي رِوَايَتِي رَضِي السُّرْعِيَّةِ بِرَاورِ سِي
اُونِي سَعِيَّتِي كِي وَ قَت سُو فَرِيَا كِي خِيَر خُوَا يِي لَازِم سِي هِي رَسُلَا ن كِي وَ اُسِي اُورِ نَحْضَرَتِي لِي سَعِيَّتِي لِي قَوْمِ
اَلْأَنْصَارِ سِي سُو يِهِي شَرَط كَرِي كِي كِي مَذْكُورِيْن اَمْر خُذ اِيْن كِي سِي لَاسْتَكِيَر كِي مَلا مَت سِي اُورِ حَقِي هِي بَات بُولِيْن جِهَانِ
بِيْن سَوَاوِيْن سِي سِي سَعِيَّتِي لَو ك اِمْر اُورِ سُلْطَانِيْن بِرَ كِي ل كِي مَلا خُوف رَد اُورِ اِنْكَار كَرِي تَحْتِي اُورِ اَنْ نَحْضَرَتِي
صَلِي السُّرْعِيَّةِ وَسَلَّم لِي اَلْأَنْصَارِ كِي خُورَتُون سِي سَعِيَّتِي لِي اُورِ شَرَط كَرِي كِي كِي نَوْح كَرِي سِي سِي بِرِيْز كَرِيْن اُنِي
سَوَا سِي هِيْت اُمُور مِيْن سَعِيَّتِي ثَابِت سِي اُورِ وَه سَب اُمُور اَز قَسَم تَرْكِيهِ اُورِ اَمْر بِالْمَعْرُوفِ اُورِ نَهْي عَنِ الْمُنْكَرِ
كِي مِيْن ف تَوْصَاف ثَابِت هُو كِيَا كِي سَعِيَّتِي نَقْط قَبُول خِلَافَتِي بِرَ نَحْضَر هِيْن - قَالِحَقَّ اَنَّ التَّبِعَةَ
عَلَى اَلْاِسْلَامِ مِنْهَا بَيِّعَةُ اَلْاِخْلَافَةِ وَمِنْهَا بَيِّعَةُ اَلْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيِّعَةُ اَلْتَّمَسُّكِ بِعَجَلِ اَلْتَّقْوَى
وَمِنْهَا بَيِّعَةُ اَلْحِجْرَةِ وَاَلْاِحْكَامِ وَمِنْهَا بَيِّعَةُ اَلتَّوَقُّفِ فِي اَلْاِحْكَامِ تَوْحِيْن يِهِي سِي كِي سَعِيَّتِي چنْد قَسَمِ بِرَ سِي
لِي سَعِيَّتِي خِلَافَتِي كِي اُورِ لِي سَعِيَّتِي اِسْلَامِ لَاسِي كِي اُورِ لِي سَعِيَّتِي تَقْوَى كِي رَسِي كِي رَسِي كِي اُورِ لِي سَعِيَّتِي
سَعِيَّتِي هَجْرَتِي اُورِ جِهَاد كِي اُورِ لِي سَعِيَّتِي سَعِيَّتِي جِهَاد مِيْن مَضْبُوط رَسِي كِي وَ كَا نَسِيَّتِي سَعِيَّتِي اَلْاِسْلَامِ مَثْرُوكَةً
فِي رَمِيْن اَلْمُكَلَّفِيْن اَمَّا فِي رَمِيْن اَلرَّاشِدِيْن مِمَّنْ هُم فَلَا تَدْخُولُ اَلنَّاسُ فِي اَلْاِسْلَامِ فِي اَيَّامِهِمْ كَانِ
غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّلَافِيْعِ وَاطْلُوعُ اَلْبُرْهَانِ وَاطْلُوعُ اَمْرٍ مَرْغَبَةٍ وَامَّا فِي غَيْرِهِمْ

فَلَا يَهْتَمُّ كَانُوا فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً وَفُسْقَةً لَا يَهْتَمُّونَ بِإِقَامَةِ الشُّنِّ وَأَرْسِلَانِ هُوَ يَكْبِتُ بَعِثَ خَلْفَاكَ كَزَمَانِهِ مِنْ
 مَتْرُوكِ تَحِي خَلْفَا رَاشِدِينَ كَقَتْمِينَ بَعِثَ اسْلَامَ تَوَاسُوَ اسْلَامَ مَتْرُوكِ تَحِي كَدَاخِلِ هُوَ الْوَلُوكُونِ كَاسْلَامِ مِنْ
 اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 اسْلَامِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 عِبَاسِيَّةِ كِي دَقْتِ مِنْ اسْوَا سَطِ بَعِثَ اسْلَامَ مَتْرُوكِ تَحِي كَدَاخِلِ هُوَ الْوَلُوكُونِ كَاسْلَامِ مِنْ
 دِينَ مِنْ كُوشِشِ بَلِيغِ نَكْبَرَتِ تَحِي وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِخَلِيفَةِ الْخَوِ كَانَتْ مَتْرُوكَةً اِمَامًا فِي زَمَانِهِ
 الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدِينَ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 وَقَادُوا فِي حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَخْجَلُونَ اِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَامَامِي زَمَانِهِمْ خَوْفًا مِنْ اِفْتِرَاقِ
 الْحِكْمَةِ وَانْ يَطُنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخُلَفَاءِ فَتَهَيُّوا لِفَتْنٍ وَكَانَتْ الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيمُونَ الْحِرْقَةَ
 مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ كَانُوا يَتَّبِعُونَ هَذَا السَّبِيلَ فِي الْخُلَفَاءِ اسْتَهْرَ الصُّوفِيَّةُ الْفُرْقَةَ وَتَسْكُوْنَ اِلَى بَيْعَةِ الْبَيْعَةِ وَادْعَتُهُ
 اَتَمَّكُمْ اَوْ اَسْطَرَجَ لِقَوِي رَسِي تَحِي سَنَ كِي بَعِثَ زَمَانِ خَلْفَا مِنْ مَتْرُوكِ هُوَ كِي تَحِي خَلْفَا رَاشِدِينَ كَقَتْمِينَ
 زَمَانِهِ مِنْ تَوَسُّبِ كَثَرِ اصْحَابِ كِي مَتْرُوكِ تَحِي جَوَازِ اِيَامِ هُوَ كِي تَحِي بَسَبِ صَحْبِ نَبِيِّ كَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كِي اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 كِي اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 كَرْنِ وَالْوَنِ كِي سَامِعَةِ بَعِثَ خِلَافَتِ كَالْمَانِ كِيَا جَاوَسَ تَوْفَادِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 كِي اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 وَاللَّهُ اعْلَمُ فَيَا شَاهِدَ الْعَزِيزِ دَهْلَوِي قَدَسَ سِرُّهُ لِي فَرَمَا يَا تَوْحَضَاتِ صُوفِيَّةِ بَعْدَ اَنْدَرِ اس
 رِسْمِ كِي بَعِثَ كِي بَعِثَ جَارِي كَرْنِ سَ مَصْدَاقِ اسْ حَدِيثِ مَرْفُوعِ كِي هُوَ كِي كِي بَعِثَ كَرْنِ سَ مَصْدَاقِ اسْ حَدِيثِ مَرْفُوعِ كِي هُوَ كِي
 اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 سِنَةِ بَعِثَ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ اَكْثَرِ سَبَبِ شَوْكِ اَوْسُكَةِ اِيَامِ مِنْ
 الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ
 الْبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْبَايِعِ وَمَا نَكْتُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالَمٍ وَلِجِلَّةِ عِلْمَاءِ كَثِيرِينَ ثُمَّ مَا الْفَرْقَةُ الْمَأْثُورُ

عَنْدُ النَّبِیَّةِ - اور شاید کہ اسے مخاطب تو کہے گا کہ مجھ کو بیعت کا حکم بتائی کہ کیا ہے واجب یا سنت پھر
 بیعت کی مشرّع ہو نہیں سکتی کیا ہے پھر بیعت لینے والی کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے میں انبائی بیعت کس کو کہتے ہیں اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے مگر کرنا بیعت
 کا ایک عالم یا علما اکثر یہ یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُولُ
 اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُولٰی فَاَعْلَمُ اَنَّ النَّبِیَّةَ سُنَّةٌ وَلَیْسَتْ بِوَجِبَةٍ لِّكَ النَّاسُ بِالْعَوْلِ اَلْیَوْمَ مَبِیَّی اللَّهُ
 عَلَیْکُمْ وَسَلَّمُ وَتَقَرُّوْا بِمَا اِلٰی اللَّهِ تَعَالٰی وَتَعْرِیْدُنْ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا یَنْتَظِرُ تَارِکُهَا وَلَمْ یُنْکَرْ اَحَدٌ مِنْ الْاُیْمَةِ
 عَلٰی تَارِکِهَا فَکَانَ کَاثِرًا عَلٰی اَهْلِ الْکِتَابِ لَوْ اَجِبَتْهُ سُوْمِیْنِ کہتا ہوں ساتوں سوالات کے جواب مفصل
 پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھئے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہے اور کسی دلیل شرعی نے
 تارک بیعت کے گناہ کا ہونے پر دلالت کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہیں تو یہ عدم انکار
 گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے
 تارک پر انکار وارد ہوتی تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت بھی ہے کہ فعل سنون
 بلا دلیل وجوب تقرّب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ فَاَعْلَمُ اَنَّ اللَّهَ تَعَالٰی اَبْجَرٰی
 سُنَّتِهِ اَنَّ یُضِیْبَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِی الشُّوْخِ بِاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَیَضِیْبُهَا مَقَامًا
 کَمَا اَنَّ النَّصْبَ یُقْبَلُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ حَتّٰی فَاَقِیْمَ الْاَرْقَارَ مَقَامَهُ وَکَمَا اَنَّ رَضٰی
 الْمُتَعَاقِدِیْنَ یَبْدُلُ الثَّمَنَ وَالْمَبِیْعَ اَمْرٌ حَتّٰی مَضْمُونًا فِیْمَا اِلَیْجَابُ وَالْقَبُولُ مَقَامُکَ اور سوال
 ثانی کا جواب یوں ہے کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا
 ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبیہ کی چنانچہ تصدیق
 اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کی
 قائم کیا گیا اور چنانچہ رمضانہ مبارک اور مشتری کی قیمت اور بیع کے دیے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو
 ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضای مخفی کے کر دیا۔ فَکَذٰلِکَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِیْمَةُ عَلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیِ وَ
 التَّسَلُّکِ بِحَسْبِ الشُّوْخِ حَتّٰی مَضْمُونًا فِیْمَا اِلَیْمَتِ النَّبِیَّةِ مَقَامُکَ اِیْمَتِ سَوَاسِی طَسْرَجِ تَوْبَةٍ اور عزم کرنا ترک
 معاصی کا اور تقویٰ کی رستی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کی قائم مقام کر دیا

سوال اول بیعت سنت ہے واجب یا شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے میں انبائی بیعت کس کو کہتے ہیں اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جائز ہے مگر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما اکثر یہ یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُولُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُولٰی فَاَعْلَمُ اَنَّ النَّبِیَّةَ سُنَّةٌ وَلَیْسَتْ بِوَجِبَةٍ لِّكَ النَّاسُ بِالْعَوْلِ اَلْیَوْمَ مَبِیَّی اللَّهُ عَلَیْکُمْ وَسَلَّمُ وَتَقَرُّوْا بِمَا اِلٰی اللَّهِ تَعَالٰی وَتَعْرِیْدُنْ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا یَنْتَظِرُ تَارِکُهَا وَلَمْ یُنْکَرْ اَحَدٌ مِنْ الْاُیْمَةِ عَلٰی تَارِکِهَا فَکَانَ کَاثِرًا عَلٰی اَهْلِ الْکِتَابِ لَوْ اَجِبَتْهُ سُوْمِیْنِ کہتا ہوں ساتوں سوالات کے جواب مفصل پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھئے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہے اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گناہ کا ہونے پر دلالت کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہیں تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد ہوتی تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت بھی ہے کہ فعل سنون بلا دلیل وجوب تقرّب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِیَةُ فَاَعْلَمُ اَنَّ اللَّهَ تَعَالٰی اَبْجَرٰی سُنَّتِهِ اَنَّ یُضِیْبَ الْاُمُوْرَ الْخَفِیَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِی الشُّوْخِ بِاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَیَضِیْبُهَا مَقَامًا کَمَا اَنَّ النَّصْبَ یُقْبَلُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ حَتّٰی فَاَقِیْمَ الْاَرْقَارَ مَقَامَهُ وَکَمَا اَنَّ رَضٰی الْمُتَعَاقِدِیْنَ یَبْدُلُ الثَّمَنَ وَالْمَبِیْعَ اَمْرٌ حَتّٰی مَضْمُونًا فِیْمَا اِلَیْجَابُ وَالْقَبُولُ مَقَامُکَ اور سوال ثانی کا جواب یوں ہے کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبیہ کی چنانچہ تصدیق اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کی قائم کیا گیا اور چنانچہ رمضانہ مبارک اور مشتری کی قیمت اور بیع کے دیے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضای مخفی کے کر دیا۔ فَکَذٰلِکَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِیْمَةُ عَلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیِ وَ التَّسَلُّکِ بِحَسْبِ الشُّوْخِ حَتّٰی مَضْمُونًا فِیْمَا اِلَیْمَتِ النَّبِیَّةِ مَقَامُکَ اِیْمَتِ سَوَاسِی طَسْرَجِ تَوْبَةٍ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقویٰ کی رستی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اس کی قائم مقام کر دیا

وَأَمَّا السُّؤَالُ الثَّلَاثَةُ فَشَرْطٌ مِنْ يَأْخُذُ الْبَيِّنَاتِ أَمْوَرًا أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمُرْتَبَةَ
الْقُصُورَى بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ الْمَذْكُورِ أَوِ الْجَلَالِينَ أَوْ غَيْرَهَا وَ
حَقَّقَهُ عَلَى أَعْلَى وَغَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفَسَّرَ الْقَرِيبَ وَاسْتَبَابَ النُّزُولَ وَالْأَعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا
يَنْصِلُ بِذَلِكَ أَلَنْ أَوْرُسُ ثَلَاثَ كَاجِبَاتٍ يَحْتَجُّ بِهَا كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ وَاسِلٌ مِنْ لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
أَمْرِ شَرْطٍ مِنْ شَرْطِ أَوَّلِ عِلْمٍ أَنْ أَوْحَدِثَ كَأَمْرِ سِرِّي يَحْتَجُّ بِهَا مَرَادُهُنَّ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
يَحْتَجُّ بِهَا كَأَمْرِ سِرِّي يَحْتَجُّ بِهَا مَرَادُهُنَّ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
وَاحِدَةٍ مَحْفُوظَةٍ كَرَجَاءٍ أَوْ كَسَى عَالَمٍ سَمِعْتُ لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
أَوْشَانِ نَزُولٍ أَوْ أَعْرَابِ قُرْآنِي أَوْ قَصَصِ أَوْ جَوَادِ سَكِي قَرِيبٍ أَوْ سَكُو جَانِ حَكِيمٍ هُوَ
دُوْنِ خَلْفِ جَزْءٍ مِنْ تَلْقِيْقٍ دِيْنًا أَوْ مَعْرِفَتٍ نَاسِخٍ أَوْ مَوْجِزَةٍ أَوْ مَعْرِفَتٍ أَحْكَامٍ مُسْتَبَقَةٍ قُرْآنِي - وَمِنْ السُّؤَالِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَالِحِ وَغَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفَسَّرَ الْقَرِيبَ وَاسْتَبَابَ النُّزُولَ وَالْأَعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا
يَنْصِلُ بِذَلِكَ أَلَنْ أَوْحَدِثَ كَأَمْرِ سِرِّي يَحْتَجُّ بِهَا مَرَادُهُنَّ كَمَا سَمِعْتُ لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
مَصَابِيحٍ أَوْ مَشَارِقٍ كِي أَوْ أَوْسَ مَعَانِي دَرِيَا فِت كَرَجَاءٍ أَوْ سَكُو جَانِ حَكِيمٍ هُوَ
تَرْجِمَةٍ أَوْ أَعْرَابِ شَكْلِ أَوْ تَاوِيلِ مَعْصَلٍ كِي بِنَا بَرِّ رَاسِ فِتْهَائِ دِيْنِ كِي مَعْلُومٍ كَرَجَاءٍ هُوَ
مَعْصَلٍ مِنْ فَرْقٍ يَهْبِئُ كِي مَشْكَلٍ أَوْ سَ دُشَوَارِ لَفْظٍ كُو كَهْتِ مِيْنِ جَوَابِ عَتَبَارِ لَفْظٍ أَوْ تَرْكِيبِ نَحْوِي كِي
صَحْبٍ هُوَ أَوْ مَعْصَلٍ وَهْ جَبِي مَعْنَى مُشْتَبِهٍ هُوْنِ أَوْ أَرَاكِي مَعْنَى كِي تَقِيْنِ هُوْنِ كِي يَدُ سِرِّي حَدِيْثِ
أَوْ سَكِي مَعَارِضِ أَوْ مَخَالِفِ هُوَ مَرَايَا بِنِ مَصْنَفٍ يَتِي شَاهِ عَبْدِ الْغَرِيْزِ دَهْلَوِي كِي اَسْمَى طَرِجِ مِيْنِ مَصْنَفِ
قَدَسِ سَكِي سَمَا تَرْجِمِ كِتَابِ هُوَ مَصْنَفٌ لِي لَفْظٍ مُخْتَلٍ الْمَعْنَى أَوْ أَحَادِيْثِ مُتَعَارِضَةٍ مِيْنِ اِتِّبَاعِ تَرْجِمِ
فِتْهَائِ اَسْوَا سَلَفِ تَرْجِمِ كِي كِي چَارُونِ اَمَامُونِ كِي مَخَالِفَتِ مِيْنِ ضَلَالَتِ تَرْجِمِ هُوَ كُوِيَا اَوْ سَمِعْتُ تَرْكِ اِجْمَاعِ كِيَا
وَلَا يَكْفِيْ سَلَفِ مَحْفُوظِ الْقُرْآنِ وَلَا الْفَخِيْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ الْاَكْثَرَى اِنَّ التَّائِيْدِيْنَ وَاسْبَاعَهُمْ كَالْوَا
يَأْخُذُوْنَ بِالسُّنَنِ وَالرُّسُلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلَى دَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمِعْتُ لَيْسَ بِالْمَقْصُوْدِ عِلْمُ قُرْآنِ مِيْنِ اِخْتِلَافَاتِ قُرَاتِ كِي يَادِرْ كِهْتِ كَاوَا
نَهْ عِلْمُ حَدِيْثِ مِيْنِ حَالِ اَسَانِيْدِ كِي تَحْسَرُ كَا كِيَا تُوْهِنِ جَانِبَاتِ الْبَلِيْغِيْنَ تَابِعِيْنَ حَدِيْثِ مُنْقَطِعِ أَوْ مَرْسَلِ كُو لَيْسَ بِرِوَايَةِ مَرْتَدٍ مِنْ جَنْدِ
تَوْحُصُوْلِ ظَنِّ هُوَ سَاطِحٌ لِهَيْجِ جَابِ نِيْ حَدِيْثِ كِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكِ سَوَاتِنِيْ بَاتِ تَوْكِيْبِ

عمدہ حدیث میں نقص رواہ پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں **ف** منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی اول سند میں مذکور ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و بالظہر تھا اور وسایط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع سے یہی حصول ظن بلوغ خیر مقصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کئی کہ انکو بھیہ دولت قریبہ خدا داد کہاں حاصل غلامہ بھیہ ہے کہ میری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے **وَلَا يُعَلِّمُ الْأُصُولَ وَالْأَكْلَامَ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوَى** اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کی یاد رکھنے کا مکلف نہیں **ف** مولانا عبدالغفر قدس سرہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صور معروضہ مراد ہیں جنکی طرف کتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں انکا حفظ شرط ہے **وَأَمَّا شَرْطُنَا الْعِلْمَ لَا كُنَّا الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمَّا لَا الْمَعْرُوفَ وَهَيْئَةً عَنِ الْمُسْكِرِ وَارْتِسَانَهُ إِلَى التَّحْقِيقِ السَّكِينَةِ الْبَاطِنَةِ وَادَّالَّةِ التَّوَدُّعِ وَأَكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِنَالِ الْمُتَشَدِّدِ فِي كُلِّ ذَٰلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ غَالِيًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مِنْهُ هَٰذَا** اور عالم ہونا مرشد کا ہونے سے فقط اسنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اسکو خلاف شرع سے اور بوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کی اور دور کرنا بدخوون کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اسکو خمیہ امور مذکور میں سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے ہوگا اس سے بھیہ کیونکر مقصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہے سبجان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء جہاں کو اسوقت میں بھیہ خط سما یا ہے کہ میری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضرب اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی بھیہ ہی جہالت کے متناست ہے کہ جن مرشدوں کا نام صبح شام مثل قرآن اور دود کے ذکر کیا کرتے ہیں

اوتنے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرمائے ہیں وَفَكَرَ أَهْلُ كَلِمَةِ الشَّائِحَةِ عَلَى أَنْ لَا يَنْتَكُمُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْخُدُوتَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اور متفق ہے مشایخ کا قول اس پر کہ وعظا کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جسے کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو اسناد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰهُمَّ اَنْ يَكُوْنَ الرَّجُلُ وَصَحْبَ الْعُلَمَاءِ لَا تَقْبَلُ دَهْرًا طَوِيلًا وَقَدْ دَبَّ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْخُدَالِ وَالْحَرَامِ وَقَدْ اَعْنَدَ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ فَتَحْسَبُ اَنْ يَكْفِيَهُ ذَلِكَ وَلِلّٰهِ اَعْلَمُ بار خدا یا اگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اون سے ایسا سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سکر ڈر جاتا ہو اور اپنی افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کر لیتا ہو تو اسید ہے کہ اس قدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم و امتداد علم وَالشَّرْطُ الثَّانِي وَالشَّقْوَى فَيَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكِبَارِ غَيْرِ مُصْطَرٍّ عَلَى الصَّقَا اور بیعت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑنجاتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول ہے اپنے بنی نوع کی امتداد اے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف ہو فقط زبان پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہمن نہیں ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا وَاعْبَا فِي الْآخِرَةِ مُوَاطِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَأْتُورَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَائِحِ الْاَحَادِيثِ مُوَاطِبًا عَلَى اَهْلِ الْقَلْبِ سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَدِ اِدْبَارِ لَهُ مَلَكَهٌ دَاسِحَةٌ اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دین کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعت مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَكُوْنَ اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّبِدًا بَرِيًّا لَا اِمْعَاعَةَ لَيْسَ لَهُ دَاوِيٌّ وَلَا اَمْرٌ ذَا مَرْوَةٍ وَعَقْلِي تَامَ لِيَعْتَمِدَ عَلَيَّ فِي كُلِّ مَا يَمُرُّ بِهِ وَيَنْتَهِي عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَمِنْ تَرْضَوْنَ مِنَ التَّمَكُّدِ عَمَّا ظَنَنْتُكَ لِيَصَاحِبَ

الْبَيْعَةُ اور جو حقنی شرط بیعہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مردہ ہر جانی ہر دم خیالی جبکہ نہ رائے ہونے امر ذمی حرۃ اور صاحب عقل کامل ہونا اور سہرے اعتماد کیا جائے اور کسی بنائے اور رد کے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی اور کیا مقبول ہے جن گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ بیعہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور منکر فیہم کے واسطے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ بیعہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہئے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہوں بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا بیعہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر موقوف کیا اور چونکہ رضا امر حقنی ہے لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی یہی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعین اسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق اولیٰ ہوگا۔

وَالشَّرْطُ الْخَاصُّ أَنْ يَكُونَ مَحْبِبَ الشَّائِخِ وَتَأْدَبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَآخَذَ مِنْهُمْ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالنَّكَاتَةَ وَهَذَا لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ لَا يُفْلِحُ إِلَّا إِذَا رَآى الْمُتَحَلِّحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ اور پانچویں شرط بیعہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور ان سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور بیعت کی صحبت کا ملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادات الہی یوں جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پانے والوں کو مذکورہ جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر میں اور پیشے یعنی جیسی آہنگری بدون صحبت آہنگریا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتے ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت الشہد کا ہرید یہ ہے کہ انسان اس پنج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہہ اسے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے انبائے جنس کے مشارکت اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ ان کے کمالات پیدائشی ہیں اور کسی نہایت کمتر میں جیانیہ پر یا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہیں آتا وَلَا يَشْرُطُنِي ذَٰلِكَ خَلْقُ مَلَائِكَةٍ أَمْ لَا وَتَحْوَارِي وَلَا تَرْكُ لَا كِتَابَ إِلَّا الْاَوَّلُ ثُمَّ لَا

السُّئْلَةُ الثَّامِيَّةُ فَأَعْلَمْنَا أَنَّ الْبَيْعَةَ الْمَشْرُورَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ عَلَى وَجْهِ أَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
 مِنَ الْمُعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِي سِلْسَلَةِ الصَّالِحِينَ بِمِثْلِهِ سِلْسَلَةُ إِسْنَادِ التَّحْدِيثِ
 فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَأْكُلُ الْعَرِيْمَةَ عَلَى التَّجَرُّدِ لَا مَرَاتِلَهُ وَتَرْكُ
 مَا نَهَى عَنْهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقُ الْقَلْبِ بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ أَوْ سَوَالُ خَاسِ كَمَا
 جَوَابُ يُونِ بَانَ كَمَا جَوِبَتْ كَمَا صُوفِيُونَ مِنْ سَوَارِثِ هِيَ وَهِيَ طَرِيقُ بَرَكَةٍ بِهِيَ طَرِيقُ بَيْعَتِ
 تَوْبَةِ مُعَاصِي سَيِّئَةٍ أَوْ دَوَسِي طَرِيقَةُ بَيْعَتِ تَبَرُّكِ هِيَ لَعْنَةُ بَرَكَتِ صَالِحِينَ كَيْ سِلْسَلَةِ مِنْ دَاطِلِ
 هُوَ نَامِزُ سِلْسَلَةِ إِسْنَادِ حَدِيثِ هِيَ كَمَا اسْمِ الْبَيْعَةِ بَرَكَتِ هِيَ أَوْ تَبَرُّكِ طَرِيقَةُ بَيْعَتِ تَاكِدِ عَزِيمَتِ
 هِيَ بِعَيْنِ عَزْمِ مَصْغَمِ كَمَا وَسَطِ خُلُوصِ أَمْرٍ أَلِيٍّ أَوْ تَرْكِ مَنَاسِيٍّ كِي ظَاهِرٍ أَوْ بَاطِنٍ سَيِّئَةٍ أَوْ تَقَلُّقِ دَلِّ سَيِّئَةٍ
 جَلِّ شَانِهِ كَمَا أَوْ يَهِيَ تَبَرُّكِ طَرِيقَةُ أَصْلِ هِيَ وَأَمَّا الْأَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيهِمَا تَرْكُ الْكِبَارِ وَعَدْلُ
 الْأَصْغَارِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْمَسْكُوتِ بِالطَّاعَةِ الْمَكْنُودَةِ مِنَ الْوَلُجِبَاتِ وَالشُّنَنِ الْوَدَائِبِ وَالنَّكَثِ
 بِالْإِخْلَالِ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَوْ يَهِيَ دَوْنُونِ تَبَرُّكِ طَرِيقَتُونِ بَيْنِ بَيْعَتِ كَمَا يُوْرَا كَرْنَا عِبَارَتِ هِيَ تَرْكِ
 كِبَارِ سَيِّئَةٍ أَوْ تَرْكِ بَاطِنِ صَغِيرٍ أَوْ طَاعَتِ مَذْكُورَةٍ بِرَحْمَتِ بَارِئِ تَبَرُّكِ وَاجِبَاتِ أَوْ مَوْكِدِ سَنُوْنِ
 أَوْ عَهْدِ شَكْنِ عِبَارَتِ هِيَ خُلُوصِ دَلِّ سَيِّئَةٍ أَوْ تَبَرُّكِ طَرِيقَةُ بَيْنِ مَذْكُورِ كَمَا بِعَيْنِ أَرْكَابِ كِبَارِ أَوْ
 أَصْرَارِ عَلَى الصَّغِيرِ أَوْ طَاعَتِ بِرَسْمِ هُوَ بَيْعَتِ شَكْنِ هِيَ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ بِالْبَقَاءِ عَلَى هَذِهِ
 الْحُجْرَةِ وَالْجَاهِدِ حَتَّى يَكُونَ مُؤَدِّ السُّؤْلِ كَيْفَةً وَيَصِيرُ ذَلِكَ دَيْكُ نَالَهُ وَخُلُقًا وَجِبِلَةً فَيَكُنْ
 ذَلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْمَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَاتِ وَالْإِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ إِلَى طَوْلِ التَّعَهُُّدِ
 كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكَثِ فِي ذَلِكَ أَوْ تَبَرُّكِ طَرِيقَةُ يُوْرَا كَرْنَا بَيْعَتِ كَمَا عِبَارَتِ هِيَ
 مَدَامُ ثَابِتِ رَسْمِ سَيِّئَةٍ أَوْ هَجْرَتِ أَوْ مَجَابَدَةِ أَوْ رِيَاضَتِ بِرِيْهَانَتِ كَمَا رُشْنِ هُوَ جَاوِ اطمینانِ كَمَا
 نُوْرِ سَيِّئَةٍ أَوْ رِيْهَانَتِ أَوْ عَادَتِ أَوْ خَوَارِجِ جَلِيٍّ هُوَ جَاوِ بَلَا تَكْلَفِ تَوَاسُخَاتِ كَمَا هِيَ أَوْ سَكُو
 اِعْجَازَتِ دِيْجَانَتِ هِيَ أَوْ سَمِينِ حَبْكُ شَرْعِ نِيْ مَبَاحِ كَمَا هِيَ اَزْ تَبَرُّكِ لَذَاتِ كَمَا أَوْ مَشْغُولِ هُوَ بَعْضُ
 أَوْ كَامُونِ هِيَ جَمِينِ طَوْلِ مَدَّتِ كِي طَرَفِ حَاجَتِ هُوَتْ هِيَ جَمِينِ دَرِّشِ كَرْنَا اَلْعُلُومِ دِیْنِ كَمَا أَوْ
 قَضَا أَوْ بَيْعَتِ شَكْنِ عِبَارَتِ هِيَ اَكَّةِ خُلُوصِ اِنْدَازِیِّ سَيِّئَةٍ قَبْلِ اَزْ نُوْرَانِیَّتِ دَلِّ الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ
 فَأَعْلَمْنَا أَنَّ تَبَرُّكَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مَا تُوْرَا وَكَذَلِكَ

عَنِ الصُّوفِيَّةِ أَهْلِ الْأَمَانِ الشَّخْصِينَ فَإِنْ كَانَ يَطْمَئِنُّ وَخَلَّيْ فَمِنْ بَالِيَةٍ فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ تَعْدَ مَوْفِقًا
 أَوْ غَيْبَتِهِ الْمُفْطِحَةِ وَأَمَّا بِالْعَدْلِ فَإِنَّهُ يُشَبِّهُ الْمَلَائِكَةَ وَيَذْهَبُ بِالْبُرْكَاتِ وَيَضْرِبُ قُلُوبًا
 الشَّيْخُ عَنْ تَحْمِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْ جِئْتُ سَوَالَ كَاجِبٍ مِنْ مَعْلُومٍ كَرِهَ تَكَرُّارَ بَيْعَتِ كِي سَوَالَ
 صَاحِبِ الْمَرْكَبَةِ وَنَسَمٍ مَنِ مَنَقُولٍ هُوَ أَوْ رَاسِي طَرَحَ حَضَرَتِ صُوفِيَّةٍ لِيَكُنْ دَوِيرُونَ سَبْعِينَ
 كَرْنًا سَوَاكَ سَبَبِ نَهْوَ خَلَلٍ كِي هُوَ أَوْ سَبَبِ بِيَرِ مِّنْ جِسْمٍ سَبْعِينَ كَرَّ كَمَا هُوَ تَوْ كِي كَچھ مَضَائِقُهُ نَهْنِ أَوْ
 طَرَحَ أَوْ سَبَبِ مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ غَيْبِ مَنَقَطَةٍ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
 أَوْ بَلَا عَذْرٍ تَوْ دَوَسْمَرِ شَدِّ سَبْعِينَ كَرْنًا مَثَابَهُ هُوَ كِي هُوَ أَوْ سَبَبِ مَوْتِ كَرْنًا بَرَكَتِ
 كُو كُو تَابِ هُوَ أَوْ مَرِ شَدِّ وَنَ كِي دَلُونِ كُو أَوْ سَبَبِ تَعْلِيمِ أَوْ تَهْذِيبِ سَبْعِينَ كَرَّ هُوَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَعْنِي
 أَوْ سَبَبِ مَوْتِ هُوَ أَوْ مَرِ شَدِّ وَنَ كِي دَلُونِ كُو أَوْ سَبَبِ تَعْلِيمِ أَوْ تَهْذِيبِ سَبْعِينَ كَرَّ هُوَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ يَعْنِي
 فَأَعْلَمُ أَنَّ الْكَلِمَةَ الْمَأْثُورَةَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنَّ يُحْطَبُ الشَّيْخُ الْخُطْبَةُ الْمَسْنُونَةُ
 أَوْ سَوَاتِينَ سَوَالَ كَاجِبٍ مِنْ مَعْلُومٍ كَرِهَ تَكَرُّارَ بَيْعَتِ كِي سَوَالَ
 خُطْبَةُ مَسْنُونِ پُرسے۔ وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ بِاللهِ مِنْ
 شَرِّهِ وَأَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَقْدِرُ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلُّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ
 وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 قَبَائِدِكَ وَسَلَامُهُ أَوْ خُطْبَةُ مَسْنُونِ پُرسے۔ وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ وَنَسْعُهُ بِاللهِ مِنْ
 الشُّرَّكَاءِ كُو سَبَبِ مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ غَيْبِ مَنَقَطَةٍ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
 پناہ مانگے تہن الشُّرَّكَاءِ كُو سَبَبِ مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ غَيْبِ مَنَقَطَةٍ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
 الشُّرَّكَاءِ كُو سَبَبِ مَوْتِ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ غَيْبِ مَنَقَطَةٍ كِي بَعْدِيَا أَوْ سَبَبِ تَوَقُّعِ مَلَاقَاتِ كِي بَاقِي نَهْنِ رَهِي
 ہنن اور گواہی دیتا ہوں مین اسکی کہ کوئی معبود برحق سوا اللہ کے ہنن اور اسکی کہ محمد بندہ ہے اللہ
 کا اور اسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اس کے آل اور اس کے اصحاب پر اور برکت کرے
 اور سلامتی عنایت فرمائے ثُمَّ يَقْلِبْنَهُ الْإِيمَانَ الْإِحْمَالِي فَيَقُولُ قُلْ أَمْسَتْ بِاللهِ وَبِمَا جَاءَ
 مِنْ عِنْدِ اللهِ عَلَى مُرَادِ اللهِ وَأَمْسَتْ بِرَسُولِ اللهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعِصْيَانِ وَأَسْلَمْتُ لَكَ وَأَقُولُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ بَدَّ ظَنَّهُ مَذْكُورُكَ مَرشد مرید کو ایمان
 اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ کا اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ
 کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ کا اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی
 مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا ہوا میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے اور میرا ہوا سب
 گناہوں سے اور میں اب بسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ
 کوئی معبود درجہ نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مذکور ہے
 اور رسول اللہ کا رسول کہتم یَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خَلْفَائِهِ
 عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا الزَّكَاةَ وَصَوَّمَ
 رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا بھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ میں نے بیعت کی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے خلفاء کی واسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود
 درجہ نہیں مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا مذکور ہے اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے
 دینے پر اور رمضان کی صوم پر اور بیت اللہ کی حج پر اگر محال استطاعت ہوگی اوسکے راہ کی
 ف استطاعت بدل سے مراد زاد و برآمد ہے ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خَلْفَائِهِ عَلَى أَنْ لَا أَشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَسْرِقَ وَلَا أَزْنِيَ وَلَا أَقْتُلَ وَلَا
 لَا أَتِي بِبُهْتَانٍ فَتَوْبَهُ بَيْنَ يَدَيَّ وَبِحُجِّي وَلَا أَغْصِيهِ فِي مَعْرُوفٍ بھر مرشد مرید سے کہے کہہ کہ
 بیعت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خلفاء حضرت کے امیر کہ شریک نہ کروں گا اللہ کے ساتھ
 کسی چیز کو اور جو رسی نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اور سکو افرار کر کے اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کروں گا اور شروع
 میں ف اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے ثُمَّ يَتْلُو الشَّيْخُ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ
 تُفْلِحُونَ إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِيمَانًا يَبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
 مِنْكُمْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمِنْكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ بھر مرشد
 ان دو آیتوں کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو اللہ سے اور تلاش

کروا نہ کی طرف وسیلہ اور مجاہد کرواؤ اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرے ہیں تجھے
اسے نبی و ذبیحہ کرے ہیں اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اون کے ہاتھوں پر ہے
سو جسے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اس نے اپنی ذات کی مضرت کیوں اسطے بیعت کو توڑا اور جس نے
پورا کیا اسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اسکو اجر عظیم عنایت کریگا۔ **ف** پہلی آیت میں وسیلہ
سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ میں فرمایا کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس
سکونہ کے ایک مرید سے سنا کہ اون کے ہم عصر ایک عالم نے اون سے بیعت کے سنت یا بدعت
پوچھے میں گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعت بیعت کی اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا
کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجئے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایھا
الذین آمنوا اور سب دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اسواسطے
کہ تقویٰ عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت
میں المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور
یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر ایک
بعد مجاہدہ اور ریاضت میں ذکر اور فکر میں تافلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے
واللہ اعلم **خبریکم عو النسیہ والتثبید للحاضرين فيقول بآرك الله لنا ولكم وفتعنوا**
اياكم پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کیوں اسطے سو
یوں کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچا دے ہم کو اور
تم کو **ولا بأس ان يلقنه فيقول قل اخبرت الطريقة النفس بندية او القادرية او الجشدية**
السوية الى الشيخ الاعظم والقطب الاكبر خواجه نقشبند او الشيخ محي الدين عبد القادر
الجيلاني او الشيخ معين الدين السجری اللهم ارفعنا فوقها واخترنا في دمرها اوليا لها
برحمتك يا ارحم الراحمين اور اوسمیں کچھ مضامین ہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ
میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب اعظم خواجہ نقشبند کی یا طریقہ قادریہ
اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ
محمین الدین سجدی یعنی سیستانی کی طرف خداوند اہل کو فتوح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہو کہ اس طریقہ

کے دوستوں کی گروہ میں بخشور کر اپنی رحمت سے یا رحم الراحمین تمیخت سیدی الوالد یقول دَرَأِیْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَبَشَرَةٍ قَبَائِلُهُ فَأَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ
يَدَيَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَاغِرُ عِنْدَ النَّبِيِّ عَلَى أَهْلِ الْخَيْفِ سَمَاعِينَ لِي أَبِي وَالِدُ بَرْكَوَارِ
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سومین نے آپے بیعت کی ہو
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست مبارک میں کر لیا سومین تو
اسی طرح جیسے خواب میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کی وقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعض
اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا دامن ہاتھ پھیلاوے پھر بیعت لینے والا اوپر اپنا دامن ہاتھ پھیلتا ہے
اس طرح عمرو بن عاص نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا **أَمَّا بَيْعَةُ النِّسَاءِ فَإِنْ يَأْخُذُ بِشَيْءٍ**
طَرَفِ يَدَيْهِ وَالتَّيَّابِيعَ طَرَفَهُ الْاُخْرَى وَاللَّهُ أَكْلَمُ اور عورتوں کی بیعت کر نیکاً تو بھیہ طریقہ ہے کہ
مرشد کیر یکا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے اللہ اعلم **ف** مولانا نے
فرمایا کہ بیعت زبانی ہی عورتوں سے جائز ہے بلا اخذ یا پھر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **فصل**
اس فصل میں مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے **لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ ذَوَاتُ سُرَّتَيْنِ قُلُوبِ**
مَا يَجِبُ أَنْ يَنْظُرَ فِيهِ الْعَقِيدُ فَإِذَا ذَوَّبَ انْزِعْ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ مَوْكَاةً وَلَا يَبْتَطِخْ
الْعَقَائِدَ عَلَى مُوَافَقَةِ السَّكْفِ الصَّالِحِ مِنْ أَثْبَاتٍ وَاجِبٍ وَاحِدٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُنْصِفٌ بِجَمِيعِ
صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَوَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَصَفَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَتَبَتَّ بِهِ
النُّقْلُ عَنْ الْحَبِيبِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّالِعِينَ مَا كُونِي تَرْبِيَتِ كَيُورِ سَطِ
درجات ہیں علی الترتیب سوا اول حسین نظر کرنا واجب ہے اوسکا عقیدہ ہے تو جب کوئی مرد را
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کراو سکوا اول عقاید صحیح کر نیکاً موافق عقائد سلف صالح کی لینے
اثبات واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اوسکے موصوفے **ب** جمیع صفات کمال سے
حیوۃ میں اور علم اور قدرت اور ارادہ میں اور سوائے اس کے اور صفات جیسے حق تعالیٰ نے
اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی **م** خبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور صحابہ اور تابعین سے **مُنْزَعٌ مِنْ جَمِيعِ مَخَالَاتِ النَّقْصِ وَالزُّوَالِ مِنَ الْجُمْبُيَّةِ وَالْحَبْرُ وَالْعَوْفِيَّةُ وَ**
الْجَمَّةُ وَالْأَنْوَالُ وَالْإِسْكَالُ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب عیبوں سے

بجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال سے
یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ۔ **وَأَمَّا مَا مَعَهُ مِنَ الْأَسْتِوَاعِ عَلَى الْعَرْشِ وَالضَّحَاكِ وَ**
إِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَوْجُودًا عَلَى الْجَمَلَةِ ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ فَصْلَةٍ إِلَى اللَّهِ وَفَعَلَهُ أَلَسْتَ أَنْتَ لَيْسَ كَمِثْلِ
الْأَصَانِيَا النَّحِيرِ وَغَيْرِهَا بَلْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَفَعَلَهُ أَفَأَنْتَ نَاسِتٌ
بِذِهِ تَعَالَى كَمَا أَتَيْتَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء علی العرش اور
ضحک اور اثبات یدین کا سوا اسکا ایمان ہم کہتے ہیں محل بلا تفصیل پھر اسکی تفصیل کو خدا کے
علم پر تفویض کرتے ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استواء علی العرش سے اور
اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے استواء وغیرہ میں ہمارا سا القیاس بالتمیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے
مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہیں ہم کہ استواء علی العرش ایک چیز ثابت
ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے چنانچہ اسے اپنی کتاب محکم میں اسکو ثابت کیا ہے۔ **فَمَنْ جَمَعَ كِتَابَهُ** کہ
صفات مشابہہ میں یعنی استواء وغیرہ میں قدمائے سلف سے یہی منقول ہے کہ اس پر محل ایمان لائے
اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اسکی علم الہی پر سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استواء علی العرش
معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ
سبا و انا و ایل میں غیر حق کو قرار دینا پڑے **ثُمَّ إِثْبَاتُ بُرُوءِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَمُومًا وَبُورُوءِ**
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خُصُوصًا وَوُجُوبُ إِتْبَاعِهِ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَهَيَّ
وَقَصْدُ قَوْلِهِ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ أَعَادِ الْجَسَمَانِي وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْخَيْرِ وَالْإِحْسَابِ
وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ وَعَدَا جِبْرِائِيلَ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ مِمَّا أَتَتْ بِهِ النُّفُلُ وَصَحَّتْ بِهِ
الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیاء علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا
ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا جس میں کہ
آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور
جنت اور نار اور خیر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے ان کے
اور امور میں چنانچہ عرض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت
اسکی صحیح ہے **ثُمَّ تِلْكَ النَّظَرُ فِي أَحْثَابِ الْكِبَارِ وَالْمَذَاهِبِ مِنَ الصَّغَائِرِ** پھر بعد تصبیح

معاذ کی نظر لاحق ہو کبائر کی اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے میں واقع ان الکبیرۃ کل ذنب اوعد علیہ بالتار والعداب الشدید فی القرآن أو الشیۃ الصخیۃ المعروفة عند اهل الحدیث او منی مرتکبہ کافر کہو لہ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر و من ما یستأوی بن الشریکین الصلوۃ فمن ترکھا فقد کفر او شرع علی مرتکبہ حد کا الزلزلہ البقرہ وقطع الطریق و شراب الخمر و اکل مسایا و اکثر شر من ہذا یا المذکورات فی حکم ربہ الہاتہ العقل اور جن یہ سب کبیرہ و گناہ سب جہر و عید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو چنانچہ حدیث میں فرمایا کہ جسے نماز کو عداوت رک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق بائین مسلمین اور بائین شرکین کے نماز ہے سو جسے او سکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں فیما لا یشرک باللہ تعالیٰ عبادۃ و استیعانۃ فی الذوق والیشاع و غیرہما و الی التوبۃ منہما الا شادۃ فی قولہ تعالیٰ اِنَّکَ تَهْتَبُ وَاَیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سو محمد کبائر اکبر الکبائر اشراک بالشر ہے یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفاء وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے اس حق تعالیٰ کے قول میں ایک لغبہ و ایک نستعین۔

ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور شفاء میں ہمارے زمانہ میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کو اسطے یا خانہ خدا کو اسطے مخصوص ہیں اون کو غیر خدا کو اسطے کرنا چنانچہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کی گرد لٹواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایک لغبہ و ایک نستعین میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانت کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور صحر کی یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں یہی عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوے تو سوائے خدا کے اور دن کی عبادت کرنا کسی سے مدد مانگنا روزی

اور شفا وغیرہ میں ہرگز بایز نہیں وجہ اختصاص عبادت کے تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استغاثت کے یہ ہے کہ مرد کرنا میں صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسرے رحمت اسوا کہ جو غیر کی حاجت کو نجات دے کیونکہ اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو تو محتاج کیونکہ اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بندہ علیم وقدریم ورحیم ہیں لہذا استغاثت غیر خدا سے جائز نہیں بعض گور پرست یہ ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ اپنے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اس لئے استغاثت کیونکر منوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت ثابت کر دو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم مجبیا ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اون کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کے جھٹوں کا کلام بھی لایق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور بحجری اور کج فہمی سے بجاوے آمین وَفِيهَا تَصْدِيقٌ لِّلْكَاهِنِ وَفِيهَا كِبَارٌ تَصْدِيقٌ لِّمَا هُمْ كَاہِنٌ كَافٌ کَاہِنٌ عَرَبٌ مِّنْ كُفْرٍ لُّوْكَ تَحْتِیْ كَہْنُونَ سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کَاہِن کے مانند ہے منجم اور مال اور جبار اور شانہ میں کی تصدیق کرنا اسوا سے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعویٰ کر وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرُّسُلِ وَالْفُتْرَانِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَنْبِيَا۟ وَكَذٰۤىکَ لَا تَدْرِي۟ لَیْلًا مَّا رَیٰکُمْ اِنَّکُمْ وَاٰتِیَکُمْ فِی الدِّیْنِ وَفِی الدِّیْنِ اَبْرَکَ کَبَرُ الْکَبَاۤیِرِ کِی سَیْفِیْر اور قرآن اور فرقہ شنو بد کہنا اور انکار کرنا اور شجر کرنا ان صفات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف سولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَفِيهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصُّوْمِ وَالْحَیْیِیْ اور منجد کبیر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے وَفِيهَا قَتْلُ النَّفْسِ بَعِیْزٍ حَقِّ وَفِيهَا قَتْلُ الْوَلَدِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ فَتَنَکَ اور منجد کبیر سے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزَّیْنٰوَاللَّوْطَاۤءُ وَشَرِبُ الْخَمْرِ وَالسَّرِقَۃُ وَقَطْعُ الطَّرِیْقِ وَالْفَصْبُ وَالْخُلُوۡلُ وَشَهَادَةُ الزُّوۡرِ وَالْبَیِّنُ الْمُؤْمَسُ وَقَذْفُ الْحَصَیۡۃِ وَاٰکُلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَخُقُوۡقُ الْوَالِدِیْنِ وَقَطْعُ الرَّحْمِ وَتَطْفِیۡفُ الْکَیۡلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبَا وَالْفِرَآءُ مِنَ الرَّحْمِ وَالْاَصْدَاقُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَمَ

وَالرَّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْحَاوِمِ وَالْقِيَادَةُ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعْيَةُ عِنْدَ السُّلْطَانِ
لِيَقْتُلَ أَوْ يَكْتَسِبَ وَيَتْرَكَ الْمَجْرُومَ مِنْ ذَرَارِ الْكُفْرِ وَمَوَالِي الْكُفَّارِ وَالْقَارِ وَالسُّحْرَ وَكُلَّ ذَلِكَ مِنَ الْكِبَايَرِ
اور مجملہ کبایر ناسے اور اخلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہبری اور غضب اور غنیمت کا
مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا اور یا کد امن عورت کو زنا کا عیب لگانا
اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور اپنی خدمت نکرنا اور حق برداری نہ ادا کرنا اور آپ
اور تول میں کمی کرنا اور اندینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے ہانکنا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے
نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کشائیں کرنا اور حاکم سے چل خوری کرنا تاکہ وہ
قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی
کرنا اور ان کی خبر خواہ ہونا اور جو اکیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبایر میں داخل ہیں **ف** مولانا نے
فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبایر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب
سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہیں کہ کبایر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہئے مفیدہ منصوصہ پر تو اگر اقل
مفسد کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عمر الدین بن سلام سے اور شیخ ابوطالب
کی نے فرمایا کہ میں نے کبایر کی احادیث کو جمع کیا تو سترہ کبایر صرح پائی چار گناہ دل میں شرک اور
گناہ پر جمع جانے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں
جھوٹی گواہی دینا یا کد امنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ
میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ میں زنا اور نواطت
اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ یا نون میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے
ہانکنا اور ایک گناہ تمام بدن یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اسے کرم سے بھوکا کرنا گناہوں سے
بچاؤے آمین والصغیرہ کل ما نهي عنه الشرع أو خالف مشرقاً أو دفعه طرفاً ما مؤمره
فی الدین اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے نزک دیا یعنی بعد کبایر مذکورہ پاکہ امر شرع کے
خالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا۔ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي أَكْثَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيَقْتَضِيهَا عَمَلِي مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمَلٍ

تحقیق

توضیح

تفسیر

کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہے کی کوشش کرنا اور اوس کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ تفصیل اون کی بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کی فہم پر بھروسہ کر کے جو طالب کم قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسط سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقاید مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور محسوس ہے اور جسکو متبع علم ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجاہدان کر کے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مرد ایمان ایمان کے درجہ اور تقویٰ کا مراتب، تو سناٹا کو مراعات ان شعبہ ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یوں ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اوسکی صفات کا اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ کا اور اسکی کتابوں کا اور اوس کے رسولوں کا اور تقدیر کا اور پہلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنا اور غیر حق محبت یا بغض اللہ ہے کیواسلئے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کہنا اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا تو حضرت کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص الشریہ کیواسلئے کرنا اور ترک ریا اور لفاق تو اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت سے امید دار رہنا اور گناہوں کو توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانیکا شکر ادا کرنا اور حمد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصایب میں صابر رہنا اور نقصانے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگی کی اور ترہم خرد پر اور گھنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی پر ناطق رہنا اور تسبیح کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط رتبہ سو آیتیں ہیں اور اوسکے زیادت تلاوت کرنا اعلیٰ رتبہ میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی میں داخل ہے اور غوسے دور رہنا اور حتیٰ اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاسات تو تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑھنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوٰۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور طعام اور ضیافت سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل سوزہ رکھنا اور استکفاف میں بیٹھنا

اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالہین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم ہو سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماہیاب سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا۔ اور احکام مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امن نیک پر مدد کرنا اور اہل المعروف اور نخی غن النکر تو نیکی کے اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مزابل یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور جس کا دینا تو ادا سے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کر نیکی اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی خیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شریعہ بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا الفاق المال فی حقہ میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چہینک لے لے کر دعا کے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے والہ اعلم فیہ فصل فی اشغال المشائخ الجیلانیۃ وھم اصحاب اہم الطریقۃ الشیعہ ابی محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَنْ تَابِعِہِمْ جَمِیْعٌ یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے لوگ ہیں خدا راضی رہے ان سے اور ان کے سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب عنینۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف میں اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اوس میں مفصل موجود ہے۔ **قَالَ مَا يَلْقَوْنَهُ بِالْجَمْرِ مِنْ كَرِّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْمَرَادُ بِهَذَا الْجَمْرِ هُوَ غَيْرُ الْمَرْطَبِ فَلَا مَنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا كُنِيَ اَرْسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَيْثُ**

قَالَ ادْعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدَكُمْ وَلَا تَخَافُ أَحَدًا يَنْتَسِبُ بِهَا شَيْءٌ حَسْبُكُمْ فَادْعُوا
 تعین کرتے ہیں ذکر اللہ ہے ہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مرد اس چہرے سے یہ ہے کہ افراط سے
 نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ ہی اس کے جواز میں اور اوس میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
 فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو
 الی آخر الحدیث پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعری کہ تم صبح اور بصر کو پکارتے ہو
 اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جب کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اور نہ ٹکی گردن سے انتہی
 یہ تمہیں ہے شدت قرب سے والا حق تعالیٰ جل الوریہ سے بھی قریب تر ہے شجر الصالی بے
 کیف بے قیاس ہے رب الناس را با جان ناس کہ کذا فی الحاشیہ العزیزیتہ فیما بینہم الذات
 اِمَّا يَضْرِبُ وَاحِدَةً وَصِفَتُهُ اَنْ يَقُولَ اللهُ بِالشَّيْءِ وَالْمَلِكِ وَالْجَبْرِ يَقُوَّةُ الْقَلْبِ وَالْحَلْقُ جَمِيعًا
 ثُمَّ يَلْبَثُ حَتَّىٰ يَجُودَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَجَعَلَ ذِكْرَ جَهْرِي كِي اسم ذات ہے
 خواہ ایک ضرب کرے اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے
 دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہ پھر پڑ جاوے یہاں تک ذکر کے سانس اسے ٹھکانے پر
 آجائے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَ اِمَّا يَفْتَرِثَانِ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ جَلْسَةً الصَّلَاةِ وَ
 يَضْرِبُ بِاَلَمَلَّةِ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَيُكْرِزُ ذَاكَ بِلاَ فَضْلِ وَيَنْفِخُ اَنْ
 يَكُونَ الْقَلْبُ لَا يَسِيْمُ الْقَلْبُ يَقُوَّةُ وَشِدَّةٌ لِّتَأْتِيَ الْقَلْبُ وَيَجْعَلُ الْخَاطِئُ خَوَاهُ ذِكْرُ دُورِي هُوَ
 اسکا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہنے زانوین اور دوسری بار
 دل میں ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت
 اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر کیسو ہو جاوے پریشان خاطر ہی اور دوسواں منفہ ہوں
 وَ اِمَّا يَشْدُكُضْرِبَاتٍ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ
 الْيُسْرَىٰ وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَجْهًا خَوَاهُ ذِكْرُ سَهْ ضَرْبِي هُوَ اور اسکا طریقہ یہ ہے
 کہ چار زانوین پر بیٹھے تو ایک بار دہن زانوین اور دوسری بار بائیں زانوین اور تیسرے بار دل میں ضرب کرے
 اور چہاں کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَ اِمَّا يَأْتِيهِ ضَرْبَاتٍ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبُ
 مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنَىٰ وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرَىٰ وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهُ وَلَكِنَّ

جسے میں خضوع اور خضوع اور بعض میں جمعیت خاطر اور دفع و سوا اس ہے اور بعض میں نشاط ہے اسی
 بہید کی جہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو کہہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو نیکو منع فرمایا کہ یہ
 اہل ناری کی شکل ہے اس واسطے کہ ایسی ہیئت میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافق ہے
 سرگرمی عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سمجھنا
 چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں وَیَسْتَعِیْ أَنْ یَّحْجُوْهُ أَهْلُ السُّلُوْکِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ یَذْکُرُوْنَ
 اَللّٰہَ عَلٰی وَجْہِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ ذٰلِكَ فَوَیْدٌ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اِذْ لَا یَلِیْقُ مَعَهُ اِہْلُ سُلُوْکٍ مُّجْتَمِعٌ ہوں حلقہ
 کر کے بعد نماز فجر اور عصر کی ذکر آہی کر نیکی واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی
 میں حاصل نہیں ہو گا اَظْہَرَ عَلٰی الطَّالِبِ اَنَّ لَہٗ ذٰکِرَ الْجُمُعِ شَوْہِدٌ فِیْہِ نُوْمٌ اَمْرٌ بِالذِّکْرِ الْخَفِیِّ وَ
 الْمُوَادَّةِ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنْبِثَاتُ الشُّوْقِ وَالْمُحِیْطَانِ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَابْتِغَاءُ اَحَادِیْثِ الْمُتَقِیْنَ وَاِشَارَةُ اللّٰہِ
 تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اِذْ یُحْمَرُ جِبْ طَالِبٍ بِرَاسٍ ذَکْرُ جَلِیّ کا اثر ظاہر ہو اور اس کا نور اوس میں دکھائی دے
 تو اس کو ذکر خفی کا امر کیا جاوے اور ذکر جلی کی اثر سے انبثاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا ابھرنا
 اور نام خدا سے دل میں چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ما
 سوا پر مقدم کرنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰی اَذْکَرِ اَسْمِیْہِ الذَّاتِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اَرْبَعَةَ اَلْفِ مَرَّۃٍ مَّعَ تَقْدِیْمِ
 الشُّرُوْطِ الَّتِیْ اَسْتَلْہَاہَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰی ذٰلِکَ شَہْرَیْنِ اَوْ ثَلَاثِیْنِ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْہِ فِیْہِ الْاَتْرُ
 لَا یَحَالَتُ سِوَاہُ کَانَ عَلِیًّا اَوْ ذِکَیَّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار
 ساتھ تقدیم اُن شرطوں کی جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت
 کرے تو اوس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ ہو گا خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم اَمَّا الذِّکْرُ الْخَفِیُّ فِیْہِ اَسْمُ
 الذَّاتِ مَعَ اَمَّاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یُّقَیِّضَ عِیْنِیْہِ وَیُحْمِلُ شَفِیْعَہٗ وَیَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اللّٰہُ
 سَمِیْعٌ اللّٰہُ بَصِیْرٌ اللّٰہُ عَلِیْمٌ کَاَنَّہُ یُخْرِجُہَا مِنْ سُرِّیْہِ اِلٰی صَدْرِیْہِ وَمِنْ صَدْرِیْہِ اِلٰی دِمَاعِہِ اِلٰی
 الْعُرْشِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَلِیْمٌ اللّٰہُ بَصِیْرٌ اَبْنُہُ سَمِیْعٌ ہَا یَطَاعُ عَلٰی ذٰلِکَ السَّوِیِّ کَاَصِیْدٍ عَلِیْہِ سَاھِلُہٗ
 دَوْنُہٗ وَاجِدٌ ثُمَّ یَفْعَلُ هٰکُنْ اَوْ هٰکُنْ اَوْ مِنْ اَہْلِ هٰذَا الشَّأْنِ مَنْ یُرِیْدُ اللّٰہُ فَعِدُّوْہُ اور سجدہ ذکر خفی
 تو اسم ذات ہے اُن صفات کے ساتھ جو اصول میں اور طریقہ اوس کا یہ ہے کہ اپنے دونوں انگلیوں
 اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گو گو یا انکو اپنی نافرمانی سے

بکری
نہی
نہی
نہی
نہی

نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینہ سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش
 تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا انہیں منزلوں پر چنانچہ ان پر چڑھتا تھا درجہ بدرجہ تو یہ
 ایک دورہ ہوا پر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقہ کی بعض لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں
 توضیح اسکی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی تصور میں پھر اللہ بصیر
 سینہ دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہہ کر عرش تک پہنچے پھر ہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ
 اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر پڑے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینہ تک پڑے پھر اللہ
 سمیع کہتے ہوئے ناف تک پڑ جائے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار
 آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ الثَّقْنُ وَالْإِثْبَاتُ وَصَفَتُهُ إِمَّا كُنْ كَرَفَا فِي الْجَهَنَّمَ
 إِمَّا بَأَن يَكُونُ مُتَقِطًا مَطْلَعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا خَرَجَ النَّفْسُ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ
 وَإِرَادَةٍ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَهَ اللَّهُ قَالَ
 الْأَكْبَرُ وَهَذَا آيَاتُ أَنْفَاسٍ فَلَهُ أَفْرُخُظٌ فِي خَنِي الْخَوَاطِرِ وَذَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ اور سجدہ
 ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جلی میں مذکور ہو چکا یا اوسطرح پر ہے کہ ذکر
 بیدار اور ہوشیار ہو جاو اپنی دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ
 اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الہ پھر جب سانس اندر کو جاو
 خود بخود تو اندر جائیکے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کی نبرگوں نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس
 انفاس ہے اور اوسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسوس کے وعدہ ہو جائیں چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے
 شہر اگر تو پاس داری پاس انفاس بسلطانی رساندت ازین پاس شہر تا بجاروب
 لانوبی راہ بترسی در مقام الا اللہ رباعی در ذات مقدست کسی را راہ نیست
 وزمین جلال ہیچکس آگاہ نیست سرمایہ رہ روان کہ راہش طلبند جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست
 فَإِذَا أَظْهَرَ أَتْرُكُ كَرِ الْخَفِيِّ وَشَقَّ هِدَى الْجَالِبِ بُؤْمَرُ أَمْرِ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ الشُّوْ
 وَعَلَبَةُ النَّحْبِ وَأَنْصَرَفَ عَيْنَانِ عَنْ مَتْنِهِ إِلَى الذِّكْرِ وَاتَّأَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهَمَّةِ عَلَى
 طَلَبِهِ وَوَجَدَ ابْنُ التَّحَلُّوفَةِ فِي السَّكُوتِ وَالْمُتَرَفُّعِ عَنِ الْكَلَامِ وَالِاسْتِغْنَاءِ بِأَمْرِ الدُّنْيَا
 پھر جب ذکر حق کا اثر ظاہر ہوا دراطالبین کراسکا تو معلوم ہوتا کہ سوزا کہہ کر کیا جاو اور ذکر خفی کے اثر سے شوق

طریقہ پاس
 انفاس

مراد ہے اور غالب ہونا محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھر نافر کے جانب اور تقدیم اللہ عز و جل کی اور محبت کا جم جانا اوس کے طلب پر اور ملاوت پانچویں حصہ میں اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقِبَةُ فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى اَرْبَعٍ كَثْرَةٍ يَجْمَعُهَا اَمْرٌ وَهُوَ اَنْ يَتَلَخَّطَ بِاللَّحْنِ اَوْ كَلِمَةً بِاللِّسَانِ اَوْ يَخْتَلِفَا فِي الْجَنَانِ وَيَفْقَهُمَ مَعْنَاهَا فِيهِ مَا جِيءَ اَتَهُمْ يَتَسَوَّرُ كَيْفَ هَذَا لَعَلَّيْ دَمَا صُوْرُهُ حَقِيْقَةٌ لَمْ يَجْعَلْهُمُ الْخَاطِلُ عَلَى اَنَّ ذَٰلِكَ الصُّوْرَةُ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ خَطَرُهُ سِوَا هَٰذَا حَتَّى يَحْقُقُوا اَلَا يَسْتَضَوُّ اَقْفَانَهُمْ وَنَوْعُهُ دُھُولٌ عَمَّا سِوَا هَٰذَا اَوْ مِرَاقِبَةٌ تُوْبَزُّ كَانِ طَرِيقَتِ كَيْفَ نَزْدِيكٍ بِهَيْتِ اِقْسَامٍ بِر ہے اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوس کا دل میں خیال کرے اور اوس کے معنی کو خوب طرح بوجہ پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیوں کر ہے اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا اس کے کوئی خطر نہ آوے یہاں تک کہ اس میں استعراق تحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکی ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کی مفہوم میں اس طرح دُوب جانا کہ سوا اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہی اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْاَكْمَلُ فِيْهَا قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِحْصَانُ اَنْ تَقْبَلَ اللهُ كَافَكَ تَرَاهُ فَاِنْ كُنْ تَرَاهُ فَاقْبَلْ تَرَاهُ اِنْ كُنْ تَرَاهُ فَاقْبَلْ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے فَيَتَلَقَّ السَّائِلُ اللهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاطِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ يَخْتَلِفُ فِي الْجَنَانِ ثُمَّ يَتَسَوَّرُ حُضُوْرَهُ تَعَالٰی وَنَظَرُهُ مَعْبُودُهُ تَصَوُّرُ احْسِنِ اسْتَقْبَالَهُمْ تَنْزِيْهُهُ عَنِ الْجِهْلَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَفْرِقَ هٰذَا التَّصَوُّرُ مِنْ ذٰلِكَ اِسْمِ الْمَلِكِ اِنِّیْ زَبَانَ سَہْہَہ کہہ کہ اللہ حاضر می اللہ ناظر می اللہ معی یا اوسکو دھین خیال کرے بدون لفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اور نظر اوسکی محبت یعنی ساتھ ہو نیکیو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہاں تک تصور کو جماوے کہ اس میں دُوب جاوے اَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيُّمَا كُنْتُمْ وَتَتَوَصَّلُ مَرْسِيَّتُهُ كَمَا تَأْوِلُ قَاعِدًا اَوْ مَضْمَنًا فِي الْحَلْوَةِ وَالْجَاوِدِ لِقَوْلِ وَاللَّحْنُ يَا اِسْ آيَةُ كَالْقَوْرِ كَرَى وَهُوَ مَعَكُمْ اَيُّمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو تو اوس کے ساتھ ہو نیکیو دھیان کرے کہے اور سچے اور سچے تنہائی اور لوگوں کی

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

نہایت

اپنی راہ کی چٹے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت نے امیر المؤمنین سید اولیاء کو وہ
 طریقہ سکھایا جس سے تدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اسکو یاد
 رکھنا چاہیے کہ ان فی الحاشیہ العزیزہ وکذالت ان الموت الذی تقرون منه فانه ملائیکہ ایمنا
 تلو نواید برکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا
 مراقبہ سستی کا باعث ہے ان الموت الذی تقرون منه فانه ملائیکہ ایمنا تلو نواید برکم
 الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ یعنی مقرر جس موت کے تم بہا گئے ہو وہ تمکو ملنے والی
 جہان کہین کہ تم ہو گے موت تمکو پا جاوے گی اگرچہ تم اوسے یا مضبوط برجون میں ہو فاذا ظہر اثر
 المراقبة فی الطالب شوہد نورہ امر بالتوجید الافغانی یہ صریح اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو
 اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اسکو توجید افغانی کا امر کیا جاوے توجید افغانی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں
 ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی
 نے فرمایا ہے درین نوعی از شرک پوشیدہ نیست کہ زیدم یا زرد و عمرم نجست و اعلم ان
 الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب وحث علی شئین علی الذکر والمراد منہ ما یلتفظ
 بہ وعلی الفکر والمراد منہ المراقبة اور جان رکھو اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 دو چیز پر ترغیب اور جوہد دلائی ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری
 فکر پر اور مراد اس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ بِمَا جَرَّ سَائِلِ كَشْفِ الْوَقَائِمِ الْاَلَمِيَّةِ
 عَلٰی مَا هِيَ اَنْ يَتَلَفَّ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ وَيَحْتَسِلَ وَيَلْبَسَ احْسَنَ لِبَاسَةٍ وَيَطْبِيبَ وَيَجْلِسَ
 عَلٰی السَّجَادَةِ وَيَنْتَمِعَ مُصَفَّاهُ عَلٰی يَمِينِهِ وَمُصَفَّاهُ عَلٰی شِمَالِهِ وَمُصَفَّاهُ كَذَلِكَ
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصَفَّاهُ كَذَلِكَ خَلْفَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ اَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفَلَانِيَّةَ
 بِجَهْدِ هَمِّهِ ثُمَّ كَثْرَتُ فِي اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ خُصِّ الْعَيْنِ فَيَقْرُبُ مَرَّةً فِي الْمُصَفِّ الْاَيْمَنِ
 وَمَرَّةً فِي الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً خَلْفَهُ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ الشَّرَاحَ وَنُورًا وَيُطَلِّبُ
 عَلٰی اَذَلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَخَوَّاهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهُ يَكْشِفُ عَلَيْهِ الْبَلَّةَ فَلْتُ هَذِهِ اَسَاقِيلُ
 وَفِي قَلْبِي مِثْلُ شَيْءٍ لِيَا فَيَه مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدْبِ الْمُصَفِّ بَعْضُ مَشَائِخِ نَعَا جَا جَا تَجَرُّ كَمَا
 وَقَائِمِ اَيْنِه کی کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ ہے کہ طالب خلوت میں ایٹھ کرے اور غسل کرے

اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگا دے اور مصلیٰ پر بیٹھ اور کہلا مصحف اپنی دستہ رکھے اور کہلا مصحف
 اپنی بائیں طرف رکھے اور اسی طرح ایک مصحف آگے رکھے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حشمتی
 کو شش تمام یہ دعا کرے کہ فلانی واقعہ کو اس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کی ذکر میں شروع کرے
 بدون آنکھ بیکر کرے تو ایک بار دہنی مصحف پر ضرب کرے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار ستیجے
 اور ایک بار آگے ضرب لگا دے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے اور سات دن
 اور ماہ اندازے کے اس پر ندامت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس پر کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا
 کچھ کہا ہے کہ بے والوں نے اور میرے دل میں اس کا کچھ تر دہے اس واسطے کہ اس میں بے ادبی ہے
 مصحف مجید کی ساتھ والذی اختارہ سیدی الولد فی ہذا الباب ان ینکر اللہ تعالیٰ بھذا
 الاسماء یا علیم یا مبین یاخبیر مع مراعاة الشرط المذكورة اما كما وصفناه فی الذکر
 بضریۃ واحدة او بثلاث ضربات واللہ اعلم اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد
 مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسماء ثلاثہ سے یا علیم یا مبین
 یاخبیر شرط مذکورہ کے مراعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہے ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے
 یا اس طرح جیسا ذکر سے ضربی میں والشر اعلم مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلعت
 اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلیٰ پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کی مراد ہے
 وقالوا ما جربنا لکشف الا دراج بھذا الشرط المذكورة ان یضرب فی الجانب الایمن بسبعہ و فی
 الایسن قدوس فی السماء رب الملائکۃ و فی القلب والروح اور شایخ قادری نے
 کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا تجربہ شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دائیں
 طرف ستیج کے ضرب لگا دے اور بائیں طرف قدوس کے اور آسمان میں رب المملکت کی ضرب لگا دے
 اور دل میں والروح کے و لتحصیل الامور المحمۃ الصعبة بھذا الشرط ان یصلی فی اللیل ما
 قدر لہ ثم یضرب فی الایمن یا حی و فی الایسر یا وہاب یفعل ذلک الف مرۃ اور امور محمد
 شکرہ کی حاصل کرنے کے واسطے اور نہیں شرط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جبکہ
 اس کیواسطے مقدور ہو پھر دائیں طرف یا حی کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی
 اسی طرح ہزار بار کرے ولا نشر ارج الحاضر و فم البلا یا ان یضرب اللہ فی القلب لا الہ الا هو

سنت
 واقعہ
 حشریہ

سنت
 حشریہ
 سنت
 حشریہ

وشفاء فی النفی واثبات والحق فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور الشرح خاطر اور دور
 کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگا دے اور لا الہ الا ہو کی اس طرح ضرب لگا دے
 جیسا کہ نفی اور اثبات میں بیان کیا اور الحی کی ضرب دینی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف
 لگا دے اور اذ اراد ان یدعو اللہ عز وجل بشفاعہ من یشاء او دفع جوہ وحق سیم الرزق اور
 قهر حدیق فلیطلب الاسم المناسب بحاجۃ فی الاسماء الحسنی فلیذکر ذلک الاسم بضربتین
 او ثلاث ضربات او اربعہ فیقول یا ستانی یا صمد او یا رزاق او یا مذل الی غیر ذلک واللہ اعلم
 واحکم اور جب اللہ عز وجل سے دعا کر نیکا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع کر سنگی کا یا کشائش
 رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہے کوئی اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنی اسے طلب
 کرے سو اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے سات ذکر کرے تو یوں کہے شفا فی بیمار
 میں یا ستانی یا دفع کر سنگی میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا رزاق یا دفع دشمن میں یا مذل اور سو
 اسکے اور اسماء الہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم فصل فی اشغال
 المشایخ المحشیتہ وھم اصحاب امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن الحشتی وچشت قرۃ
 شویحہ رضی اللہ عنہما و عنہما اجمعین + یہ فضل ہے شایخ چشتی کی اشغال میں اور وہ
 امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کی پیروں کے گاون کا
 نام ہے خدرا بھی رہے اُن سے اور اُن کے سب پیروں کے مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین
 چشتی اس وقت عہدہ اولیا میں ہیں اُن کے ہاتھ پیر ہاروں کفار ہنود مسلمان ہوں منقول ہے کہ جب
 خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب الثمرات فی حب اللہ یعنی
 خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔ قالوا اجاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
 اللہ دلنی علی اقرب الطیر الی اللہ وافضلھا عند اللہ واسمھا لعبادہ فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمة الذکر فی الحلوۃ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کیف
 اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیك واسمع منی ثلاث
 مرات فا لبنتی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی سیم قسم
 قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم سیم

ثم لقن علی کرم الله وجهه الحسن البصری وهکذا احتی وصل الینا وهذا الحدیث انما وجدنا
عند هوه کلاخ المشایخ وعلی قوانین اهل الحدیث فیه بحث طویل - مشایخ حبشیہ
فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی علیہ السلام کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھ کو وہ راہ بتائے
جو سب راہوں سے زیادہ قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اس کے بند پر
آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ اور لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت میں
سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر اور مجھے سن تین بار
سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ اسے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار
لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اس کو سننے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہ طریقت حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ
بدرجہ مرشد بشیر شیم تک پہنچا مسند فرمایا کہ اس حدیث کو تو نے فقط ان مشایخ حبشیہ کے پاس پایا
اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اس میں طویل بحث یافت مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے
کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور شدت منقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصری
علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں اور کاکت الفاظ اس پر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع
کتاب سماء الرجال سے التماس اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے حجت رضی اللہ عنہم کی
ساتھ حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ القطع ساقط کیجے کیونکہ امام عظیم
ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط حدیث روایت حدیث مرسل ہی حجت ہے واللہ اعلم فاذا اراد
الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الحنیس فہو اولی اثم یا مرہ بالاکستفاد
عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالیٰ یقول فی محکم کتابہ
فاذکر اللہ قیامًا وقعودًا علی جنوحک فاجتہد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک صویر
تحت تدبیرک الا یسرہ باصبعین علی صورتہ زہر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی و باب تحتانی
پھر جب مرشد ارادہ کرے اسے مرید کی تلقین کرنیکا تو اس کو امر کرے روزہ رکھے گا سو اگر بخشنہ کا
دن ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر
مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے مضمون کتاب میں فاذکر اللہ قیامًا وقعودًا ۱۰ و علی
جنوبک صرینی اللہ کو یاد کرو کھڑی اور بیٹھے اور لیے سو تو اوپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے

شجکونہ گزرتے اور معلوم کراے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چپاتی کی نیچے دو انگلی پر بصورت
 شگوفہ چلنورہ کے اور اوس کے دو دروازہ ہیں ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ہے
 ف مصنف نے حاشیہ میں سرایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور اب
 تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔ اما الباب الفوقانی مفتحة بالذکر الجلی فاما
 التحتانی مفتحة بالذکر الخفی + دل کے اوپر کے دروازہ کی کشائش تو ذکر جلی سے ہوتی
 ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی تو ذکر خفی سے ہوتی ہے۔ فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس
 متربعا وخذ العرق الذی سیئی کیا بس باجمام قد مک الیمنی والقی تلہا وسمعت مسیدی
 والذقدس سرہ یقول هو عرق فی بطن الرکبة یصل من جانب الفخذ وایخذہ بھذا کیفیة
 یفید فی الخواطر ویجسم الطبیعة ویسجن القلب تشحینا عجیبا + پھر جب ذکر جلی کا ارادہ کرے
 تو چار زانو بیٹھے اور پکڑ اوس گ کو جبکہ کیاس نام ہے ایسے دایے سے پاؤں کے انگوٹھے اور پکی اونگلی
 کو داب کر اور ہین اپنے والد مرشد قدس سرہ سے کھینچے کہ کیاس وہ رگ ہے کہ زانو سے
 رانگی جانب اوتری ہے اور اوسکا اس طرح پکڑنا نفی وساوس اور محبت ہمت کو مفید ہے اور دل کو
 گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ و اجلس جلسة الصلوة مستقبل القبلة باجماع الغزوة قل لا اله
 الا الله بالشدة والمد و اخراج القوة من داخل القلب اخبر لفظ لا عن السرة و امددها
 الى المنكب لا یمن و لفظه الله من ام الدماغ تشیر بذلك انك اخرجت حب من سوء
 الله تعالى امن باطنك و القیته خلقتك فتشفس نفسا اخر فاضرب الا الله فی القلب
 بالشدة و القوة اور بطریق مذکور بیٹھے بطور نشست نماز کے رو قبلہ حضور دل سے ہمت کو جمع کر کے
 پھر کہ لا اله الا الله سختی اور شدیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے
 نکال اور اوسکو پہنچ دے منہ سے نکالے اور لفظ لا کا دماغ کی جہلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے
 گویا تو نے بغیر خدا کے محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم
 کی سو الا الله کو دملین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر دیا حظ المبتدی نفی المصودیة من غیر الله
 تعالیٰ و المتوسط نفی المقصودیة و المنتہی نفی الوجود و اور اس نفی اور اثبات کے بتدی
 ملاحظہ کرے نفی مجودیت کا بغیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا۔ والشرط

نفی
 جلی

الا عظم في هذا الذکر جمیع العجبة وفهم المتی وینبغی لصاحب الذکر الجلی ان لا یقتل الطعام
 جدا بل یکفیه ان یتجلی بجمیع المدة وینبغی ان یاکل شیئا من الذسم لئلا یتشوش دماغه
 اور شرط اعظم اس ذکر میں بہت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والی کو لایق یہ ہے کہ
 کہا نیکی نہایت کم کرے بلکہ اس کو کافی ہے کہ جو حقانی پیٹ خالی رہے اور مناسب ہے کہ کچھ جگہ جانی
 کھایا کرے تاکہ اس کا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب و اذا اردت پاس افاس فک مستیقظا
 واقفا علی انفسک نکما خرج النفس فقل مع خروجه لا اله الا کافک تخرج حجة کل شیء
 الله من باطنک و اذا دخل النفس فقل مع دخوله لا اله الا کافک قد دخل و تثبت
 حجة الله فی قلبک اور جب کہ تواتر سالک پاس افاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے ذہن
 پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو
 سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آوے تو اس کے داخل
 ہونے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں قالوا
 والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبة والتظیم ولاحظه صورته قلت ان الله
 تعالی مظاهر كثيرة فاما من عابد غیبا کان اذکیا الا وقد ظهر مجداده صار محبوبا لله فی
 مرتبته وبعد الستر نزل الشرح باستقبال القبلة والاستواء علی العرش وقال رسول
 صلی الله علیه وآله وسلم اذا صلی أحدکم فلا یبصق قبل وجهه فان الله بینه وبين قلبه
 وسأل جارية سوداء ان الله فاشادت الی السماء فسألهما من انا فاشادت باصبعها فنهی الله ارسلت
 فقال هی مؤمنة علا علیک ان لا تتوجه الی الی الله ولا ترفع قلبک الی الیہ ولو بالتوجه الی العرش
 وتصور النور الذی وضعه علیه وهو اذهو اللون کمثل لون القمر اذ بالتوجه الی القبلة كما اشار الیہ النبی
 صلعم فیکون کالمقبلة هذا الشرح چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دکھا لگانا اور کانٹھنا ہے مرشد
 ساتھ محبت اور تعظیم کے صفت پر اور اس صورت کا ملاحظہ کرنا میں کہتا ہوں احسن تعالی کے مظاہر کثیرہ میں
 سو کوئی عابد غیبی ہو یا قرنی نہیں مگر کہ وہ اس کے مقابل ظاہر ہو کر اس کا عبود ہو گیا ہے اور اسی ہمید کے
 سبب رو بقلعہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرح میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھو کے اسوائے کہ اللہ تعالیٰ ہے

یہ
 نسخہ
 کی

یہ

تکلیف

تہج

اوسکے درمیان اور اوسکے قبلہ کے درمیان میں اور آنحضرت نے سیاہ لونڈی پوچھا تو فرمایا کہ اتنے کہاں
 ہے تو لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اوسنی اپنی
 اونگی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہ تھی کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے تو فرمایا کہ مجھے ایمان دار ہے تو ایک
 پتھر پتھر مضائقہ نہیں اسمن کہ تو متوجہ ہو کر اللہ ہے کی طرف اور انا دل نہ لگاؤے مگر اوس سے
 اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا تصور کر کے جسکو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
 نہایت روشن رنگ سے چاند کی رنگے مانند یا قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی
 طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہو گا واللہ اعلم بالصواب مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ حق
 تعالیٰ کے عالم مثال میں سبھی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے متناسب اوسکو اور اک کرتا ہے مترجم کہتا ہے
 سبھی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ سالہ مخضر لایق اوسکے تفصیل کے نہیں فاذا
 يَرٰقِبُ قَلْبُهُ اَوْ يَرٰقِبُ اَمْرَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُسْتَقْبَلَةٌ مِنَ الْقُرْبِ سَمِيَتْ بِهَذَا لِأَنَّهُمْ لَا يَرٰقِبُونَ الْقَالَِبَ
 يَرٰقِبُ قَلْبَهُ اَوْ يَرٰقِبُ اَمْرَهُ كَمَا أَنَّ اللَّهَ يَرٰقِبُهُ فَيَقُولُ يَلَسَانُهُ اَوْ يَحْتَمِلُ قَلْبُهُ اَللَّهُ حَاضِرِي اَللَّهُ
 نَاطِرِي اَللَّهُ شَاهِدِي اَللَّهُ مَعِي اَوْ اَلَا اَنَّهُ كُلُّ شَيْءٍ مُحِيطٌ اَوْ كَأَنَّهُ حَاضِرُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ
 الْقَبْلِ تَشَاهُدُهُ پھر جب طالب تکمیل ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنے کا
 امر کرے اور مراقبہ قریب معنی محافظت اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا مراتب اسوے نام رکھا گیا کہ
 سالک بعضی مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضی مراقبات میں اللہ تعالیٰ
 مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ تعالیٰ اوس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کیا پڑھ
 دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اَنَّهُ
 كُلُّ شَيْءٍ مُحِيطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گیرے ہے یا اوسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ
 حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان میں اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ لَمَّا نَحْنُ
 مِنْ اَدَاةِ الدُّخُولِ فِي الْاَوَّلِيَّةِ يَلْزُمُهُ مُرَاعَاةُ اُمُورِ دَعَاءِ الصِّيَامِ وَدَوَامِ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ
 الْكَلَامِ وَالْكَفَامِ وَالنَّكَامِ وَالضَّحْبَةِ مَعَ الْاَقَامِ وَالْمَوَاطَبَةِ عَلَى الْوُضُوءِ فِي خَالَاتِ الْبَقَاةِ وَ
 عِنْدَ النَّوَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْغَفْلَةِ رَاسَاخَتِي نَكُونُ عِنْدَهُ مِنْ
 الْحَرَامِ فَاِذَا ادْخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رَجُلَهُ الْيَمْنَى تَعَوَّدَ سَمْعِي وَقَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا

تغیہ

تغیہ

تغیہ

تغیہ

تغیہ

اَدْخُلِ الْوَجْهَ الْمُسْرَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيَّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ لِي كَمَا كُنْتَ لِعِيسَى صَلَّي اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَرْزُقْنِي فَحْبَتَكَ اللَّهُمَّ أَرْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغُلْنِي بِحَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ مُخْلِصِي
 اللَّهُمَّ احْمُضْنِي بِجَدِّ بَابِ ذَاكَ يَا أَنْبَسَ مَنْ لَا أَنْبَسَ لَهُ سَرِيحٌ لَا تَنْدِي دُنِي مُرَدًّا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ
 شتاج چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے میں داخل ہو نیکار اودہ کرے اور سکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے
 ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدن قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر
 دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جانے اور سونے کی حالات میں اور مرد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے
 رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اوس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کی ہو جاوے پھر جب
 حجرے میں داہنا پاؤں داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور
 قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بائیں پاؤں داخل کرے تو اللہ سے آخر تک دعا
 کرے یعنی خداوند اتم میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں میرا دوکار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کا کارساز تھا اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی مجھ کو اپنی حسب نصیب کر اور ایسے مجال کے ساتھ مشغول کرے اور
 مجھ کو عباد و مخلصین میں کر ڈال الہی میرے نفس کو سداۓ الہی ذات کی کششوں سے اسے انیسل و سکے
 جسکا کوئی انیس نہیں آ رہ مجھ کو نہ چھوڑو نہ تھا اور تو بہتر وارثین سے ہو فِقْوَمُ عَلَى الْمُصَلَّى وَ يَقُولُ اَلْحَبُّ
 وَ جَهَنَّتُ وَ جَهِّي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيْفًا وَ مَا أَنَا مِنَ الشُّرَکِیْنَ اِحْدَى وَ عِشْرَتِیْنَ
 مَرَّةً ثُمَّ یُرْکَعُ وَ کَتِیْنِیْنَ فِی الْاُولٰی اٰیَةِ الْکُرْسِیِّ وَ فِی الثَّانِیَةِ اَمِّنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ یُکَبِّرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقْرَأُ
 وَ یُحْمَدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُولُ یَا اَنْتَا خَمْسَ مِاْةٍ مَرَّةً ثُمَّ یَسْتَعِیْلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذَكَرَ فَاَنْهَا
 پھر صلی پر کھڑا ہو اور اُتائی وَ جَهَنَّتُ وَ جَهِّي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيْفًا وَ مَا أَنَا مِنَ الشُّرَکِیْنَ
 کو انیس بار پڑھے یعنی میں اپنا موصفہ متوجہ کیا کیسہ ہو کہ اوسکی طرف جسے آسمانوں اور زمین کو پیدا
 کیا اور میں شرکین میں داخل نہیں پھر دو رکعت پڑھے پھر پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھے اور دوسری
 رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُوْلُ پھر لیٹا سجدہ کرے اور دعائیں خوب گوشمش کرے پھر ان سو بار یا فتاح
 کے پھر اون اذکار میں مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں ذکر طلی اور یاس انفاس اور مرا قبات و ہا لوالا ادا
 دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُورَةَ اِنْفَاتِحَا فِی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمِیْتِ مُسْتَدِيرًا لِّلْکُفَّةِ
 فِیْقَرُءُ سُورَةَ الْمَلٰٓئِکَ وَ بَکْرَ وَ یُکَلِّمُ وَ یَقْرُءُ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ یَقْرُءُ

توفیق ہو اور اسکا قصہ بیان

مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اِهْدِنِي سَبِيلَكَ وَاجْعَلْ لِي قَلْبًا يَفْقَهُ وَاجْعَلْ لِي سَمْعًا يَسْمَعُ وَاجْعَلْ لِي بَصِيرًا يَبْصُرُ ۚ وَاجْعَلْ لِي قَلْبًا يَفْقَهُ وَاجْعَلْ لِي سَمْعًا يَسْمَعُ وَاجْعَلْ لِي بَصِيرًا يَبْصُرُ ۚ

اور شیخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان میں داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دور کعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ مظہر کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے

یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان میں ضرب کرے اور یا موح الروح کی دین ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسم کا فیضان صاحب قبر سے ہوا سکے دل پر و لہجہ شریفہ صلوٰۃ شفیٰ صلوٰۃ المعکوس لہ تجید من السنۃ ولا اقوال الفہمہاء ما تشدہا لہم فلان الذ حد فناھا والعلیٰ عند اللہ اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہیں جسے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہاء سے ایسی اصل اوسکی نہیں پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کریں اسبواسطے ہم نے اوسکو ذکر کیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہر وہ صلوٰۃ شفیٰ صلوٰۃ کن فیکون اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہیں **ف** صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قالوا من اعترفت لہ حاجۃ صعبۃ فلیکرک کل لیسکون من لیلۃ الاذیاعاء والخمیس والجمعة وکنتین یقرع فی الاولی الفاتحۃ مرۃ والاخلاص مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ والاخلاص مرۃ ویقول مائۃ مرۃ ای آسان کنندہ دشواریاں وای روش کنندہ تاریکیاں مائۃ مرۃ ویستغفر اللہ مائۃ مرۃ ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو اللہ عزوجل یحضر القلب فاذا کانت الثانیۃ فعل هذا ثم حسر الامة عن رايہ وجعل کلمۃ فی عنقہ وکلی ودعی اللہ الی حاجتہ خمسین مرۃ فانہ لا بد ان یشیب لہ واللہ اعلم

شیخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان میں کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے وہ یہ کہے کہ ہر رات کو لیا لی ثلثمۃ لیسۃ چار شنبہ اور پچھنہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ سوبار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سوبار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سوبار یون کہے اسے آسان کنندہ دشواریاں

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

و اسی روشن کندہ تلکہ کیا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالیٰ سے دعا کرے بجز نور قلب بجز تیسری رات ہو تو یہی یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پکڑی یا ٹوپی کو سر سے اتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالی اور روضی حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دعا مستجاب ہو اسکی واللہ اعلم مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہو گا حالانکہ اوجیہ ماثورہ میں یہ ثابت ہے نہیں ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردایے چادر کا الٹا پلٹنا نماز استقامت میں رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے بجز تفسیح کی یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہو گا **فصل فی اشغال المشائخ** **النَّشْبَنْدِيَّةُ وَهُمْ أَصْحَابُ الطَّرِيقَةِ خَوَاجَةٌ بِمَا كَوَّلَ الَّذِينَ فَتَشْبَنْدِي النَّجَافِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ بَابِهِمْ جَمْعُهُنَّ** یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کی اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہا الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راغنی ہوا ان سے اور ان کے سب مریدوں سے **قَالُوا طَرِيقًا لِّوُصُولِهِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثُ أَحَدُهَا الذِّكْرُ ثَمَنُهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ مَا تَوَدُّ مِنْ جُتَقَدِّهِمْ نَقَشْبَنْدِيَّةُ** کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو مخبر ذکر کی نفی اور اثبات ہے اور دوسری اشغال ہے تقدیر میں نقشبندیہ وصفیہ **أَنْ يَسْتَمِرَّ فَرْصَةً مِنَ التَّوَشُّيَاتِ الْخَادِجِيَّةِ كَالِإِسْفَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ وَالِدَاحِلِيَّةِ كَالْجَوْعِ الْمَفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْأَكْلِ وَالشَّبَعِ الْمَفْرِطِ ثُمَّ يَنْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَعِظُرُ اللَّهَ تَعَالَى بِمَا صَدَّ رَمِيَهُ مِنَ الْمَسَاحِي ثُمَّ يَقُومُ تَفْتِيحًا وَيُخَيِّضُ عَيْنِيَّةً وَيُخَيِّضُ خَفَّةً فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ بِالْقَلْبِ لَا يُخَيِّرُ جُهَا مِنْ سُرِّيَّةٍ إِلَى الْكَائِمِينَ وَيَمْدُهَا حَقٌّ يَصِلُ إِلَى مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ يُخَيِّرُكَ مَنَكِبَيْهِ إِلَى مَرَايِهِ فَيَقُولُ لَهُ قَتْمٌ يَضْرِبُ فِي قَلْبِيَّةٍ بِالنَّشْبِ إِلَى اللَّهِ** اور طریقت نفی اسباب کے ذکر کا یہ ہے کہ فرضت کو غنیمت بتا تویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا اور تویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زاید اور غضب اور درد اور سیری منظر طحیر موت کو یاد کرے اور تصور میں او سکوا اپنے آگے سامنے کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اون گناہوں کی جو اوس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبون اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں جس کرے اور دل سے کہے کہ اسکو اپنی نانی سے دہنی

طرف نکالے اور پہنچے یہاں تک کہ اپنے موندے تک پہنچے پھر موندے کو سر کی طرف جھکا دے اور
ہلا دے اور کہے اللہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے اے اللہ کی ف صنف قدس
سردہ کے بہانی حضرت شاہ اہل الشریعے نے چار باب میں فرمایا کہ سب آدمی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز
بارہ ہزار بار اور فی اور اثبات ہر ایک ہزار بار بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا شرف ہے قَالُوا
لِحَبْلِئِشِ النَّفْسِ خَاصِيَةً تَجِيْبُهُ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَرَمِيَّةِ وَهَيْئَتِهَا الْعُشْقُ وَقَطْعُ
أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَيَسْتَدْرِكُ فِي أَحْلَسِ لَيْلًا يَنْقَلُ عَلَيْهِ وَالْمَرَادُ بِالْحَبْلِ غَيْرُ الْمَرْطِ قَبِيْلُهُ وَ
يَبْنِي مَا يَأْتِيهِ الْجَوْكِيَّةُ بَوْنٌ بِأَيْتٍ نَفْسُ بَدِيْعَةٍ فَرَمَا کہ جس نفس نے دم روکنے کی عجیب
خاصیت باطن کے گرم کر دے اور محبت غرمت اور عشق کی ابھارنے اور دساوس کے قطع کرنے
میں اور بتدریج اندک اندک بس دم کی مشق کرے تا اوپر گراں نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ
پیدا ہو جاوے اور جس دم نفس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو نفس بند یہ
کی صفت میں اور اس صفت میں کہ جسکو جو کہ بتائے ہیں فی صنف قدس سردہ فرمایا - رباعی -
حاشاکہ اکابرہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہا میں کہ بند + جس نفس و حصر نفس دارد فرق +
جس نفس است آنچہ نشانیش بدہند + وَكُنْ أَلَكْ لَهْدِ الْوُتْرِ خَاصِيَةً تَجِيْبُهُ يُقْوِلُ أَوْ لَا هَلْدِ
الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقْوِلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَهَلْ كُنْ أَيْتَدْرَجُ
سَتَقِيَّ يَصِلُ إِلَى أَحَدٍ وَعِشْرِينَ مَرَّةً الْمَرَّاتِ عَلَى عِدَدِ الْوُتْرِ اور جس دم کے مانند شمار طاق کی یہی
عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایک بار ایک دم میں کہ پھر تین بار ایک دم میں کہ اسی طرح
درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار
ایک بار اور دوسرے بار تین بار اور تیس بار پانچ بار اور چونتے بار سات بار و طے ہذا القیاس
وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مَلَاخِظَةُ نَفْسِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَأَيْتَابُهَا لَهُ تَعَالَى عَلَى رَجَاءِ التَّأَكُّيدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَكُونُ فِي النَّفْسِ مِنْ
الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ أَوْ شَرْطُ اعْتِمَادِ نَفْسِ الْإِثْبَاتِ كِي ذِكْرٍ مِنْ مَلَاخِظَةِ كَمَا يَكُونُ فِي نَفْسِ الْمَقْصُودِ
يَا نَفْسِ وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کیواسطے بروجہ تائید اور اجتماع
خاطر نہ اوس طرح جیسی دل میں خطرات اور باتوں کے خیالات کہو متے پھرتے ہیں - وَهَنْ مَلَاخِظَةِ الْإِثْبَاتِ

اِخْدَى وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَانْصَرَفَ الْبَاطِنُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَّ
 الْإِسْتِغْنَالُ بِاسْمِهِ وَالنَّفْسُ عَنِ الْإِسْغَالِ الْآخَرِ فَلْيَحْرِثْ أَتَعَلَّكَ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْأَلْ بِصَلَاةٍ
 الشَّرْطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى اِخْدَى وَعِشْرِينَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اسکی واسطے
 جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اسکو اسکی اسم کی مشغولی چھوٹ
 ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آنے تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوہ کا عمل مقبول نہوا تو بشرط
 مذکورہ اسکو پھر کسے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک و مِثْلُ الْإِثْبَاتِ الْمَجْرُودِ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِشْرِينَ
 الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَحْجَجَهُ حَوَاجَةُ مُجَلِّدٍ بَاقِيَ بِاللَّهِ وَمَنْ يَقْرُبُ مِنْهُ فِي الزَّمَانِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
 اور مجملہ ذکر کے اثبات مجرب ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ
 ذکر متقدمین تشبہ یہ کے نزدیک تھا اسکو تو خواجہ محمد باقی بائند نے یاد دے کسی قریب العصر نے سکال ہے
 واللہ اعلم مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرب شریعت میں کہیں ثابت نہیں اسوا سطلے کہ ذات بحث کا
 تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرح میں اسم ذات بعض صفات یا بعض محاورے کے ساتھ یا بعض وعیدیات
 وارد ہوا ہے مِمِّعَتْ سَيِّدِ الْوَالِدِ يَقُولُ النُّفَى وَالْإِثْبَاتِ أَفِيدُ لِمَسْلُوكٍ وَالْإِثْبَاتِ الْمَجْرُودِ
 أَفِيدُ لِلْمَجْدِ بَيْنَ ابْنِ وَالِدِ شَدِيدِ سُنَامِ فَرَاغِ تَحْتِ كُفَى اور اثبات سلوک کے واسطے مفید
 تر ہے اور اثبات مجرب جذب اور کشش کی واسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهُ أَنْ يُحَرِّمَ لَفْظَةَ اللَّهِ مِنْ تَرْتِيلِهِ
 بِالشَّكْلِ التَّامِّ وَيُمْدُّ هَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْإِمَامِ وَمَا حَلَّ مَعَ أَحْسَنِ وَالشَّكْلِ رِيحٍ فِي الزِّيَادَةِ حَتَّى أَنْ هُنْهُمْ
 عَنْ يَفْقَهُوا لَهَا فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ ذَاكَ أَمْرًا مِنْ تَخْلِصَاتِ سَيِّدِ الْوَالِدِ يَقُولُ لَهَا
 أَلْفَ مَرَّةٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا اور طریقہ اثبات مجرب دیکھا ہے کہ اللہ کے
 لفظ کو اپنی ناف سے پشت تمام نکالے اور اسکو کہیں بیان تک کہ اس کے دماغ کی چلی تک پہنچے جس قسم کی
 ساتھ اور اندر اندر زیادہ کرتا جاوے یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایکدم میں اسکو ہزار بار کہتے ہیں
 اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مرید بن گئی تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم میں ہزار بار
 کہتے تھے اور اس سے اکثر بھی وَصِفَتُهُ سَيِّدِ الْوَالِدِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْهُ يَحْكِي عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ
 فِي الْمَبْدَايَةِ يَقُولُ النُّفَى وَالْإِثْبَاتِ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ مَا حَلَّ مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ اور جیسے اپنے
 والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایکدم میں

بات
نہایت

دوسو بار کہتے تھے واللہ اعلم وثانیہا المراقبۃ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے فصل
 مصنف قدس سرہ ماشیہ سبب میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہی کہ شامل جمیع افراد آن باشد آہستہ کہ توجہ
 قوت در اگر باقیال تمام بسوی صفات حضرت حق نمودن یا بسوی حالت انکساک روح از جسد یا مثل آن
 تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه مخصوص نیت بمنزلہ محسوس نصب
 العین گردد و وصفہا ان یخس النفس تحت الشرح حیثاً یسر انہم یتوجہہ بحکامہ اذ ذاکہ الی
 المعنی الجرد البسیط الذی یتصورہ کل احد عند اطلاق اسم اللہ ولکن قل من یجرہ کا
 عن اللفظ فلیجہد ہذا الطالب ان یجرد ہذا المعنی عن الفاظ و یتوجہ الیہ من غیر فرجۃ
 الخطیأت و التوجہ الی الغیر و من الناس من لا یمکنہ ہذا الشحو من الادب الذین الشایعہ من
 یأمر فی مثل ہذا ابالدعاء و وصفہ ان لا یرکال من هو اللہ یقلبہ یقول یارب انت مقصودہ
 فکل تبرأت الیک عن کل ما سواک و تجود الیک من المناجات و عنہم من یأمرہ بتخیل الخلاء
 التجرد و التور البسیط فیتد رج الطالب من ہذا التخیل الی التوجہ المذكور و طریقہ مراقبہ کا یہ
 ہے کہ دم کو بند کرے ناف کی نیچے ہوا سا بھر اپنی جمیع حواس در کہ سے کہ متوجہ ہو معنی مجرد بسیط
 کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کی وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کتر ہیں جو اس
 معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کو شش کرے کہ معنی اس بسیط کو الفاظ سے جدا کرے
 اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور انتفات یا بسوی اللہ کے اور بعض لوگوں سے
 اس قسم کا اور اک نہیں ہو سکتا ہے سو بعض مشایخ تو ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ
 اوس دعا کا یہ کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہے میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا
 تیری طرف تیری ماسوا سے اور اماندا سے کوئی اور مناجات کرے اور بعض مشایخ شخص مذکور کو خلا
 مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنیکو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا
 مترجم کہتا ہے خلا مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے
 نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وثانیہا المراقبۃ البسیطۃ اور تیسرا طریقہ وصول الی
 اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ
 سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے گا ہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اوسکی مرید محبت سے

تخصیص
 اسرار
 شریعت

تفصیل
 اسرار
 شریعت

مرشد او سمین تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہو
تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ
فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کی معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیار یہ
جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کی اغلال سے تاکہ تعلق کو نین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہ نہ ہو سکے
تو ان لوگوں سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور
علائق ماسوی سے نجات پا گئیں ہیں اور اس آیت قرآنی عین کو ذلوا مع الصادقین یعنی سچوں کے
ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی
توجہ سے اندک زمانہ میں وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور خوب کہا جو
کہا ہے شمر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین بد طعنہ ز نذر بدہم سحر کند بر جلیہ و شتر ظہا ان
یَکُونُ الشَّيْءُ قُوًى التَّوَجُّهُ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ دَاخِلُ الْيَا دِ
الْأَحْبَبَةُ وَيَنْتَظِرُ لَا يَفِيضُ مِنْهُ وَيَنْتَظِرُ بَيْنَ عَيْنَيْ الشَّيْءِ فَإِذَا
أَكْثَرَ شَيْئًا فَلَيْسَتْ بِهَاجِمٍ قَلْبُهُ وَلَيْسَ بِحَافِظٍ عَلَيْهِ وَإِذَا غَابَ الشَّيْءُ عَنْهُ يُحِيلُ صُورَتَهُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْصِفُ الْحَبَّةَ وَالشَّعْطَةَ فَنَسْفِدُ صُورَتَهُ مَا نَسْفِدُ صُورَتَهُ وَأُورِ الْبَطْمُ مَرْدُكِي
شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی شق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت
کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سو اس کے محنت کے اور اس کا منتظر
رہے جبکا اس کی طرف سے فیض آوے اور دونوں انہیں بند کر لے یا ان کو کھول دے اور مرشد کی
دونوں آنکھوں کے چھین کے لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے
دلی جمعیت اور چاہے کہ اس فیض کی محافطت کرے اور جب مرشد اس کی پاس نہ ہو تو اس کی صورت
کو اپنے دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس کی خیالی صورت
وہ فائدہ دیتی تھی۔ ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل مقام شاہد
ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیحہ کہ ہم الذین
اذا رُؤوا ذکر اللہ یعنی اولیا اللہ وہ ہیں جسکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت مفید ہو
بموجب اس حدیث کے ہم جلسۃ اللہ کہ اولیا اللہ جلس ہیں خدا کے اور مقننا اس حدیث معتبرہ کے ہم قوم

لَا يَتَّقِي بَلَدَهُمْ سِوَا لِيَا سُرَّاسِي قَوْمٌ هُوَ جَنَّا جَلِيلٌ أَوْ رَمَّ صَحْبَتِ بَدَحْتَ نَهْنِمْ هُوَ تَامُرْ جَمِ كِتَابِ خَوَاجَه شَبَد
 رَحْمَةُ الشَّرِّ عَلَيْهِ لَمْ يَجِبْ أَصَادِيثُ مَذْكُورَةٌ كَيْ وَكِي كِي عِلَامَتِ بَتَانِي اس قَوْلِ مِيْنِ بِرْ بِالْحَمْدِ بَا سِرْ كُنْشِي وَشَد
 جَمْعِ دِلْتِ ۛ وَزَوْتِ مِيْدِ صَحْبَتِ آبِ وَكَلْتِ ۛ زَهَارِ زِ صَحْبَتِ كِرِ زَانِ مِيْ بَاشِ ۛ وَرَنَ نَكْنَدِ رُوحِ غَزِ زَانِ
 بِحَالَتِ ۛ خَلَا صَحْبَتِ كَيْ جَسْكِي صَحْبَتِ سَيِّ دِيْنَا سَرْدِ هُوَ اَوْرِ مِ طَرَفِ سَيِّ دِلِ تُوْ كَرِ حَضْرَتِ حَقِيْقَتِ مَعْلُوقِ
 هُوَ جَاوِ سَيِّ دِلِ صَحْبَتِ لَوْرِ مَحْبَتِ اَكْسِرِ اَعْظَمِ هُوَ اَوْرِ جَبِ دِيْنَا دِلِ سَيِّ نَهْ مَقْلَعِ هُوَ تُوْ قَضِيْعِ اَوْقَاتِ
 هُوَ اَوْ سَيِّ صَحْبَتِ سَيِّ تُوْ تَحْضَانِيْ بَهْتَرِ هُوَ تُوْ وَاجِبِ كَيْ خَلُوْ عَوَامِ بِرْدِ هُوَ كَانِ كَهَا وَكَيْ هَرِ شَيْخِ سَيِّ
 بَعِيْتِ نَكْرِيْ بَلَكِ طَرِيْقَتِ كِي بَعِيْتِ اَوْ سِ مَرشدِ كَامِلِ مَكْلِ سَيِّ كَرِيْ جَسْكِي وَلايْتِ كِي عِلَامَاتِ ظَاهِرِ اَوْرِ
 بَا سِرْ هُوْنِ مَوْلَانَا مِيْ رُومِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ لَمْ يَفْرَا يَاشِرْ اِيْ سَبَا اَبْلِيْسِ اَوْ مَرْدِ كُوْ هَسْتِ ۛ پَسِ بِرْدِ سَيِّ نَشَايِدِ
 دَاوْدِ دَسْتِ ۛ اَعْتَقَاوْ اَوْرِ مَحْبَتِ مَرشدِ كِي عَمْدِ چَمِزِ هُوَ لِيْكِنِ اَفْرَاظِ اَوْرِ قَرِيْظِ اَمْرِ مِيْنِ مَعْيُوبِ هُوَ اِيْسِيْ اَفْرَاظِ
 هُوِيْ بَهْتَرِ نَهْنِمْ جَسْ مِيْنِ صَوْرَتِ بِرْدِ سَيِّ كِي نُوْبَتِ پَانْجِيْ اَوْرِ شَرِيْعَتِ مُحَمَّدِيْ كِي مَخَالِفَتِ هُوَ جَاوِ سَيِّ حَقِ تَقَالِيْ هَرِ اَمْرِ
 مِيْنِ صَرَاظِ سَتَقِيْمِ بِرْقَايِمِ كَيْ اَمِيْنِ سَمْعَتِ سَيِّدِيْ اَلْوَالِدِ يَقُوْلُ يَجِبُ عَلَيَّ السَّالِكِ اِدَاكَ اَنْ عَلَيَّ هَيْئَةٍ
 وَحَصَلَ لَهْ شَيْئٌ مِيْنِ هَذِهِ اللَّحْنِ اِنْ لَا يَخْتَلِفُ تِلْكَ الْهَيْئَةُ فَلَنْ يَكُنَ قَائِمًا لَمْ يَخْتَلِفْ وَادَّكَ اَنْ
 قَاعِدُ الْكَيْفِيَّتِمْ اَوْرِ اَلْمَرشدِ سَيِّ مِيْنِ سَنَافِرِ مَسْتَقِيْمِ سَالِكِ بِرْ وَاجِبِ كَيْ جَسْكِي شَكْلِ اَوْرِ بِرْدِ اِيْ
 هُوَ اَوْرِ اَوْ سَكُوْ يَكُوْنِيْ خَالِ حَاصِلِ هُوَ اَوْرِ اَوْ سِ شَكْلِ كُوْنِ بَدَلِ دُاسِيْ تُوْ اَكْرُ مِ اَهُوْ تُوْنِ مَبِيْئِيْ اَوْرِ اَكْرُ مَبِيْئِيْ اَهُوْ تُوْ
 كَمْرَانِ هُوَ جَاوِ دِيْنِ الشَّيْخِ مَنْ يَأْتِيْ تَحْيِيْلُ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اِسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اَوْ بَعْضِيْ
 وَهْ شَيْخِ مِيْنِ جَوِ سَالِكِ كُوْتَانِيْ نَهْنِ دِلِ مِيْنِ اِسْمِ الشَّرِّ كُوْ سُوْ لِيْ سَيِّ لِكْهُ اَهُوَ اَخِيَالِ كَرِيْكَ سَمْعَتِ سَيِّ
 اَلْوَالِدِ يَقُوْلُ اَمْرِيْ خَوْلَجَةُ هَا اِسْمُ الْبَحَارِيْ يَكْتُابُهُ اِسْمُ الدَّائِيْ وَاَنَا ابْنُ هَسْتِ سَيِّنِ فَاَكْتُوْ
 مِيْنَهَا وَخَذْ شَيْخًا مَعِيْ قَلْبِيْ اِنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِكْتُابَةِ كِتَابِ فَكُنْتُ اِسْمُ الدَّائِيْ عَلَيَّ اَنْوَاجِ مِيْنِ
 اَوْجَعِيْ اَوْ دَايِ وَهَا شَعْرُ اَوْرِ اَلْمَرشدِ سَيِّ مِيْنِ سَنَافِرِ مَسْتَقِيْمِ كَيْ جَسْكُوْ خَوَاجَه هَا شَمِ بَحَارِيْ اِسْمِ ذَاتِ كَيْ
 كَيْ كُوْ فَرَايَا اَوْرِ مِيْنِ دَسِ بَرَسِ كَا تَحْوَ تُوْمِيْنِ اِسْكِيْ لِكْهُنِيْ كِي كَثَرَتِ كِي اَوْرِ اِسْكِيْ تَحْرِيرِ مِيْنِ اِيْسِيْ دِلْمِيْنِ جَمَالِيْ يَهَا
 كِي اِيْكِ كِتَابِ كَيْ لِكْهُنِيْ مِيْنِ مَشْغُوْلِ تَحْوَ اِسْمِ ذَاتِ كُوْمِيْنِ تَقْدِيْرِ جَاوِ رُقُوْنِ كَيْ لِكْهُنِيْ اَوْرِ جَسْكُوْ كَيْ خَبَرِ نَهْنِيْ رُفِ
 مَوْلَانِيْ فَرَايَا كِي مَصْنُفِ قَدَسِ سَرُوْ سَنَا كِي كِتَابِ مَذْكُورِ لَاعِيْدِ الْحَكْمِ سَا كُوْنِيْ كَا حَاشِيَةِ تَحْوَ شَرْحِ
 عَقَايِدِ كَيْ حَاشِيَةِ خِيَالِيْ بِرْ وَصَمْعَتِ يَقُوْلُ اَوَايْتُ خَوْلَجَةَ خَوْدِ يَكْتُبُ يَكْتُابُهُ عَلَيَّ اَصَاغِيْرِ اَلْمَرشدِ شَيْخَا

فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ وَشَاوَهُ كَلِمَةً فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي بَدَائِلِهِ أَمْرِي وَصَارَتْ
 دَيْدَنًا لَا اسْتَطِيعُ الْإِفْلَاحَ عَنْهَا وَأَعْلَمُهُ أَوَّلُ الدَّمِ شَدَّ مِنْ سِنَانِ فَرَسَانِي تَحْتَهُ كَيْسٌ خَوَّاهُ
 خَرْدِيْنِي خَوَّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ كُوْدِيَهَا كِهْ اِسْ اِنْگُو تُو سِے اِسْ بِنِی چارون اَنگلیون پِر کُچھ لکھتے تھے اِسْی نشت اور بات
 کر لے اور سب کاموں میں تو میں نے اُسے بوجھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات کو ابتدا سے سلوک میں لکھا تھا
 اور اب مجھ کو اِسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم وَلِلنَّقِشِ بِنْدِیَّةِ
 کَلِمَاتٌ عَلَیْهَا بِنَاءٌ طَرَفَتِهِمْ بَعْضُهَا اِسَارَةُ اِلٰی هَذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰی شَرْطِ طَرَفَتِهَا
 تَاثِرٌ هَا فَكُنْ دُرُهَا اور شایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہیں جن پر اوں کے طریقہ کی بنا ہی
 بعضی اصطلاحات میں تو اوہیں اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی انکی تاثیر کی شرطوں پر تو ہمو
 اوں کا ذکر کرنا چاہئے اہوش دردم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوة در انجمن ۵ یاد کرد ۶ بازگشت
 نگہداشت ۸ یادداشت فَهَذِهِ الْاَثَرُ عَنْ خَوَاجَةِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْعَجْدِ وَالْحَقِّ وَبَعْدَ هَا
 ثَلَاثَةُ مَآثُورَةٍ عَنْ الْخَوَاجَةِ نَقِشْبَنْدِ وَقَوْفُ زَمَانِي وَقَوْفُ قَلْبِي وَقَوْفُ عَدَدِي
 (۱) اہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت (۷)
 نگہداشت (۸) یادداشت توحید آٹھ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی سے منقول ہیں اور انکے بعد تین
 اصطلاحیں خواجہ نقشبند رحمہ اللہ سے مروی ہیں او قوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی
 اماہوش دردم فَعْنَاهُ التَّقِطُ فِي كُلِّ نَفْسٍ فَلَا يَزَالُ مُتَقِطًا مُتَحِصًا عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ
 هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ هَذَا طَرِيقُ الشَّدِّ بِحُرُوفِ الدَّوَامِ اَلْحُضُورِ وَهَذَا الْمُبْتَدِیُّ فَاِذَا تَوَسَّطَ
 فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَحِصًا عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَاقَةٍ مِنَ الزَّمَانِ مِثْلَ اَنْ يَسَافِلَ بَعْدَ كُلِّ
 سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَيُهَافِئُ اَوْ لَا فَإِنْ دَخَلَتْ عَفْلُهُ اسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰی تَرْكِهَا
 فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتّٰی یَصِلَ اِلِی الدَّوَامِ وَلِيَمْنِي هَذَا الْاَخْبَرُ بِوَقُوفِ زَمَانِي وَاسْتِجَابَةِ
 خَوَاجَةِ نَقِشْبَنْدِ اِذَا رَأَى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلِی الْعِلْمِ اِلِی الْعِلْمِ فِي كُلِّ نَفْسٍ یُسَوِّشُ حَالَ السُّوْطَانِ
 الْاَلَا تَرٰی بِهٖ اَلَا یَسْتَخْرِقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلٰی اللّٰهِ یَحِثُّ لَایْ اِحْمَدُ عَلٰی هَذَا التَّوَجُّهِ تَوَهُُّشِ دردم کے
 سنی ہوشیار می ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار رہے جس سے اپنی ذات سے ہر سانس میں
 کہ وہ غافل ہے یاد کر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کر نیکو اور اس طرح کی ہوشیار می بتدریج کے

طریقت نقشبندیہ

ہوش دردم

واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہئے کہ ہوج کر تا
 رہے اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس
 ساعت میں غفلت آئی یا نہیں ہوا اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آمینہ کو اس کے چھوڑ نیکار
 ارادہ کرے اسی طرح مدام تقصیر کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ بھی سچہلی
 طریق کی ہوشیاری سمی بوقوف زمانی ہے اسکو خواہ نقشہ بند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انہوں
 معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو نشان
 کرتا ہے اس کے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہو سکی
 دانست ہی مزام حال نہوف اما نظر پر قدم فغانا اَنَ السَّالِكُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنَ لَا يَنْظُرَ فِي
 حَالِ مَشْيِهِ اَلَا اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قَعْوِهِ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظَرَ اِلَى التُّخَوُّشِ مُخْتَلِفٌ
 وَلَا لَوَانِ الْعَجَبَةُ يَفْسِدُ عَلَيْهِ حَالُهُ وَتَمْنَعُهُ رَمَاهُ وَسَبِيلُهُ وَفِي حُضْمِهِ اَلِاسْتِمَاعُ اِلَى اصْوَاتِ
 النَّاسِ وَاحَادٍ يَتِمُّ سَمْعُ سَيِّدِي الْوَالِدِ يَقُولُ هَذَا اِلَى النَّسْبَةِ اِلَى الْمَسْتَدِي اَمَّا النَّظَرُ فَيَجِبُ
 عَلَيْهِ اَنَ يَسَاقَلَ فِي حَالِهِ عَلَى قَدَمِ اَيِّ نَبِيٍّ هُوَ اَوْ مِنْ اَوَّلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ تَحَلٍّ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَهُ اَلْجَامِعِيَّةُ النَّاقَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى
 هَذَا الْقِيَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَشْرُوعَهُ فَلَمْ يَكُنْ اَحْوَالُهُ وَاَوَاقِعُهُ مُنَاسِبَةً لِوَاقِعَاتِ مَشْرُوعِهِ وَاللَّهُ
 اعْلَمُ اور نظر پر قدم کی توہمہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلے پہلے کے وقت کسی چیز پر
 نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنی آگے اسواسطے
 کہ تفتوش مختلفہ کا دیکھنا اور توجہ انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اس سے
 روکتا ہے جسکی وہ طلب میں ہے اور در حکم نظر ہے لوگوں کی آوازوں اور اونکی باتوں کی طرف کان
 لگانا اپنے والدہ شد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ سے نظر کو نیچے پرکھنا یہ نسبت مبتدی کی ہے
 اور متقی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے جمال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعض
 اور یاسید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم پر ہوتے ہیں اور اونکو پوری جامعیت کمالات کے
 حاصل ہوتے ہی اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے و علی ہذا القیاس پر جب متقی اپنے
 پیشوا کو پہچان لے تو چاہئے کہ اسکی حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب

حق تعالیٰ کے قول میں کہ مردائے دو لوگ ہیں جنکو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتے
مترجم کہتا ہے دل بیاوردست بکار کو یا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ لباس فقر نشان مند ہونا اور
ہمیشہ مشغول بذکر خدا رہنا اس طرح ہر کہ کوگون پر مخنی نہ ہے اکثر اس میں دکھائے اور سنائے کا مظنہ ہے تو بہتر
یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور احتیاط فی الطاعات کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رایتی نے بھی مضمون فارسی کی بیت میں ادا کیا ہے اندر سے آشنا
اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی بیاری خیال کرتے ہیں جہاں میں ف و اما یاد کرد فمعنا ذکر اللہ
تعالیٰ اما باللفظی و بالثبات اویا بالثبات الجہد کما مر تفصیلہ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے
یا منفی اور ثبات یا ثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف و اما یاد داشت فمعنا ذکر اللہ
بعد کل طائفہ من الذکر ثلث مراتب او خمس مراتب اخی المساجات فیدعو اللہ عز و
جل یجامع ہمتہ یاد پ انت مقصودی ترک الدنیا والاخرۃ لک اتمیم علی نعمتک و لدفعی
و صلوک الثام سمیعت سید الوالد قدس سرہ یقول ہذا شرط عظیم فی الذکر فلا
یتسبیح ان یعقل السالک عنہ فاما لکم تجد ما وجدنا الا بمرکت ہذا اور باز گشت یعنی رجوع
کرنا اور پھر نا اس عبارت ہے کہ قدرے ذکر کر کے بعد میں بار بار یا پنج بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سویوں دعا کرے اللہ عز و جل سے بحضور دل کہ اسے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا
اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھ پر اور اور وصال اپنا مجھ کو نصیب فرما و الدمر شد
قدس سرہ میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اس کے برکت سے یاف و اما گناہ داشت فہو عبارت تھمت
طرد الخطرات و احادیث النفس قینی ان یتکون السالک متقیًا فلا یدک خطرۃ یخطر
فی قلبہ قال خواجہ نقشبند قینی ان یصدھا السالک فی اول ما ینظر لہا اذا ظہرت
ما لمت الیہا النفس و اوتھا فیمسرر ذالھا فہذا طریق تحصیل ماکو خلکو لوجہ اللہ عن
خطور الخطرات و احادیث النفس اور گناہ داشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کی
ہٹنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ میدان اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے
دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ

مترجم کہتا ہے کہ سالک کو لائق ہے کہ میدان اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ

مترجم کہتا ہے کہ سالک کو لائق ہے کہ میدان اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ

وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ الْمُبَازَلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنْتَدِكُ عَلَى عَوْجِجٍ مِنْهَا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات
 ہیں ہمت باندہا کسی مراد پر تو اس مدعا کا ہمت کے موافق ہونا اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض
 سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظّم
 ہو جائیں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تا انہیں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جائیں اہل اللہ
 کی نسبت پرزندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جو ان کے سینوں میں غجان کر رہے
 اوپر مطلع ہوں اور وقایع آئندہ کا کشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے
 ان کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھ کو اسے کتاب کے دیکھنے والے انہیں سے بعض -
 تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونہ کے اَمَّا هَذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كِبَرِ أَكْثَرِهِمْ أَصْحَابِ الْمَنَافِعِ فِي اللَّهِ
 وَالْبَقَاءِ بِهِ فَلَمَّا شَاءَ عَظِيمٌ وَأَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّائِيْنُ فِي الطَّالِبِ أَنْ يَتَوَجَّهَ الشَّيْخُ
 إِلَى نَفْسِهِ الْمَاطِقَةِ وَيَصَادَ مَهَا بِالْمَلَكَةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَعْرِفُ فِي نَسَبِهِ بِالْحَجِيَّةِ وَهَذَا
 بَعْدَ أَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِلنَّسَبِ مِنْ نَسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِيَةً فِيهَا
 فَتَسْقِلُ نَسَبَهُ إِلَى الطَّالِبِ عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَوَبُّ بِهَذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرُ وَالضَّرْبُ
 عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ يَحْكُمُونَ صُورَةً وَيَتَوَجَّهُونَ إِلَيْهَا اور اس قسم کے
 تصرفات کا میں نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں تو انکی اور ہی شان
 عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے
 نفس ماطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں
 جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اس کے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان -
 بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا او سکول ملکہ راستہ ہو کہ ہر دم اس کے قابو میں ہو
 پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعض
 نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب
 کہ طالب غائب ہو تو اسکی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اس کے طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی
 غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صورت کو خیال کر کے اَمَّا هَذِهِ فَعِبَانَةٌ عَنْ أَجْمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاكَلَا الْعَزْمُ
 بِصُورَةِ الْقَلْبِ وَالطَّلِبُ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الرَّادِّ كَطَلِبِ الْمَاءِ لِلْعَطَشَانِ

طریقہ تاثیر طالب توجہ وادان

الْثَّالِثَةِ وَتَحْتَلُّ مُصَادِمَهَا وَفِيهَا لِقَائُهَا ثُمَّ يَجْمَعُ لِقَائَهُ عَلَى ذَلِكَ وَيَبْرُؤُ بِنَفْسِهِ زَمَانًا
بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى حَيْثُ الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى أَوْ السَّافِلِ وَتَحْتَلُّ لِقَائَهُمْ فَأَمَّا عَنْ قَرِيبٍ يَنْدَفِعُ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ أَوْ بِلَا نَزَلٍ كِي فَخْ كَرِيكَ بِهَ طَرِيقَهُ كَمَا اسْ بِلَا كَوَا سَكِي صَوْرَتِ مِثَالِي كَيْ سَا تَه
خِيَالِ كَرِي أَوْ اسْ كِي مَصَادِمَتِ أَوْ دَفْعِ كَرِيكَ لِقَائِهِ تَامِ خِيَالِ كَرِي بِهَ اِبْنِي بِهَمَّتِ كَوَا سِمْ جَمْعِ
كَرِي أَوْ اِبْنِي رُوحِ كَوَا سَاعَتِ بَسَاعَتِ مَلَاءِ اَعْلَى يَابِلَا اسَافِلِ كَيْ مَكَانِ كِي طَرَفِ بَلَدِ كَرِي أَوْ
اَوْ هَمِنْ كِي طَرَفِ كَيْسُو هُوَا وَ كَرِي تَوْ خَفَرِيبِ وَهَ دَفْعِ هُوَا وَ كِي وَالشَّرْ اَعْلَمُ وَ شَرْ طُ هُنْ يَ الشَّرْ فَا تِ
وَ مَا يَجْمَعُ فِي جَمْعِهَا اِلْتِصَالِ نَفْسِ الْمُؤْتَرِّ بِنَفْسِ الْمُؤْتَرِّ فِيهِ وَالْاِلْتِمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَالُ إِلَيْهَا وَاصْطِبَابُ
التَّجْمِيدِ مِنْ غَوَا شَيْ الْبَدَنِ يَغْرِ فُتُونُ هَذَا اِلْتِصَالِ وَيَقْدِرُونَ عَلَى تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ اَعْلَمُ
وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنَ اِلْتِمَامِ هُوَا الَّذِي كَانَ يُجَنِّدُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قَدِيسٌ سِرًّا
اَوْ بِهَ لَقَرَاتِ كِي شَرْطِ اَوْ جَوَا كَيْ قَائِمِ مَقَامِ مِيْنِ مَقْصُلِ كَرِي هَ اَثَرِ دِي وَ اَلِي كَيْ نَفْسِ كَوَا اَوْ كَيْ
نَفْسِ سَ جَمِيْنِ تَاثِيْرُ كَرِي مَنْظُورِ هَ اَوْ رُلَادِ نِيَا اَوْ كَيْ سَا تَه اَوْ اسْ تَكِ بِهِنْجَا دِيَا اَوْ جَوَا كِي كَرِي
بَدَنِ كَيْ جَوَا بُونِ سَ يَا كِ هُوَا كَيْ هَمِنْ وَهَ اسْ اِلْتِصَالِ كَوَا بِهِنْجَا تَهْ هَمِنْ اَوْ اَوْ كَيْ حَاصِلِ كَرِي بِهَ
قَاوِرِ مِيْنِ وَالشَّرْ اَعْلَمُ اَوْ بِهَمْ جَوَا شَغَالِ بِهَمْ مَذْكُورِ كَرِي وَهَ مِيْنِ جَنْكُو هَا رِي وَ الدَّمِ شَدِيدِ كَرِي تَهْ
وَلِلَّيْخِ اَحْمَدُ اَلِي هَمْ نَدِي اَشْغَالِ اُخْرَى فَلَسْنَا كَرِي هَا بِاَلْاِنْجَالِ اَعْلَمُ اَنَّ اللَّهَ هَا اَلِي خَلْقِ فِي الْاِنْسَانِ
سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُشْرَفَةٌ بِحَبَابِهَا كَمَا هُوَا ظَاهِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ وَاتِّبَاعِهِ اَوْ جِهَاتُ وَاجِبَاتُ
لِلنَّفْسِ السَّاطِفَةِ فِيْ تَهْمِيْ بِاِعْتِبَارِ قَلْبَا وَ بِاِعْتِبَارِ اُخْرُوْ حَا اَلِي غَيْرِ ذَالِكَ وَهُوَ الَّذِي
اِخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ وَصَوْرَتِيْ هُوَا قَرَسَمَ دَاثِرًا وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ تَهْمَ دَاثِرًا
اُخْرَى فِيْ هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوحُ اِلَى اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ
هِيَ اَنَا وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيُسْتَدْلُ عَلَى ذَالِكَ بِاِتِّخَاذِ سِتِّ الدَّائِرَةِ عَلَى
اَلْسَنَةِ الصُّورِيَّةِ اِنَّ فِيْ جَسَدِ ابْنِ اَدَمَ قَلْبًا فِي الْقَلْبِ رُوحًا اِلَى اُخْرَى وَلَمْ اَحْظَظْ
لَفْظَةً اَوْ شَيْخِ اَحْمَدُ مَجْدُ دَاثِرِ ثَانِي كِي طَرِيقَهُ مِيْنِ اَوْ اَشْغَالِ مِيْنِ تَوْ جَا هَ كَرِي هَمْ اَوْ كَوَا مَجْلُ ذَكَرِ كَرِي

بِهَمْ
بِهَمْ
بِهَمْ

بِهَمْ
بِهَمْ
بِهَمْ

جہاد اور اعتبارات ہیں نفس ناطقہ کی تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمیٰ بقلب ہے اور
 دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے علیٰ ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے
 والد مرشد کا مختار اور محکوم اور ان لطائف کی صورت بناوے تو اول ایک اسرار مسمیٰ کنڈل بنا یا +
 اور کھا کہ یہہ دل ہے پیراوس دایرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا مجھ روح ہے یہاں تک
 کہ چٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہہ میں ہوں مسمیٰ حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی میں انا تعبیر کرتا ہوں
 اور فارسی میں من اور ہندی میں مین بولتا ہے اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ
 بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صفیون
 کی زبان پر دائر اور شہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ
 اور جو اس حدیث کا الفاظ محفوظ نہیں ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث نزدیک کچھ اصل ثابت نہیں
 وَ بِالْحِجَلَةِ قَعْرُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّهْرَدِيَّ أَنَّ كُلَّ لَطِيفَةٍ مِنْ ذَلِكَ لِلطَّائِفِ لَهُ أَرْبَاطٌ بِحُضُومِ الْجَسَدِ
 فَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِأَصْبُعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ
 فَوْقَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَا كَلَّا إِلَى وَسْطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الشَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَا كَلَّا إِلَى الْوَسْطِ
 وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مِنْ هَذِهِ
 الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ بَعْضِيَّةٌ وَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمَا فِطْرَةً ذَلِكَ الْحَرَكَةُ وَتَحْيَلُهَا ذِكْرُ اسْمِهَا إِنَّهُ لَمْ يَأْمُرْ بِالشَّيْءِ
 الْإِبْرَاقِ مَا دَلَّ الْفَرْقَةَ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا لِلْفَرْقَةِ أَنَّ اللَّهَ عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ صَبِيحٌ شَيْخٌ أَحْمَدُ سَهْرَدِيٌّ عَرَضَ بِهِ أَنَّ لَطَائِفَ مِنْ هَذِهِ لَطَائِفُ كَوْنِهَا بِرَبِّهَا بَعْضُ الْأَعْضَاءِ
 تَوَلَّى كَالْعَيْنِ بَالِيْنِ جِهَاتِي كَيْفَ دَوَائِلُ يَرْسِبُ فِي رُوحِ كَارِ تَبَاطُؤِهَا بَيْنَ جِهَاتِي كَيْفَ يَنْجِي بِمَقَابِلِهِ
 دِلِّ هُوَ أَوْ رَسْمُ كَالْعَيْنِ دَائِلِ جِهَاتِي كَيْفَ أَوْ رُوحُ وَسْطِ سِينَةِ كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي
 حَفِي بَالِيْنِ جِهَاتِي كَيْفَ أَوْ رُوحُ وَسْطِ سِينَةِ كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي
 سِرُّ وَسْطِ مِمْ بَالِيْنِ جِهَاتِي كَيْفَ أَوْ رُوحُ وَسْطِ سِينَةِ كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي كَيْفَ جِهَاتِي
 مَذْكُورِهِ سَبَبُ نَفْسِ كَيْفَ مَانِدِ حَرَكَتِهِ سَبَبُ تَوَشُّعِ مَدْرَجِ اس حَرَكَتِ كَيْفَ مَحَافِظَتِ كَارِ اس حَرَكَتِ كَوْنِ
 ذَاتِ خِيَالِ كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ بَيْنَ بِلَافِيْهِ أَوْ ثَبَاتِ كَامَرِ كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ بَيْنَ لَفْظِ مَبْلَاسَاتِهِ هُوَ بِجَمِيعِ لَطَائِفِ مَذْكُورِهِ
 يَرِ أَوْ رَا لَ اللَّهِ كَيْفَ لَفْظِ كَوْنِ دِلِّ يَرْسِبُ لَمَّا كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ كَرَنِيَا مَرْمُوزَاتِهِ

کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیف کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زریں ہے
 اور روح کا نور سبز ہے اور سر کا نور سفید ہے اور غنی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سرخ اور
 سر کا مقام قلب اور اخفی باہر ہے اور اخفی سب لطایف میں الطف اور احسن ہے اور
 روح الطف ہے قلب سے مشایخ مجر دیہ میں معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے
 ذکر کو ہر لطیف میں لطایف مذکورہ سے القاکر کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے
 اور اس کے ساتھ اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیف میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیف کے
 ذکر قوی ہونے کے بعد غنی اور ثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کے زبان سے زیر ناف سحر کلمہ کا کو دریاغ تک
 پہنچا دے اور کلمہ اللہ کو داہنی مونڈ ہے پر پاکستان رست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطایف خمسہ پر
 بہر تہا دل پر ضرب کرے **فصل مزجہ الطرق کلہا الی تحصیل ہیئۃ نفسانیۃ تتلی عندہم**
بالنسبۃ لاکلہا انتساب وارتباط باللہ عز وجل وبالله صلیۃ بالنسب
 مزج مشایخ کے طریقوں کا ہیئت نفسانی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت بہین اس واسطے کہ
 نسبت الشعر و جل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور اون کے نزدیک یہ سبب کینہ
 اور نور ہے۔ **و حقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملاکۃ أو الطابع**
الی الخیر و التی اور نسبت حقیقت اور ماہیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول کر گئی از قسم تشبیہ و تشکک
 یا جہاننا عالم جبروت کا و تفصیلہ ان العبد اذا دام علی الطاعات والطہارۃ والادکار
 حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ ومملکۃ واسیۃ لہذا التوجہ فہذا ان حسن النسبۃ
 تحت کل مہمنا النوع کثیرہ اور تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ عبد نے جب طاعات
 اور طہارات اور ازکا ریہ و اومت کی تو اس کو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا
 قیام نفس ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا نکرہ اس طرح پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے
 تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملک توجہ سے قلیل جبروت مقصود تو نسبت کی یہ دو نوع ہیں ہر جنس کے
 نیچے انواع کثیرہ داخل ہیں **فیمما نسبة المحبة والعشق فتكون المحبة صفة ساریۃ فی القلب**
سومخدا انواع مذکورہ کی محبت و عشق کی نسبت تو اس میں محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے
 قلب کے اندر **ومما نسبة کسر النفس والشری عن خطو ظہا وکان سید الوالد ولیمہا**

نِسْبَةُ أَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور نیراری لذت کی نسبت ہے اور
والدہ شد اس نسبت اہل بیت کی کہتے تھے۔ وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُسَاهِدَةِ وَهِيَ مَلَكَهٌ التَّوَقُّفُ إِلَى الْحُجَّةِ
الْبَيْتِ وَالْجَمَلَةِ فَلَمْ يَحْضُرْ مَعَ اللَّهِ الْوَلَدُ بِحَسَبِ قُرْآنٍ مَعْنَى مِنَ الْحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ النَّفْسِ وَغَيْرِهَا
بِالْمَاءِ أَشْبَثَ وَالنَّفْسُ تَقُومُ بِهَا مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ مِنْ هَذِهِ الْوَلَدِ وَتُسَمَّى ذَلِكَ الْمَلَكَهٌ نِسْبَةً وَالنَّسَبُ
كَثِيرٌ جِدًّا أَوْ سَاحِبُ السَّرِيدِ لِشُكْلِ نِسْبَةٍ عَلَى جِدِّهَا وَالْغُرُضُ مِنَ الْأَشْتِعَالِ تَحْصِيلُ نِسْبَةٍ
وَالْمُؤَاطَبَةُ عَلَيْهِمْ أَوْ الْأَسْتِغْرَاقُ فِيهَا حَتَّى تَكُونُ سَبَبُ النَّفْسِ مِنْهَا مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ
اور منجملہ اوسکے مشابہہ کی نسبت ہے وہ عبارت ہے بلکہ توجہ سے مجرد سبط کی طرف یعنی ذات
مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسکی نام نسبت مشابہہ ہے حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مسمی اللہ
رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا او کی غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی
میں اس رنگ مخصوص کا ملکہ اسے یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے، اوستین
نہایت کثرت ہیں اور صاحب انسر اہم نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشتغال قادر یہ اور حشریہ اور نقشبندیہ
وغیرہ سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور موطبت کرنا اور اوسمیں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس موطبت
اور شوق دائمی سے ملکہ اسے پیدا کرے۔ ف حاشیہ نہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف اول طریق کا مال کا بیان
کیا کہ نسبت پہر او کو دو قسم تقسیم کیا پہر قطع الی الجہوت کی چند اصناف شمار کئے پہر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ یا اسو کو تال
کرنا کہ توراہ یاب ہو۔ وَلَا تَطْنَنَّ أَنْ النَّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِهَذَا الْأَشْغَالِ بَلْ هَذَا مِنْ طَرِيقٍ تَحْصِيلِهَا مِنْ
غَيْرِ حَقِّقِ فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي أَنَّ الصَّبَابَةَ وَالنَّاعِيَيْنِ كَانُوا يَحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطَرِيقِ
أُخْرَى فِيهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فِي الْخُلُوعِ مَعَ الْحَافِظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ الْخُضُوعِ
وَالْحُضُورِ وَمِنْهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَازِمِ اللَّذَاتِ وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلطَّاعِينَ لَهُ مِنْ
الثَّوَابِ وَالْعَاصِيِينَ لَهُ مِنْ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ إِفْهَامُكَ لِكُلِّ اللَّذَاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْإِفْهَامُ عَنْهَا
وَمِنْهَا الْمُؤَاطَبَةُ عَلَى قِلَادَةِ الْكِتَابِ وَالْمَدَبِ فِيهِ وَاسْتِيعَاذِ كُلِّ لَمِ الْوَعْدِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ مِنَ
الرِّقَاقِ وَالْجَمَلَةِ فَكَانُوا يُؤَاطَبُونَ عَلَى هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَهٌ وَاسْخَةٌ وَ
هَيْئَةٌ فَنَسَانِيَةٌ فَيَحْفَظُونَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعَمْرِ وَهَذَا الْحَقُّ هُوَ التَّوَارُثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقٍ مَشَاجِيحَنَا لِشُكْلِ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اخْتَلَفَ الْأَلْوَانُ وَاعْتَلَفَ طَرِيقُ تَحْصِيلِهَا

اور یہ گمان نیکو نسبت مذکور نہیں حاصل ہوتی مگر انہیں اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہیں اور انہیں میں کچھ انحصار نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور طریق سے حاصل کرتے تھے سو بخدا اوسے طریق تحصیل کی موافقت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت میں بشرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی ڈھانی دالی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کی واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس موافقت اور یاد کے سبب لذات حسیہ انکسار اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے موافقت تھی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معافی غور کرنے پر اور نصیحت کو غیوالی کی بات سُننے پر اور اون احادیث کے تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیا کو نہ بکثرت کنیز موافقت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا بلکہ راسخہ اور پختہ نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں اور یہی مقصود توارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اسمیں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحصیل نسبت کی طریقے رنگ برنگ ہیں مگر مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل سنا میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسان یہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماجت کی اختلاط کے ساتھ تو اوسکے کلام کا محمل اصلی اور اوسکے خاص اور عام مطمح اولیٰ یہی ہے تو تجو لایق ہے کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا کیجیو چنانچہ اوسکے قصص اور حکایات اسیکے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں جکڑے ہوئے اور اوسکا سلسلہ عالم ارواح میں خفراۃ تقدس کے ساتھ نہج عجیب و رسیخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اوسکا قول ارواح کی باطن در باطن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم النظر سے شبہات ناقصین کو جوڑے اور کہا ہر دیا بعضے نادان کہتے ہیں کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص صحابہ اور تابعین کے زمانے میں نہ تھی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے

نسبت صحابہ اور تابعین
نسبت طہارت
نسبت سکینہ
نسبت عدالت
نسبت تقویٰ
نسبت سماجت
نسبت اختلاط
نسبت کلام
نسبت احوال
نسبت اقوال
نسبت قصص
نسبت حکایات
نسبت شاہد
نسبت دامن
نسبت جکڑے
نسبت سلسلہ
نسبت عالم
نسبت ارواح
نسبت خفراۃ
نسبت تقدس
نسبت نہج
نسبت عجیب
نسبت رسیخ
نسبت غریب
نسبت متصل
نسبت مشاہدہ
نسبت کلام
نسبت دلپذیر
نسبت تحقیق
نسبت عظیم
نسبت النظر
نسبت شبہات
نسبت ناقصین
نسبت کو جوڑے
نسبت اور کہا
نسبت ہر دیا
نسبت بعضے
نسبت نادان
نسبت کہتے
نسبت ہیں
نسبت کہ
نسبت قادریہ
نسبت اور چشتیہ
نسبت اور نقشبندیہ
نسبت کے
نسبت اشغال
نسبت مخصوص
نسبت صحابہ
نسبت اور تابعین
نسبت کے
نسبت زمانے
نسبت میں
نسبت نہ تھی
نسبت تو بدعت
نسبت سیئہ
نسبت ہوئی
نسبت خلاصہ
نسبت جواب
نسبت یہ ہے
نسبت کہ
نسبت جس
نسبت امر کے

واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہہ اشغال مقرر کئے ہیں وہ امر زمان رسالت سے
 اتنا برابر چلا آیا ہے گو طرق اور سبکی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین نہیں
 کی مانند ہوئی مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول پٹرائی اور اولیائے
 طریقت کی باطن شریعت کی تحصیل کی جب کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرماتے تو یہاں
 بدعت کبھی کا گمان سراسر غلط ہے ان یہہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور
 رسالت کی تحصیل نسبت میں البتہ اشغال کی حاجت تھی بخلاف متاخرین کہ ان کو بسبب بعد زمان رسالت کے
 البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت تھی اور صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت
 کی حاجت تھی اور اہل عجم اور بافضل کے عرب اور سبک محتاج ہیں واللہ اعلم۔ سَمِعْتُ سَيِّدَ الْوَالِدِ فِي
 سِرِّهِ يَذْكُرُ وَاقِعَةً لَهُ طَوِيلَةً رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ
 سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ سَبْتِي هَلْ هِيَ الْفِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِأَلَّا يَتَعَرَّفَ فِيهَا وَقَاضَى كُلَّ جَدٍّ أَحْمَرًا قَالَ هِيَ بِلَا فَرْقٍ
 والد مرشد قدس سرہ میں نے سنا کہ اپنی طویل جواب کو ذکر کرتے تھے جمیع سنین اور سید الاولیاء
 علی مرتضیٰ علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو چھاپنی نسبت کہ آیا یہ وہی نسبت
 جو تم کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت میں استغراق کرینا اور خوب
 نامل کیا یہ فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق تم صاحب المداومۃ علی السکینۃ احوال رفیعہ
 ثنویہ و کرمۃ فلیخففہا السَّالِکُ وَلِيَعْلَمَ أَنَّهُمَا كَمَا تَقْبُولُ الطَّاعَاتِ وَتَقَاتِرُهَا فِي صَمِيمِ
 النَّفْسِ وَسُوءِ إِدَاءِ الْقَلْبِ بِمَعْلُومٍ كَرَانَا جَابِئِ نَسَبٍ بِرِوَايَتِ كَرَانَوَالِی كَالْحَالِ رَفِيعُ الشَّيْءِ
 نسبت نبوت ہوتی ہیں گاہے کوئی اور کہی تو سالکوں ان حالات رفیعہ کو غنیمت جانی اور معلوم کرے
 کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کی علامات ہیں
 وَمِنْهَا بَشَائِرُ طَاعَةِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ عَلَى الْجَمِيعِ مَا سِوَاهُ وَالْغَيْرُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَا لَكَ فِي الْمَوْطَأِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّي فِي حَائِطٍ فَطَارَ دُجُبِيٌّ فَطَفِقَ يَرُدُّهُ
 وَيَلْقُسُ حُرْجَةً فَاعْجَبَهُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَتَّبِعُهُ لِمَنْ سَاعَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى صَلَواتِهِ فَإِذَا هُوَ لَا يَدْرِي
 ثُمَّ صَلَّى فَقَالَ قَدْ أَصَابَنِي فِي مَالِي هَذِهِ أَقْنَةُ فَجَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہے ہوئے تو اتنا رونی کہ ڈارہی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب مسجد
 کی ناز پر پہنچتے تو سیدہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیکھ مسی کے جوش کو سننے کی طرح
 مولانا فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دفعہ میں داخل ہو گا وہ روجو روبا اللہ کی خوف سے یہاں تک کہ دودھ تہن میں بہ جاوے
 اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مر کثیر لکھا تھی انہیں نہ ہمتی تھیں انہوں نے جبکہ قرآن پڑھتے تھے اور جبین مطہر تھا کہ جب
 یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی اُن خَلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمْ اَلْحَقُّ تَوَكَّلْ اَمِيرًا قَلْبًا دُرُگیا خوف سے۔
 وَمِمَّا الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ اَحْفَظَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّوْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةِ
 جُرْعَةٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُرْعَةً مِنَ السُّبُوءَةِ وَلَئِنْ قَالَ لَنْ يَنْتَحِي اَحَدِي مِنَ السُّبُوءَةِ اَكْثَرَ
 لِلْبَشَرَاتِ فَقَالُوا وَمَا الْمَشْرَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ بَرِيهَا الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ وَارْتَوَى لَكَ
 جُرْعَةٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُرْعَةً مِنَ السُّبُوءَةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى اَلْهَمَّ الْبَشَرِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 اور عجیب حالات فرمیں بھی خواب میں حدیث روایت صحیح کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکو خواب نیکو دینی بات کی
 جیسا لیس حصول میں ہے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہ گیا میری بعد نبوت سے مگر مشرت صحابہ کہا اور مشرت کیا
 یا رسول اللہ فرمایا نیکو خواب جسکو نیکو دیکھو یا اسکے واسطے اور اس نیکو دیکھو خواب نیکو دینی بات کی جیسا لیس حصول میں ہے ایک حصہ ہے اور
 اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اولاک واسطے مشرت ہر زندگانی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے نیز وہی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ مشرت
 دنیاوی سمجھا خواب مراد ہے مولانا فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کی خواب کی تفسیر فرمایا کرتے تھے تاہم بعد نماز صبح
 کے جلوس فرما اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کس نے خواب کیا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اسکی تفسیر فرماتے تھے۔ اَلْمَوْلَا
 بِالرُّوْيَا الصَّالِحَةِ رُوْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُوْيَا اُحَدٍ وَالنَّبَلِ اَوْ رُوْيَا الصَّالِحِينَ وَ
 الْأَنْبِيَاءِ اَوْ رُوْيَا الشَّاهِدِ الْمُتَّبِعِ كَيْفَ كَتَبَ اللَّهُ الْحَرَامَ وَمَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَطَبِيعَ
 الْقُدْسِ ثُمَّ رُوْيَا لَوْ قَائِمِ الْآيَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَمَقَامُ كَارِئِ الْوَاظِنَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُوْيَا الْأَنْوَارِ وَ
 الطَّبَائِبِ كَسَرِّبِ اللَّبَنِ وَالْحَسَلِ وَالشَّمَنِ كَمَا هُوَ مَنْ كَوْرُو فِي كِتَابِ الرُّوْيَا مِنَ الْأَصُولِ وَرُوْيَا
 الْمَلَكَةِ فَخِي الْخَدَائِثِ أَنْ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَظَهَرَتْ ظِلَّةٌ فِيهَا أَهْمَالُ الصَّالِحِينَ الْآخِرِ الْقَصْدُ
 اور روایا صحیح سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت خواب میں یا دیکھنا جنت اور نار کا دیکھنا صالحین اور فاسقین علیہم
 کا اسکے بعد کائنات میں کہ خواب میں دیکھنا جنت یا دیکھنا نار یا دیکھنا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ
 و قاع آئندہ کی دیکھنے کا طریق روایت کی واقعہ ہوں یا قیام گذشتہ کا دیکھنا اہمیت اہمیت انوار و طبایع دیکھنا جیسے دودھ

اور شہداء اور گہی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایین مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا جانگنی کی حالت
 میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک تو ایک سائبان ظاہر ہوا جمین چرخ می تھی تا آخر قصہ ف
 قصہ مذکورہ مجملہ صحیحین کی روایت سے یوں کہ اسید بن حنفیہ کہ وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف جھین
 چراغان کی مانند روشنی تھی اتنا ترس گیا کہ اوجھا گھوڑا پڑ گئے لگا اودھنوں نیم قصہ آنحضرت علیہ السلام سے کیا
 فرمایا کہ مجھ کو معلوم کہ وہ کیا تھا اودھنوں کہا نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیری قرآن کی آواز کے قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھ
 جاتا تو صبح کی وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی ہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے
 اسوا سے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اوس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اسوا سے کہ شیطان میرے صورت نہیں
 پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا ہے دودھ اور شہد کی مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد اور ترمذی نے
 عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا
 تو خدیجۃ الکبریٰ نے کہا کہ اوس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کی
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اوس کو خواب میں دیکھا اوس پر سفید پوشاک تھی اگر وہ دور نبی
 ہوتا تو اوس پر لباس سفید ہوتا۔ وَفِيهَا الْفَرَسُ أَسَدُ الصَّادِقَةِ وَالْخَاطِلُ الْمَطَابِقُ الْوَقَائِدُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ
 فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِمُؤْمَرِ اللَّهِ أَوْ مِنْجَلِ حَالَاتٍ رَفِيعَةٍ صَادِقَةٍ هِيَ أَوْ رُوحُهُ خَاطِلٌ مَطَابِقٌ هِيَ وَارْتَعَى
 سَوَابِقَهُ حَدِيثٌ مِنْ آيَا هِيَ كَمَا مَوْنٌ كِي فِرَاسَتٍ سَعْدُ وَرُوحُهُ بَوَاسِطُ نَوَافِلِ لِي نَظَرُ كَرْتَا هِيَ
 مترجم کہتا ہے فرست صادق سے ٹھیک اگل مراد ہے۔ وَفِيهَا الْإِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُورُ مَا يُطْلَبُ إِنَّ
 اللَّهُ تَعَالَى بِجَهْدِ هَيْئَتِهِ وَإِلَيْهِ الْإِشَارَةُ فِي الْحَدِيثِ رَبِّ اعْبُدْ وَأَشْعَتْ ذِي طَيْرٍ بِأَيُّوبَ عَلَيْهِ
 أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَنْفَكُ وَبِأَجْمَلَةٍ فَمِنْهُ الْوَقَائِدُ وَأَمَّا هَا هَالَهُ عَلَى صِحَّةِ إِيمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُولِ
 طَاعَتِهِ وَسِرَايَةِ التَّوَرُّقِ فِي صَنِيعِ قَلْبِهِ فَلْيَحْتَسِبْهَا أَوْ مِنْجَلِ حَالَاتٍ رَفِيعَةٍ دَعَا كَا
 قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اور کجا کجا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسکی طرف
 اشارہ حدیث میں ہے کہ بعضا شخص غبار کو وہ پریشان ہو پڑا نے پہلے کپڑوں والا جسکو کوئی
 خیال میں نہیں لانا اگر وہ تم کہا بیٹھے اللہ کے بھر و سے پر تو حق تعالیٰ اوسکی قسم کو سچا کر دے
 یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام جیسے ہے

کہ ایسی حالات رفیعہ جو مذکور ہوئی اور مانند اون کے اور حالات بلند دلات کرتے ہیں مرد کی صحت ایمان پر اور اسکے طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اور اسکے قلب کے باطن میں توسلک اور کو ضمیمت جائزہ بعد حصول التسلط عرفی و غیر عرفی و ہوا الفناء فی اللہ و البقاء بولہ و الحق عندی انہ لیس متوار و فاعن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم یواسطہ الشایع بالسند المتصل بل ہو موہبہ بمن اللہ تعالیٰ یہاں کہ من شاء من عبادہ من غیر توارث و ہاں کہ ہذا لہذا المعنی ما روئی ان خواجہ نقشبند سئل عن سلسلہ شیوخہ فقال کم کصل احدکم اللہ بالسلسلہ بل وصلک الی جنہ فاولصلک الی اللہ قویۃ لما ورحمۃ بہ من جد باب اللہ توارثی کمال الثقلین ہذا امع ان سلسلہ شیوخہ معلومہ و معروفہ فمن شاء هذا العرق فلیتبعہ سائر کتبنا و اللہ الہادی بہر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ متناہج سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ یہ تو خدا کی داد ہر جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اون کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلہ کی واسطے سے نہیں پہنچا بلکہ مجھ کو تو کشش ربانی پہنچ گئی سو اس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مردی کی کہ جذبات ربانی سے ایک کشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد رکھنا با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشد و نجا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہ یہ ہونے کی نہ کہ کسی ہو نیکی تو ہمارے اور کتاہون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جاشانہ رہنما ہے **فصل فی شیخ**

مِنْ فَوَائِدِ سَيِّدِ الْوَالِدِ فِي شَيْءٍ **فصل** میں والد مرشد قدس سرہ کے بعض فوائد مذکور ہیں یعنی حضرت صنف کے خاندانی اعمال تجربہ کا اسمین ذکر ہے اوصافی سیدی الْوَالِدِ قَدِ
سَرَّ بِمَوَاطِنَ يَامَعْنَى كُلِّ يَوْمٍ مَائَةً وَآلَفَ مَرَّةٍ وَسُورَةُ الْمَزْمَلِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَاَحَدًا عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا اِنْ مُجَرَّبًا اِنْ لَغْنِي الْقَلْبِي وَالْظَّاهِرِي كَلِمَتِهِمَا وَاللَّهِمَّ
قَدَسِ سِرِّهِ بِمَوَاطِنَ يَامَعْنَى كُلِّ يَوْمٍ مَائَةً وَآلَفَ مَرَّةٍ وَسُورَةُ الْمَزْمَلِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
فَاَحَدًا عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا اِنْ مُجَرَّبًا اِنْ لَغْنِي الْقَلْبِي وَالْظَّاهِرِي كَلِمَتِهِمَا وَاللَّهِمَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مِنْ عَصَةِ الْكَلْبِ الْجَوْنِ وَخِيفَ عَلَيْهِ الْجَوْنُ فَكُتِبَ لَهُ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى أَرْبَعِينَ كِسْفَةً مِنَ الْخَبَرِ
 إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا أَوْ كِيدًا كِيدًا أَفَمَنْ أَكْفَرُ مِنْ أَهْلِهُمْ رُوَيْدًا أَوْ مَرَّةً أَنْ يَأْكُلَ كُلُّ بَعِيرٍ كِسْفَةً
 اور سننا اور بنیں حضرت فرماتے تھے کہ جسکو باولکنا کاٹے اور اس کے دیوانہ ہو جائیگا خوف ہو تو اس
 آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھو انہم یکیدون کیداً اَو کیداً کیداً اَفَمَنْ اَکْفَرُ مِنْ اَہْلِہُم رُویداً
 اور اس سے کہہ دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھا یا کرے وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ
 کَرُفُہُ بِہِ فُاقَةُ اُور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعوہ کو ہر رات پڑھے
 او سکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ
 نَوْمِہِ اِنَّ الدِّیْنَ اَمْنُوْا وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ اِلَى الْخِرِ سُورَةُ الْكَهْفِ وَ سَمِعْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّوْقِفَہُ فِیْ اٰیِ
 سَاعَةِ اَرَادَ اَقْلَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہِجَا اور میں نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سوینے
 وقت اِنَّ الدِّیْنَ اَمْنُوْا وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ سورہ کہف کی آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے
 کہ او سکو جگا دے جو وقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ او سکو جگا دے گا اور قسیمو مترجم کہتا ہے سورہ کہف
 کی آیات مذکورہ یہ ہیں اِنَّ الدِّیْنَ اَمْنُوْا وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنَّاتٌ الْفِرْدَوْسُ شَرُکًا
 حَالِدِیْنَ فِہَا لَا یَمُوتُوْنَ عَمَّا جِئُوا لَنْ یُّوْکَانَ اَبْحَرُ مِمَّا اَدَّ الْکَلَامَاتِ رَبِّیْ لَنَفْعِدَ الْبَحْرَ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
 کَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ لَوْ کُنَّا اِلٰہًا لَکُمْ اِلٰہٌ وَاحِدٌ فَمَنْ
 کَانَ یَرْجُو لِقَاءَ رَبِّہِ فَلْیَعْمَلْ صَالِحًا وَلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہِ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے
 چنانچہ داری نے اپنے مسند میں روایت کیا ہے کہ زانی الحاشیہ الغریزیہ وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ اَلْکِتَابُ هٰذَا
 الْخُودَةُ وَعَاقِبَتُہَا فِی عَنِ الطُّفْلِ یَحْفَظُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
 اللّٰہِ الْمَتَّقَةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَلَةٍ وَعَبْنٍ لَا اَمَانَةَ یَحْصُنُ الْبَیْطَ الْاَحْوَلَ وَلَا اَحْوَلَ
 اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سننا میں نے حضرت والرس فرماتے تھے کہ اس تہذیب کو لکھ اور لڑکے کے
 گردن میں لٹکا حق تعالیٰ او سکو محفوظ رکھے گا بِسْمِ اللّٰہِ سے آخر تک تہذیب مذکور ہے ترجمہ اسکا یہ کہ بوا سطر
 کلمات البیہ کی جو اپنی تاثیر میں پوری ہیں میں پیادہ مانگتا ہوں ہر شیطان اور کائنات کے دے کیڑے
 اور نظر لگانے والے کی انکھ کی شر سے میں نے پیادہ بکڑی دس لاکھ لاکھول ولا توتہ الا بالشر علی العظیم کی
 قلعہ میں وَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ کُلِّ اَفَاۃٍ یَقْضٰی صَبَاحًا وَمَسَاءً اَسْمِعِ اللّٰہُ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ

برای روح فانی

بہار شادان

علی حفظہ اطفال

رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 مَا سَأَلَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَسْأَلْهُ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ
 عِلْمًا وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ خَفِيِّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ
 بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ إِنَّ وَلِيَّيَ اللَّهُ الَّذِي
 نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَقْفَلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور سنان میں نے اوسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور
 پناہ ہر آفت سے بڑھا کرے اور کوعج اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے
 خداوند التو میرا رب، کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے نبی پر میں نے بہرہ و سا کیا اور تو ہی مالک ہے
 عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ
 ہے جو اللہ نے پناہ ہوا اور جو بچاؤ دینا ہوا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر
 اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گہیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند امین پناہ
 مانگتا ہوں اپنی ذات کے برائی سے اور ہر پلے والے جاندار کی برائی سے جسکے چونی کو تو تھا تو
 ہے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان
 ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جسے قرآن اوتا را اور وہ نیک کاروں کو دوست
 کہتا ہے سو اگر وہ نمانیں اور گردن کستی کریں تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے
 اوسکے اوسے پر میں نے اعتماد اور بہرہ و سا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا و سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ
 خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْيُقِلْ لَكَ الْغَيْصُ كَيْفَ تَتَمَسَّقُ بِمَنْتَ وَلِيَقْبِضَ كُلٌّ مِنْ أَيْدِي السَّمِيِّ عِنْدَ
 كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْأَوَّلِ وَمِنْ الْبَسْمِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِي ثُمَّ لِيَفْتَحْهُمَا جَمِيعًا وَحَبْلُهُ
 مَنْ يَخَافُ جَمِيعًا أَوْ مِنْ لَيْسَ سَنَافَرَا تَحْتَهُ كَبُحْرَانِ كَيْسِي صَاحِبِ حُكْمِ
 ڈرے اور کوجا پے یوں کہے کہ بعض کیفیت و محقق حمیت اور جاسے کہ وہ اسی ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کر
 لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے
 ہر حرف کے نزدیک پہر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کرے پھر دونوں کو کھول دے
 اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کہ بعض اور ثانی سے محقق مراد ہے

برائی ماناں از ہر آفت

برائی خوف

یعنی جب کان کہے تو راستہ ہاتھ کی ہر ایک انگلی بند کرے ہر جب اس کے یعنی دوسرا حرف ہو لے تو دوسری انگلی بند کرے اور باقی تھانویہ کی تیسری انگلی اور عین کے بعد جو تھی اور صا کے بعد باخبرین بند کرے و علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے و مِمِّصَةً يَقُولُ سِتَّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَسْتُمْ بِأَيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُمُهَا لِرِيضٍ فِي أَفْرِقِيحٍ حَوْهَا بِالْمَاءِ وَكَتَبْتُ وَشَفِ صُدُورُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَشَفَاءُكَ فِي الصُّدُورِ حِجْرٌ مِنْ بَطُولِهَا شَرِبْتُ خَلْفَهُ الْوَاكَّةُ وَفِيهِ شَفَاءُكَ لِلنَّاسِ وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَشَفَاءُكَ اور میں نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ پہلے آیتیں ہیں تیرا ان کی جنکا آیات شفاء نام ہے پیار کے واسطے او کو ایک برتن میں لگے اور پانی دھو کر ملاوے آیات مذکورہ و شیف سے آخر تک ہیں وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ثَلَاثٌ وَقُلْتُونَ آيَةً تَنْفَعُ مِنَ السَّحَرِ وَتَكُونُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّصُوفِ وَالسَّيْبَةِ أَرْبَعٌ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةُ الْكَوْثَرِ آيَاتُ بَعْدَ هَا إِلَى خَالِدُونَ وَثَلَاثٌ مِنَ آخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلَاثٌ مِنَ الْإِسْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ إِلَى الْحَسَنِينَ وَالْخَوَافِئِ اسْرَأِيلَ قُلْ ادْعُوا اللَّهَ وَادْعُوا الرَّحْمَنَ وَعَشْرٌ آيَاتٍ مِنَ الصَّافَاتِ إِلَى الْأَرْبِ وَآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِلَى تَنْشِيرِ الْوَحْيِ وَالْخَيْرِ الْخَيْرِ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتُ مِنْ قُلْ أَوْحَى وَأَنَّهُ لَعَالَى جَدُّ رَبِّي إِلَى شَطَطِهِ فَبَلَدٌ هِيَ الْآيَاتُ السَّمَاءَاتِ يَنْبَلُثُ قُلُوبَيْنِ آيَةً وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَرِيدُ عَلَمًا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُحَوِّذَيْنِ وَبِأَخَذٍ مِنْ أَوَّلِ السُّورَةِ قُلْ أَوْحَى إِلَى شَطَطِهِ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کی اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور جوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتے ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول سے اور آیت الکرمی اور دو آیتیں او سکے بعد کے خال دون تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ یعنی وَأَنْ تَبْدُوَ مَا فِي الْقُسْطِ كُذِّبَ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کے إِنَّ رَبَّكُمْ سے حُسَيْنِ تک اور سورہ نبی اسرائیل کی پہلی آیت یعنی قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کی اول سے لائز تک اور دو آیتیں سورہ رحمن کی یا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْصُرُونَ تک اور آخر سورہ شجر کے لَوْ أَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن قُلْ أَوْحَى کی وَأَنَّهُ لَعَالَى جَدُّ رَبِّي سے شَطَطِ تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کریمہ ہیں اور ہمارے والد مرشد

آیات شفاء برای مریدین

۳۴ آیات برای دفع اثر سحر و جادو و اذیت از دوزخ و اذیت از دوزخ

آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوا سدا و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
 برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن کے اول آیت یعنی قل اوحی سے شیطا تک لیتے
 تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ آیات مذکورہ کا پتہ بتایا بطور اختصار کے کہ واقف
 سمجھ لیا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات مذکورہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش
 کرنی پڑے المذالک الکتاب لاریب فیہ ہدی للثقیین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون
 الصلوۃ ویمارون فیہم ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ
 ہم یؤمنون اولیک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون اللہ لا الہ الا ہو العلی القیوم
 لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذالذی یشفع عندہ الا وہ فیہ یحکم
 ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا تحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وبیمہ کرسیہ السموات و
 الارض فلا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم لا یراہ فی الدین قد سین الرشد من
 النبی فمن یكفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقی لا انقطاع لہا ولا
 سمیعہ علیہم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءوہم
 الطاغوت یرجوا منہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون باللہ ما
 فی السموات وما فی الارض وان تبدلوا ما فی انفسکم او تخفوا بحاربکم باللہ فیخبر
 لمن یشاء ویحذرب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر وامن الرسول بما انزل الیہ من ربه و
 المؤمنون کل امن باللہ وملتکتابہ وکتابہ ورسولہ لا یفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا
 واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر ولا یحلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا
 ما کنسبت ربنا لا نؤخذ فان لیسنا ان اخطانا ربنا ولا تحمیل علینا اخی کا حملہ علی الذین
 من قبلنا ربنا ولا تحمیلنا ما لا طاقت لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا
 فانصرنا علی القوم الکافرين ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
 ايام ثم استوی علی العرش یحیی اللیل النہار یطلبہ حنیئا والشمس والقمر والنجوم
 مسخرات بامرہ الا الہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعاً وخیفۃ
 انہ لا یحب المتعذبین ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوه خوفاً وطمعاً

اِنْ رَحِمْتَ اللّٰهُ قَرِيبٌ مِّنَ الْحَسَنِ قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيَّامًا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى
 وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ
 صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَا وَلِيًّا لِّكَ فِىْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وِلىُّ مِّنَ الدَّٰلِ وَكَثْرَةً قَلْبِيْرًا وَّالصَّفٰتُ صَفَاتُ
 هَٰلِكَ اَجْرَاتٍ وَجَرَافَاتٍ لِّتَالِيَاتٍ ذِكْرُ اَنَّ الْعِلْمَ لَوْ كَادَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
 الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيْنَةُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا بَرِيْةٌ وَالْكَوْكَبُ مَحْفُظٌ مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مُّارِدٍ لَا يَمْتَحُونَ اِلَى الْمَلَكِ
 الْاَعْلٰى وَكَيْفَ فَوْنٌ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ مُّحَوَّرًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنِ الْاَمْنُ خَطِئَ الْخَطِيْئَةَ فَاتَّبَعَهُ
 سَهَابٌ مُّاقِبٌ فَاسْتَقْبَهُمُ اَهْلُهُمْ اَشَدَّ خَلْفًا اَمَّ مِّنْ خَلْفًا اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّا زِبٍ بِاَمْعَرُجِيْ
 وَالْاَلْبَانِ اِنْ اَسْطَقْتُمْ اِنْ تَنَفَّذْنَا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاحْشَىٰ وَالاْتَفَدُوْنَ اِلَى الْاِسْلَاطَانِ
 فَبِاَيِّ الْاَعْيُنِ يَكْفُرُ كَذٰلِكَ بَانَ يُرْسَلُ عَلَيْكَ مَا شِوَا طَمِّنْ نَّارٍ وَخَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ اَنْزَلْنَا
 هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَفَكَ الْاَمْثَالُ لَخَشِيْرُ بَهِلِ النَّاسِ
 لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ
 اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا
 يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى بِسْمِ اللّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
 الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قُلْ اُوْحِىْ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْمُكُمْ تَقْرُوْنَ مِنْ اَحْسَنِ فَعَالُوْا اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّا جَبَّارٌ يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاَمَّا
 بِلَمْ وَلَنْ تَشْرِكَ بِرَبِّنَا اَمَّا اَوَّلُهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَا اُوْلٰةً كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْنًا
 عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَسْبَةِ فَخَذَ خِيْطًا اَرَزَقَ وَاَفْرَعُ سُورَةُ الرَّحْمٰنِ وَكَلَّمَ
 مَرَرْتُ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالٰى فَبِاَيِّ الْاَعْيُنِ يَكْفُرُ كَذٰلِكَ بَانَ فَاَعْقِدْ عَقْدًا وَاَنْصِتْ فِيْهَا وَعَلَى الْخِيْطِ عَنُقِيْ نَسِيْرٌ
 يَخَافُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْضِ اَوْ مِنْ ٢٠ حَفَرَتْ وَالرَّسَّ سَنَافَرَمَ تَحْتِىْ جَب

چھیک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاکالے اور اسپر سورہ رحمن پڑھ اور سبجے بارکہ تو فبا ی الار رکما
 کندبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اسپر ہونک دال اور تاکالے کو لڑکے کے گردن میں باندھ دے
 حق تعالیٰ اوس کو اس بیماری سے آرام دیگا و سمیعہ کہ قبول اسماء اصحاب ال کعبہ امان من
 الغرق والحرق والنسب والشرق الہی بجرمۃ مکسبیا شفقو طاذر فطیونس کشافطیونس
 نبیونس یوالس لبونس کلہم فطیر وعلی اللہ فضل السبل وھی باثر ارسنا من ٢٠ حفرت والرس

فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان میں ڈوبے اور جلنے اور غارت گری اور جوڑی سے بحرمت
 الہی سے آخر تک دعا کرے وَتَمِثْلَهُ قَبُولُ اِذَا كُنْتَ رَضْتَ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ بِاَبْدِئِ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ
 يَا بَدِئِ الْعَالَمِ مَا بَدِئْتِ مَرَّةً ثَلَاثَ عَشْرَ لَوْ مَا فَانَ اللَّهُ يَهْفِي حَلَجَتِكَ وَهَلْ هَمَزْتُمْ اَحَاذِنِي سَيِّدِي اَللّٰهُ
 بِهَا فِيْ جَلَّةِ مَا اَحَاذِنِيْ اور سننا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب بھگو کوئی حاجت پیش
 آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا
 اور یہ اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں تک بھگو کر والد مرشد نے اجازت دی ہے
 سیمہ اور اجازتوں کی جن میں بھگو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمَهْمَةِ يَوْمَ اَرْكَبُ رُكْبَاتٍ قَبْلُ
 فِي الْاَوَّلَى الْجِدِّ الْفَاتِحَةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجِنَا لَهُ وَتَجِنَا لَهُ
 مِنَ الْخُفْمِ وَكَذَلِكَ نَحْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّيْ مَسْنِي الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
 الرَّاحِمِيْنَ مِائَةً مَّرَّةً وَفِي الثَّالِثَةِ اَفُوضُ اَمْرِيْ اِلَى اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةً مَّرَّةً
 وَفِي الرَّابِعَةِ اَلُوْا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ مِائَةً مَّرَّةً ثُمَّ يَسْلِمُ وَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ
 فَانْتَصِرْ مِائَةً مَّرَّةً حاجات مشکہ کی برائے واسطے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
 فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجینا له ونجینا له من العظم وکرکب نجی الخ
 کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ رَبِّ اِنِّيْ مَسْنِي الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سو بار پڑھے
 اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ اَفُوضُ اَمْرِيْ اِلَى اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی
 رکعت میں بعد فاتحہ اَلُوْا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام کر کے کہے رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ
 فَانْتَصِرْ سو بار پڑھ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں
 اعظم اسم ہیں کہ جنگ و سیل سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور بھگو تعجب
 آتا ہے اوس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول ہو فائدہ جلیلہ حضرت
 شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی در
 حکم کبریت احمہ کی ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ
 كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ رَسُولٌ عَلِيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام
 کی ہے کہ چھل کے پیٹ میں فرمائے جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول

برائے حاجت اور

خارجہ برائے حاجت

زندگی اور حقیقی یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سیراج الاثر ہے جس امر میں چاہے اس
 آیت سے دعا کرے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور
 طریقہ دعا کا وہ بنوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ بارہ دن تک
 بریت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار
 درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے مخلصہ یہ ہے کہ اسکے
 قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے ہی ہو اور
 صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی قرآن میں اس کے شان میں وارد ہے۔ فَاسْتَجِبْ لَهُمْ يٰٰحَسْبُ
 مِنَ الْعَذْرِ وَكَذٰلِكَ اُنْزِلَتْ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الَّذِيْ فِيْهِ اٰیٰتٌ بَيِّنٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَفِيْهِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَآلِهٖنَا عَلٰی اَنْ يَّرْسِبَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنْ تَابَ اور جسکو شیطان ہاؤ لاکر ڈالے
 یعنی جس پر آسیب کا قتل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ
 وَآلِهٖنَا عَلٰی اَنْ يَّرْسِبَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَنْ تَابَ وَآلِهٖنَا يُوْذِنُ فِيْ اَذْنِهٖ سِتْرَةً مَّرَاتٍ وَيَقْرَأُ الْقَارِئَةُ
 الْمُحْرَقَاتِ وَآيٰةُ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقُ وَالْخُرُوجُ وَالْخَيْرُ وَالْصَّافَاتُ كُلُّهَا فَانِ الشَّيْطَانَ يَجْرِ
 اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اسکے کان میں سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیتہ الکرسی اور سورہ طارق یعنی واسما
 والطارق اور سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ الصافات بالکل
 پڑھے آسیب جل جلاوٹ گھاؤ ایضاً یقرأ فی اذنیہ اَحْسِبْتُمْ اِلَّا اَنْ یَّرْسِبَ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَوْ اَسِيبَ زُرُوْكَ
 واسطے یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان میں سورہ مومنوں کی یہ آیتیں پڑھے اَحْسِبْتُمْ اِمَّا خَلْقْنَا
 عَبَادًا وَاَمْ لَكُمْ اِلٰهٌ غَيْرُنَا فَمَنْ لَّا يَرْجِعْ فَمَنْ لَّا يَرْجِعْ فَمَنْ لَّا يَرْجِعْ فَمَنْ لَّا يَرْجِعْ فَمَنْ لَّا يَرْجِعْ
 يَذْنُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا غَيْرًا لَّهِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْهُ الْكَافِرُوْنَ وَتِلْكَ اٰیٰتُ
 وَآوَحٰهُمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّٰحِمِيْنَ وَآيٰةُ الْكُرْسِيِّ عَلٰی مَا عَلَّمْنَا مِنْ اٰیٰتِنَا وَآيٰةُ الْكُرْسِيِّ
 مِنْ اَقْلٍ سُوْرَةِ الْحٰجِي وَبَرَسْ بِهٖ وَنَحْمُكَ فَاِنَّكَ بَيْنَ اَوْ اَحْسَ بِالْحَقِّ فِيْ مَكَانٍ قَرِيْبٍ مِنْ ذٰلِكَ
 الْمَا فِيْ نَوَاحِي السَّكَنِ فَاِنَّكَ لَا يَهُودُ اِلَيْكَ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک
 پانی پر سورہ فاتحہ اور آیتہ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اسکے

حکم
 نسخہ
 ۷۳

نسخہ

الخیر اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کار لگا اسکی تد کے برابر لے اور اوپر نو گھن
 لگا دے اور ہر گز پر وافر و ماحصبہ الہی بالذکر ولا تعززن علیہم ولا ذک فی فیتق ممتا
 یمکرون ان الله مع الذین اتقوا والذین یتھم تحسنون اور قل بالیہما الکافرون :
 پرے اور پورے واللتی ضربھا الخاض یتکب فی رقعۃ والقت ما فیہا وتخلت واذنت
 لیرتھا وحقت اھیّا اشراھیّا ویلف الرقعۃ فی ثوب طاهر ویلقیہا فی حذر ہا لیسرۃ فانھا اقل
 سر یعاقبت حقیقت من کتاب الدمر المنشور عن الاعمش ان ہذا الکلمۃ دعاء موسیٰ
 علیہ السلام معناہ یا حی قبل کل شیء ویا حی بعد کل شیء اور جس عورت کو درزہ ہر
 بینی لڑکا پیدا ہو نیکا در تکلیف دے تو پریم کا غد میں یہ آیت کہے والقت ما فیہا وتخلت
 واذنت لیرتھا وحقت اھیّا اشراھیّا اور اس پریم کو پاک کپڑے میں لیٹے اور اسکی بائیں ران
 میں باندھے تو وہ جلد بے گی۔ میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور
 سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اھیّا اشراھیّا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے جسے
 اس کے پیہ کہ اسے زندہ قبل ہر چیز کے اور اسے زندہ بعد ہر چیز کے ف مترجم کہتا ہے اھیّا
 بلکہ نزد اس شر اھیّا یعنی ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے جسے جس ازلی کو گاہی زوال نہیں اور انرا اھیّا
 کہنا بدول ہمزہ کے خطاب ہے برعم علماء یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت
 صحت تک شیرینی پر پڑے اور حاملہ کو کھلا دے تو یہی جلد بے برائے زید فرزند نہ نہ نرید۔ واللتی کاذل
 الا اننی یتکب قبل ان یمضی علی الخبل قلت اشہو علی رقی الخزال بالرعمران وماء الورد
 ہذا الایۃ اللہ یعلم ما یحمل کل انثی وما تعیض الارحام وما تنقاد وکل شیء عندہ
 بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال وھذا الایۃ یا ذکر یا انا نبشیرک الی نبیّا
 ثم یتکب بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر یمتی محمد الیدرج عورت سوا الطی کے
 ارکانہ جنتی ہو تو حمل پرین ہینے گذرے سے پہلے ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو
 کہے اللہ یعلم ما یحمل کل شیء وما تعیض الارحام وما تنقاد وکل شیء عندہ بمقدار
 عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو کہے یا ذکر یا انا نبشیرک بسلام نامہ مکھی
 کم یحصل لہ من قبل نبیّا یہریم کہے بحق مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد والیہ

خراج اسقاط صبیہ

اور

اور

اور

فَتَشْرِبُ مِنْهَا وَيَكْفُرُ بِهَا
فَتَكْفُرُ بِهَا

فَتَكْفُرُ بِهَا
فَتَكْفُرُ بِهَا

فَتَكْفُرُ بِهَا
فَتَكْفُرُ بِهَا

فَتَكْفُرُ بِهَا
فَتَكْفُرُ بِهَا

پھر اس قویذ کو حاملہ باندہی رہے وَاخْبَرَنِي مَنْ اَتَى بِهٖ الْمَخْلٰتِ لَا يَمِيْنُ لَهَا وَكُنْتُ يٰ اُخُو اَنَا نَحْوَاهُ
وَالْفِغْلُ الْاَسْوَدُ وَيَقْرَأُ عَلَيْهَا عِنْدَ ظَهْرِ يَوْمِ الْاَشْيَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةَ النَّحْلِ يَبْدُءُ
كُلَّ مَرَّةً بِالصَّلٰوةِ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ وَيَخْتِمُ بِهَا نَاكِلَهَا الْمَرْءَةُ كُلَّ يَوْمٍ
مِنْ حَمْلِهَا اِلَى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے مجھ کو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا
لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرج لے دو نون چیزوں پر دو شنبہ کے دن دو پہر کو چالیس بار سورۃ
پڑھے ہر بار درود پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کہا یا کرے حل کے
دن سے لڑکی کے دودھ نہ پھرانے تک وَاخْبَرَنِي اَيْضًا لِلنَّبِيِّ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْتِ اِنْ يَخْطَا خَطَا مُسْتَدِي
عَلٰى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ مَتَّهٖ اِذَا سَوَّاهُ الْاَمْسِيْعُ بِاَمْتِيْعٍ
اور یہ بھی اسی شخص نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سو لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر
گول لکیر کہیں ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا تین کہے ثُمَّ تَقُوْدُ اِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ فَتَقُوْلُ
مِنْ تِلْكَ الْعَزْمِ لِلنَّبِيِّ الَّذِي صَابَا عَيْنُ عَالَمَةٍ يَخْطَا خَطَا مُسْتَدِي تَرٰ اِلٰى كَيْنٍ وَهُوَ يَقْرَأُ اٰيَةَ
الْكُرْسِيِّ وَهَذِهِ الْاٰيَاتُ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَحَقَّ
اللّٰهُ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يَّحَقَّ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ
لِيَحَقَّ الْحَقُّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيَحَقُّ لِحَقِّ الْبَاطِلِ وَحَقَّ لِحَقِّ الْبَاطِلِ اِنَّهٗ عَلَيْهِ يَدَا اَنْ
الصُّدُوْرُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَ اَيُّ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَاطَاةٍ وَعَيْنٍ لَا مَاتَةٍ
يَا حَسِيْطُ يَا رَقِيْبُ يَا كَيْفِيْلُ فَيَسْكُنُ فِيْهِمُ اللّٰهُ وَهُوَ التَّمِيْمُ الْعَلِيْمُ ثُمَّ يَرْكُزُ السَّكِيْنَ فِي
وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِى قَلْبِ الْعَائِلَةِ ثُمَّ يَسْتَرْهَا تَحْتَ صَفْحَةٍ اَوْ قَسْبِ بَرِّمْ رَجْعُ
کرتے ہیں پہلے کلام کی طرف نو کہتے ہیں اُوْنِیْنِ غَرَمِيْتُوْنِ سے یعنی تنگ والدہ باجہ سے اجازت ہے یہ
عمل ہے اس لڑکی کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاؤن اور سنبائی
کہتے ہیں ایک گول لکیر چھری سے پہنچے آیت الکرسی اور ان ایاتوں کو پڑھتے ہوئے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَحَقَّ اللّٰهُ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَاهِلُونَ وَيُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يَّحَقَّ الْحَقُّ بِكَلَامِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيَحَقَّ الْحَقُّ وَيَبْطُلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ
الْجَاهِلُونَ وَيَحَقُّ لِحَقِّ الْبَاطِلِ وَحَقَّ لِحَقِّ الْبَاطِلِ اِنَّهٗ عَلَيْهِ يَدَا اَنْ

اور کسی کے بہرہ بہ آیت یابنی اٰمّان انکے مثال حیۃ من خردل فکُن فی صخرۃ او فی الممتوا
 او فی الارض کانت بها ارب سوا میں بار پڑے تو حق تعالیٰ انکے گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس بہرہ
 لاویگا و لِعَرَفَةِ السَّارِقِ بِمَثَلِ اِثْنَانِ وَنِیسَکَانَ الْاِیْرَاقِ بَیْنَهُمَا وَیَحْمِلُ اِیْہَا بَیْنَ اَصْبَعِیْہِمَا السَّابِقِیْنِ
 وَیَكْتُبُ اِسْمَ الْمُتَّهِمِ فِی الْاِیْرَاقِ وَیَقْرَءُ سُورَةَ الْیَسْرِ اِلٰی مِنَ الْمَکْرُمِیْنِ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِیْ سَرَقَ
 حَادَا الْاِیْرَاقَ فَاِنْ لَمْ یَدُرْ فَمَلِیْہِ اِسْمَہُ وَلِیْہِ کُتُبُ اِسْمِ غَیْرِہُ وَهَلْکَانَ اِحْتِیَادُ وَرَقْلُ وَیَحْتَدِ
 مِّنْ اَظْلَمَ عَلٰی السَّارِقِ بِمَثَلِ هَذٰہِ اَنْ لَا یَجُزَّ بِرَفِیْہِ وَلَا یَنْتِیْمُ فَاَحْشَہُ بَلْ یَسْمِعُ الْقُرْآنَ فَاِنَّمَا
 هِیَ طَرِیْقُ اِتِّبَاعِ الْقُرْآنِ قَالَ اِنَّہُ تَعَالٰی وَلَا تَخْشَفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اَوْ چور کے پھانے
 کے واسطے دو شخص آئے سانسے بیٹھیں اور یہ ہے کہ اُسے درمیان میں تہا نہیں رہیں اور اُس کو کلمہ
 کی دونوں انگلیوں سے اٹھاتے رہیں اور جس چوری کی تہمت ہو اُس کا نام مذہبے میں لکھے اور سورہ
 یس کو من المکر میں تک پڑھے سواگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی کہوم جاوگی سواگر نہ کہوے تو اُس کا
 نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے
 یہاں تک کہ کہوے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرے چور پر مطلع ہو تو اس پر
 واجب ہے کہ اُس کے چور نے پرقتیں نہ کرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہ عمل ہی اتباع قرآن
 کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑاؤں میں
 کی جسکا جھگڑتین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوےگا وَاِذَا اَبَقَ لَکَ اَبَقٌ فَالْکُتُبُ
 فِی قُرْطَاسٍ وَاَجْعَلْہُ فِی غِطَاءٍ وَاَتْرُکْہُ فِی بَیْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْہُ بَیْنَ تَحْرِیْنٍ وَہِیَ الْفَاتِحَۃُ وَآیَۃُ
 الْکُرْسِیِّ ثُمَّ اَکْتُبِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْہِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰہُمَّ
 السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْہُمَا عَلٰی عَبْدِکَ فَلَکَ بِنِ فَلَکَ اَصْبَقٌ مِنْ حَلِیْقَہُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی
 مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ثُمَّ اَکْتُبِ اَوْ کُطِّبْ فِی تَحْرِیْلِ قَالِہُ مِنْ نُورٍ وَمِنْ دَرَاہِمِ
 بَرِّخْ اِلٰی یَوْمِ یُعْشَوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنِیْیَ خَلْقَہُ وَاللّٰہُ مِنْ وَرَآئِہُمْ مُّحِیْطٌ بِہٖ هُوَ قُرْآنُ
 سَجْدَہِ فِی الْوُجْہِ مَحْفُوظٌ ثُمَّ یَقُولُ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ هَذِہِ الْآیٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ
 سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ تُرَدَّ الْعَبْدُ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
 اور اگر تیرا غلام بہاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اُس کو کسی بہیز میں لپیٹ کر درمیان انہری کو بھری کے

بہرہ بہ

اور اس کو نام لکھو

بہرہ بہ

[illegible]

اسی طرح دوسری رات کبریا کر طلب حاصل ہوا ہو المراد اور نہیں تیسری رات بھی اسی طرح کرساتوین
رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کے آگے نہ بڑھے گا کہ اس عمل کا ہماری صحبت والوں کی
تجربہ کیا ہے رُفِیَہُ الْحَمُومِ اَنْ یَّکْتُوبَ وَیَعْلُقَ عَلٰی عَصَدٍ یَّتَرَعُ سِرَّیًا یَاذِنُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِیَمِّ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِرَاْعَةِ مَنْ اَللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اِلٰی اُمِّ مَلَدٍ وَالتَّیُّ تَاکُلُ الْجَمَّ وَتَشْرَبُ الدَّمَ
وَتَقْسِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمِّ مَلَدٍ اِنْ کُنْتَ مُؤْمِنَةً فَیَحَقِّقْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
وَ اِنْ کُنْتَ یَهُودِیَّةً فَیَحَقِّقْ مُوسٰی الْکَلِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اِنْ کُنْتَ نَصْرَانِیَّةً فَیَحَقِّقْ الْمَسِیْحُ
عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنْ لَا اَکَلْتَ لِحْلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِّحًا وَلَا شَرَبْتَ لَهُ دَمًا وَلَا کَسَمْتَ
لَهُ عَظْمًا وَتَحَوَّلَیْ عَنْہُ اِلٰی مَنْ اَتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ الْهٰ اُخْرٰی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَالْاَفَاقَتِ بَرِیَّةً
مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیٌّ مِّنْکَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ حَسْبُکَ اَتٰی ہُو اَوْ سَا
افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں لکھے اور اس کے بازو پر باندھے بعد اچھا ہو جائیگا اللہ تعالیٰ کے
حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے **ف** ام ملام عرب کی زبان میں تب کی کنیت ہے
اور مجاہد بن فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اسکی ما کا نام لکھے **و** ایضاً آخر آئے کل یوم بعد صلوة العصر
سُورَةُ الْجَادِلَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہے دفع تب کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھے تب دے یروین یہ الحما زفر یعقود علی سینہ من الادیم علی مقدر طول
المریض احدی واربعین عقداً یتنفس فی کل عقداً یتیم اللہ الرحمن الرحیم اَعُوذُ بِعِزِّ اللّٰهِ
وَقَدَّرَ اللّٰهُ وَقُوَّةَ اللّٰهِ وَعَظَمَةَ اللّٰهِ وَبُحْرَانَ اللّٰهِ وَسُلْطَانَ اللّٰهِ وَكُفْرَانَ اللّٰهِ وَجَوَارِدَ
اللّٰهِ وَآمَانَ اللّٰهِ وَجُودَ اللّٰهِ وَصُنْعَ اللّٰهِ وَکِبْرَیَاءَ اللّٰهِ وَفَضْلَ اللّٰهِ وَکَمَالَ اللّٰهِ وَجَدَالَ اللّٰهِ وَکَمَالَ
اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ یَرْسُلْ اِلَیْہِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ یَرْسُلْ اِلَیْہِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ یَرْسُلْ اِلَیْہِ
یَرْجُو مَرِیضُ کے درد کے برابر ہوا کتا پس کر دے اور ہر گزہ پر بھیہ دعا یہ ہو کے یعنی بسم اللہ سے
آخر تک وَلَیْنِ ظَهَرَتْ عَلٰی بَدَنِہِ الْحُمَةُ یُؤْفِقُہُ بِہَذَ الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَکَثِیْرًا بِاللَّسَنِ یَتِمُّ
اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ یَتِمُّ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقَدَّرَ اللّٰهُ وَقُوَّةَ اللّٰهِ وَسُلْطَانَہٗ اٰمِیْنًا الْحُمَةُ جَاءَ دَاکَ یَحْنُوْدُ

ایک

برای خاصہ

برای شرح بابہ

برای ضعف بصر

برای صحت

مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ سَلِمَانُ أَيْمَنُ الرَّجُلِ أَحَبُّنِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَالَهُ مِنْ مُلْجَاءٍ
 وَمَالَهُ مِنْ ظَهْرِ رِيحِهِمْ اللَّهُ وَالْشَّاءِ الصَّيْبُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ...
 يُوْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَهْلِكُ بِكَ لَأَحْوَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ
 خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور جس کے
 بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسوس کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے
 کی بوقت چہری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلَمَّا يَتْلُوا وَابْعَثُوا يَتْلُوا هَذِهِ الْأَيَّاتِ
 فَكُشِفْنَا عَنْكَ غِطَاءُكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ هَذَا كُلُّهُ مَكْتُوبٌ وَأَوْجُوعٌ بَصَارَتِ
 نَالَانِ هُوَ يَهْ أَيْتِ يَرْكَا كَرِ بَعْدَ نَمَازِ فَرْضِ كَيْ يَكُفُّ عَنْكَ غِطَاءُكَ فَبَصَرُكَ
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ وَلَمَّا ابْتُلِيَ بِالْصَّرْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِنَ النَّفْثِ يَنْقُشُ فِيهِ أَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ
 فِي طَرَفٍ مِنْهُ يَأْتِيكَ أَنْتَ الَّذِي لَا يَطْأُ أَنْتِقَامُهُ يَأْتِيكَ رُفِي طَرَفِ الْاِخْرِ يَأْمِدُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
 يَقْتُلُ عَنْ يَمِينِهِ سُلْطَانُهُ يَأْمِدُ وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُحْسِنُ اور جو مری میں مبتلا ہو تو تائبے کا
 پتر لے سو اس میں یکشنبہ کی پہلی ساعت میں اوس پتر کی ایک کنارے پر یہ نقش کرے یا
 قَهْمَارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يَطْأُ أَنْتِقَامُهُ اور دوسرے کنارے پر یہ نقش کرے يَأْمِدُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ
 يَقْتُلُ عَنْ يَمِينِهِ سُلْطَانُهُ يَأْمِدُ اور اللہ توفیق دے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق
 اور اعانت ربانی پر منحصر ہے فصل مصنف قدس سرہ عالم ربانی یعنی عالم حقانی کی جو علم
 ظاہر اور ظلم باطن دونوں سے کامل ہے اوسکے ادب اس فصل میں ارشاد کے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 فَلَوْ لَا هُمْ مِنْ كُلِّ قَرْيَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا
 إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں لکھتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ
 دین کا فہم حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کے نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ
 جاوین شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے ف سولہ مانے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہئے
 کہ اپنی غایت سعی اور عمدہ عرض فقہائیت سے ارشاد قوم اور انداز لوگ ٹھہراوین اور انداز یعنی ڈرانے
 کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ تبشیر یعنی مژدہ رسانی کو کہ انداز اہم ہے ارشاد دین اور
 اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ تنقہ اور تذکیر نفس کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شخص اور ہر قوم پر

علم دین کا سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل
 شہر علم دینی نہ سیکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین
 سیکھنے سے عرض یہ ہے کہ خود دین پر قائم ہوا اور باقی لوگوں کو دین پر لاوے اور بیعت نہیں
 کہ اسے علم کے گہنڈے سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا
 حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **لَقَطِمْ**
 علم کو تو ترانہ بستاندہ جہل ازان علم بہ بود صد بار ۛ ۛ ۛ بدن لعنت ست برابر ۛ ۛ
 کہ نذند امین یمن و یسار ۛ ۛ بل بدن لعنت است کا نذر دین ۛ ۛ علم داند بعلم نمنند کار العالم
 الربانی الذی وارث الانبیاء والمرسلین ہو من یحافظ علی اموالہ عالم ربانی
 اور فقہ حنفی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ
 مصنف حنفی نے پانچ امر بیان فرمائے مِمَّا اَنْ يَدْرِسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّحْقِيقِ وَالْحَدِيثِ
 وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصُّوْفِ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَشْغَلَ بِالْكَلَامِ وَالْاَصْوُولِ وَ
 الْمُنْطِقِ قَالَ اللهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ
 وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالحِکْمَةَ ۝ ۛ ۛ ۛ مجملہ اول امور کی جنگی محافظت عالم ربانی پر
 ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقاید اور نحو
 اور صرف کے اور اسکو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حق تعالیٰ
 نے سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسے بن پڑھوں میں رسول بھیجا انھیں میں
 یعنی وہ بھی امی ہے خواندہ نہیں تلاوت کرتا ہے اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو
 اور سکھاتا ہے اور انکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ
 نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور
 عقاید قرآن اور حدیث سے استخراج اور مستبط ہیں کتاب اور سنت سے کتاب اور سنت بجائے
 متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین میں شمار
 ہوتی کہ فہم کتاب و سنت کا اور سپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے
 کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مرا د نہیں

اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئی تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں ہولانا
 حاشیہ میں فرمایا عقائد اور کلام میں فسق یہ ہے کہ عقائد علم بالشر اور اس کے صفات
 اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقیدہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق
 تشریح اور عدم لزوم کی اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض
 اور سیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی
 علم کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے **وَمَا يَجِبُ فِي التَّكْوِينِ مُرَاعَاةُ أَشْيَاءَ**
شَرَحَ الْغَرِيبَ لَعَلَّهٗ اور تدریس میں جس کے فراغات واجب ہیں چیزیں ہیں ایک شرح غریب
 کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو
 بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے **وَالْعَوْنُ عَلَى الْخَلْقِ نَحْوًا** اور جو مشکل متعلق ہو بنا بر
 قوت عند نحو یہ کے اس کو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کی ذہن پر
 صعب ہو تو اس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے **وَتَوْجِيهِ السَّائِلِ بِأَن يُصَوِّرَ هَٰذَا**
بِالْأَمْثِلَةِ الْخَيْرِيَّةِ وَيُبَيِّنُ مَا صَلَٰفًا اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ
 اس کی صورت باندہ دے جزئی مثالوں سے اور انکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب
 میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلبہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف صاف عبارت سے
 ان کے بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ انکا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کی ذہن
 میں آجائے **وَقَرِيبُ الدَّلِيلِ لِحَصْلِ النَّتِجَةِ بَلَرُوْمُ بَعْضِ الْمَقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَإِذَا تَرَاوَجَ**
بَعْضُ بَعْضٍ اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جاوے بہ سبب لازم ہونے
 بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی
 مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے
 قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر عملیات سے قیاس مرکب ہے تو سبب
 اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت سے سوق دلیل سے
 اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو **وَفَوَافِدُ الْفَيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوْلِ عَلَى الْحِكْمِيَّاتِ** اور
 نواید قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں یعنی تقریف اور قاعدہ میں ہر ہر قید کا فائدہ

بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلاسفے نے قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلاسفے
 فلافی صورت نکل جاوے جو معترف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمہ کی تعریف میں لفظ اس واسطے
 مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمہ کی افراد میں نہیں اور اسی طرح سے
 قواعد کلیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ
 کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسی سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کی نزدیک جب
 العمل میں کذا فی الحاشیۃ الفرزیتۃ وَجَوُّوْهُ الْخَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ اور قسیمات میں وجوہ صریح
 بیان کرنا یعنی بحسب استقرایا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے و دفعہ
 الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَحَتْلَفَيْنِ بَرِيٍّ اَتَمَّا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ بَرِيٍّ اَتَمَّا مُخْتَلِفَانِ مِنْ
 الْمَذَاهِبِ وَالتَّوَحُّجَاتِ وَالْجَبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے مختلف
 مذہب یا توجیہ یا عبارات کا مشتبہ خیال میں آنا یا دوشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی
 اگر وہ مذہب یا دو توجہ ہیں یا دو عبارات اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف
 اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتی ہوں تو دونوں میں بتقریر واضح فرق بیان کرے اور
 تقریق بلیغین کہتے ہیں اور اگر دوشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اس کے حل اختلاف کو
 تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں کا بدالات مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور
 دوسرا تضامنی یا التزامی و کُلُّوْمٌ مَا يَنْتَبِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَالسُّيْنِ ذَاكَ وَذِكْرُ الْاُخْفَى
 وَالْبَرَاهِينِ كَحُكْمِيَّةِ الْكُبْرَى وَصَلْبِ الصُّغْرَى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
 لازم آنا اس کا جو تعریفات میں منتہی ہے جیسے استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم
 جمع و منع یا لازم آنا اس کا جو براین میں منتہی ہے چنانچہ جبری ہونا کبریٰ کا اور سالبہ ہونا صغریٰ کا
 مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف میں
 اخفی کا لانا چنانچہ تارکی تعریف میں کہنا ہو اس طیف فوق الاسطیقات اَوْ قَادِرٌ فِي اللُّزُوْمِ وَ
 الْاِخْتِلَافِ اَوْ مُخَالَفَةٍ اُخْرَى اَوْ لِكَلَامٍ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اس کا جو قیاس
 استثنائی میں لزوم کا اور قیاس اقرانی میں اندراج کا قاضی ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اور کتاب کے
 دوسری عبارت سے کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی

اگر مصنف کی عبارت اسکی کتاب کے دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اس کے توجیہ کرنا چاہیے یا نسخ اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کی کلام پر بادی الراسے میں نظر
آتا ہو یا اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہایتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضرور ہے لہذا صرح المصنف
قدس سرہ رسالہ آخری فالعالم لا یحید ذلك مِدَّتُهُ فَاقْدَرْنَا قَامَةً حَتَّى يَبْقَى لَهُمْ هَلْدٍ وَ
الْأُمُورُ قَتَمَ يَنْبِيَهُ عَلَيْهِمْ فِي ذَرْبِهِمْ تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تاسہ کا افادہ
نکرے گا جب تک اون سے اون امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پہر اونہیں امور پر اثنائے درس میں آگاہ
کرتا جاوے تا ان قواعد منجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گو یا معقول محسوس ہو گیا
وَمِنْهُمَا أَنْ يُقْبَلَ الْأَشْغَالُ وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالتَّفْصِيلِ وَلَيْكُنْ لَهُ وَقْتُ يُجْلِسُ فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُوَجِّهًا
إِلَيْهِمْ يُبَلِّغُهُمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ حُجَّةَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَقُومُ إِلَّا بِالِاسْتِطَاعَةِ الْمَكْنَنَةِ ذَاتِ
الِاسْتِطَاعَةِ الْمُسِيرَةِ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الصَّحْبَةِ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَقَرُّفًا
بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْيَدِ الْإِشَارَةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَيُرَكِّبُهُمْ ادر منجملہ اون امور کے جسکی حفاظت
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کے تقصین کرے اور سمجھے او کو بتفصیل تمام فصول سابقہ
میں ذکر کیا ہے اور اسکو ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور انکی طرف
متوجہ ہو کر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے
اور بعد اس کے استطاعت میسر سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسر سے صحت ہے اور غیبت دلانا
اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے دائرہ علم اور اسکی طرف سے صفائی
دل ببرکت محبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ویر کہم یعنی رسول کریم اون کو پاک کرتا ہے
اپنی انوار محبت سے وَمِنْهُمَا أَنْ يَخُولَهُمُ بِالْوَعْظَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اِرْسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا أَنْ تَقَعَتِ الذِّكْرَى وَلِيَجْتَنِبَ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأُصُولِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابَهُ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا يَخُولُونَ بِالْوَعْظَةِ وَرُوِيَ
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ الْقَصَصَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ الْقَصَصَ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ
السَّاجِدِ فَعَلَّمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَأَنَّهُ مُدْ مَوْعِظَةٍ وَأَنَّهُ مُخَوِّدَةٌ ادر منجملہ امور مذکورہ کی یہ ہے

کہ لوگوں کا خبر گیری کا عطر اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
 کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور عطا کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے
 کہ مقرر ہو کہ روایت پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب اور
 بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمان کے وعظ اور نصیحت سے اور مقرر روایت پہنچی ہے حسن ابن
 ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور نہ ابو بکر رضی اللہ
 عنہما کے زمانہ میں اور مقرر روایت ثابت ہو اسے کہ صحابہ کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
 تھے تو یہ ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور پھر یہ ہے اور وعظ و نصیحت کے سوا اور
 یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ میں نہ تھے اور وہ قصہ
 خوانوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ و نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اس واسطے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے **فَالْقَصَصُ كُنْ يَذْكُرُ الْحِكَا يَا الْحَبِيبَةُ الْمُنَادِيَّةُ**
وَيَا لِمَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ أَوْغَرَهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصُدُ فِي ذَلِكَ تَذَرِيحٌ فَلَقِينَهُ
السُّنَّةُ وَتَمَرُّنُهُمْ لَهَا بِالِشَّدَاقِ وَالْإِحْجَابِ وَالْمُتَّبِعِينَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَضَائِلِ وَحُسْنِ الْإِثْرِ
أَيْ كَمَا يَأْتِي وَالْأَمْثَالِ وَالْجَمَلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَمْرُهُمْ وَسَنَعَتُهُ لَهُ فَضْلًا
 سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اس کے خیر کو بیان
 تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو
 اتباع سنت کے تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کر دے بلکہ
 مقصود اظہار زبان آوری اور اعجاب گفتاری اور لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن
 ایذا و حکایات اور ہر محل مثل گوئی سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری
 امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان کریں گے شرائط تذکر اور وعظ گوئی میں **ف** مولانا نے
 فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل غریض کر کے
 نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو
 ملا کر ذکر کرنا جیسے اہل علم کے کان پر ہے ہو جاوین ابی ای حکایات مصداق ہیں اس حدیث کو
 جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے مردي ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پہلی امت میں کچھ لوگ

ہوئے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کرینگے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنین تو انکی صحبت سے
 آپ کو بچاؤ دور رہو و منها الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فی الوضوء والصلاة وان یرى احدا
 لا یتوَعَّبُ الخلل فینادی ویل للمکرهین من النار ولا یتیم الظالمین فیکول صل فانک
 لم فصل و فی اللباس والکلکم وغیر ذالک قال اللہ تعالیٰ ولتکن منکم امۃ یتقون عوف الی
 الخیر ویامرؤن بالمعروف و ینہیون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون والاداب فیہما الرفق
 واللبس و انما العنف والشدة شان الامراء والملوک قال اللہ تعالیٰ وجاہد لہم بالنی ہی احسن
 اور منجملہ امور مذکورہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پانوں کو
 پورا نہیں دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان برطاعت
 نہیں کرتا تو کہے کہ ناز پر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور
 اس کے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہئے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہئے
 کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کا امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں
 اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلطیف اور نرم کلامی آداب
 ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے
 نبی کریم سے کہ مجاہدہ کرو ان سے اوس طریقہ پر جو نیک رہے یعنی تطف اور نرمی سے و مہما موماساۃ
 الفقراء و طالب العلم یقدر الایمان فان لم یقدر و کان لہ اخوان موافقون حرّضہم
 و حشہم علی الموماساۃ فاذا وجد تہذیب الصفت جتمعہ فی شخص واحد فلا تلتکن اقلہ
 و ارب الانبیاء و المرسلین و اقلہ الذی یدعی فی الملکوت عظیما و اقلہ الذی یدعی عوالہ خلو
 اللہ حتی الخبثان فی جوف الماء کما ورد فی الحدیث فلا زمہ لایہوتک فاقلہ الذی بیت الاحمر
 و اقلہ اعلم اور منجملہ امور مذکورہ کی خبر گیری اور حسن سلوک ہی فقر اور طالب علموں سے بقدر امکان کے
 اور اگر مقدر نہ ہو اور اس کے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو اوںکو تحریریں اور ترغیب
 دلاوے اور ان کے ساتھ سلوک کرنے کے تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکی ایک شخص میں عظیم الشان
 ہرگز شک نہ کرنا اوس کے وارث الانبیاء و المرسلین ہوں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان
 شہور ہے اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ عادی ہے یہاں تک کہ چہلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ

حدیث میں وارد ہے تو اسے مخاطب اسکا ساتھ نہ چھوڑو کہ میں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمد اور اکبر اعظم ہے واللہ اعلم مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرتے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اونہیں مین بیٹھے اور فرمایا۔
اِنَّكُمْ جُعِلْتُمْ عَلَمًا لِّعَلَّیْہِمْ تَعْلِمُوْنَ اِسْمَیْہِمْ تَعْلِمُوْنَ اور شاید کہ اس میں بہید یہ ہے کہ علم حقانی
فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا منظر ہو جاتا ہے اور
یہی سرے خلافت کا اس واسطے کہ اس کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے
خلق میں اور اس کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْاُمَمِیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
ولہذا اس فضل کے سبب سے پر صنف قدس سرہ اس آیت کو لایا واعلم ان کل من انتصب
منصب الهدیۃ والدخول الی اللہ متی ما اخل فی شئ من ہذی الامور فان فیہ ثلثۃ حتی یشدھا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہو جب کہ وہ خل انداز ہو گا کسی
امر میں امور مذکورہ سے تو اس میں رخصہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنی اس میں صفت
کو حاصل کرے تب کامل ہو ف یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن میں یکساں
جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرینکا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا وَجِلٌّ
طَالِبُ الْحَقِّ بِأَمْرِ مِیْنَا اِنَّ لَا یَصْعَبُ الْاَغْنِیَاءُ الْاِلَّا دَفْعَ مَطْلَبٍ عَنِ النَّاسِ وَجُعِلَتْ عَامَّتِہُمْ
عَلَى الْخَیْرِ وَهَذَا هُوَ وَجْہُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّةِ عَلٰی ذٰلِكَ مَحَبَّةُ الْمَلُوْکِ
وَبَیْنَ مَا صَحِبَتْہُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ النَّوْمِیَّةِ اور میں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو
چند امور کی از انجملہ یہ ہے کہ اغنیاء اور امراء سے صحبت نہ کرے مگر یہ نصیحت دفع کرنے ظلم کی خلق
پر سی یا اونکو مستغیر کرینکے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے اُن احادیث کے
درمیان میں جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہیں اور درمیان اوسکے کہ اکثر علمائے
صالحین نے ادنیٰ صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر قارض دفع ہوتا ہے وَمِیْنَا اَنْ لَا یَحْبِبَّ جَهْلُ الصُّوْفِیَّةِ

وَلَا جَهْلًاكَ الْمُتَعَبِّدِينَ وَلَا التَّقِيفَةَ مِنَ الْفَقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُجَدِّدِينَ وَلَا الْغُلَّةَ
 مِنَ أَصْحَابِ الْمُعْقُولِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْفِيًّا وَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَكُّلِ إِلَى اللَّهِ
 مُصْبِحًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السَّنَةِ مُتَنَبِّئًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَأَثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا وَمِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْخُذِينَ إِلَى
 الْحَدِيثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْحَقَائِلِ الْمَأْخُذِينَ مِنَ السَّنَةِ الْمَأْخُذِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ
 تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالصُّلُوفِ غَيْرَ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ
 الْمُكْثِفِينَ زِيَادَةً عَلَى السَّنَةِ وَلَا يَصْغَبُ إِلَّا مَنِ انْصَفَ بِهَذَا لَا الصِّفَاتِ أَوْ رَأَى أَجْمَلَهُ بِهِمْ وَصِيت
 ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ باہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زہد
 خشک ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول
 اور کلام کی جو معقول کو دلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں افراط کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے
 کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان میں حالات بلند میں ڈوبا سنت مصطفویہ میں
 راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا تجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا
 اور نہ فقہیان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں نظر سے اور اذن اصحاب عقائد کے
 کلام سے جسکے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع اور عدم لزوم کی
 اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کی تشدد کرنے والے انہیں ایسے نفوس پر
 اور نہ دقت کرنے والی سنت بنویہ پر برہ کر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اس شخص کی جو متصف بصفات
 مذکورہ ہے **ف** مصنف تیس سترہ مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان
 کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ
 نے فرمایا شہر نخت موعظت پیر صحبت این سخن است کہ از مصاحب ناخوش اصرار
 کن سید صوفی جاہل اور عاجز بے علم بدعت اور اسکا دسے کمتر خالی حدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شہر خیالات
 نادان خلوت نشین بہم برکنند عاقبت کفر و دین اور فقیہ زاید خشک اور باطن اور برکات
 قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغر شریعت سے محروم اور غالیان صحاب
 معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں مترد و یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ

بخلاف اوس مرد کامل الوجود کی جو کمالات ظاہرہ اور باطنیہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار
 ہو کر وارث سید البرابر ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیسا سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت
 بے علت سے ہر کو نصیب کرے آمین ثم آمین **وَقِيمَا أَنْ لَا يَكُنَّ فِي تَرْجِيحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهُمَا**
عَلَى الْبَعْضِ بَلْ يَضَعُ كُلُّهُمَا عَلَى الْقَبُولِ بِجَمَلٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهُمَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ الشَّيْءِ وَمَعْرُوفًا كَانَ
الْقَوْلَانِ كُلُّهُمَا أَحْوَجَ مِنْ شَيْءٍ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ
كُلُّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَقْصِيبٍ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے فقہائے کیا کے
 مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالا جمال مقبول جانے اور ان میں سے
 اس پر چلے جو صریح اور شہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہائے دو قول ہوں اور
 دونوں مآخوذ اور مستنبط ہوں سنت سے تو اوس قول پر چلے جس پر اکثر فقہائین اور اگر دو وزن طرف
 کثرت فقہائے برابر ہے تو وہ مختار ہے تو جیسا ہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ
 کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تقصیب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذہب
 اربعہ میں حق دایر ہے لہذا اس کو مجمل الحق جانے کو ضرر پایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے
 منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب یا قبیہ کی تحقیق اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے
 چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو بڑا بہنے لگے امین اور بعضے شافعی متصفی مذہب
 حنفی پر فتن کر کے ہیں اسی ہمید سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام
 مجبوراً افضل لکھو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ نہینہ میں فرمایا صریح سنت ہے وہ مراد ہے جب کا مطلب
 ماہرین لغت عرب کے افہام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق
 علیہ ہو یا ترمذی اور ابوداؤد اور او کے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی
 ہو اور سب مذاہب فقہاء کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیما بین
 شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں
 تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث
 صریح سے اور مخیر سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلائل کرے لیکن نص اسکی لطیف میں وارد
 ہے سو فقہائے اوس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہو اسے جس سے جواب اس مسئلہ کا

نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کے ساتھ بلکہ جواب مسئلہ کے مقتضی
 ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے موافقت حدیث صحیح معر
 کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حتمین ہے جو اسائید اور متون
 حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ ماول اور غیر ماول پر قادر ہو حدیث صحیح صحیح
 غیر معارض کی اختیار کرتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علماء محققین کی تصانیف سے یہ امر
 مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو شکوہ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ
 دریافت کر کے آپکو محدث قرار دیتا ہے شعر تکیہ بر جابے بزرگان نتوان زد بگزاف + مگر اسباب بزرگی
 ہمہ اکادہ کنی۔ وَفِيهَا مَا لَا يُتَكَلَّمُ فِي تَرْجُمَةٍ طَرَفًا الصَّوْفِيَّةُ بَعْضُهُمَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكَرُ عَلَى الْمُتَخَوِّفِ
 مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمَأْوِلِينَ فِي السَّمَاءِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ هُوَ نَفْسُهُ إِلَّا مَا هُوَ قَائِمٌ فِي السَّنَةِ وَمَثَلُهُ
 عَلَيْهِ أَصْنَافُ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَوَقِّعِينَ الرَّاسِخِينَ وَاللَّهُ الْمُؤَقِّقُ وَالْمُحْيِيُّ أَوْ رَأَا نَجْمَهُ هَمَّ كَقَسْمِهِ
 نکرے صوفیوں کے طریقہ میں بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو انہیں مغلوب الحال ہیں انہیں انکار نکرے
 اور نہ انہیں جو سماع وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیر وی نکرے مگر اوسکے جو سنت سے ثابت ہو
 اور جس پر وہ اہل علم جیسے ہیں جو مجملہ محققین را سخن ہیں اور حق تعالیٰ توفیق دے والا ہے اور مددگار
 ف اولیائے طریقت کے طریقہ میں حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہیں پہر یوں کہنا
 کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادر یہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جو
 جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال
 وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ انکار میکنم و این کار میکنم یعنی مغلوب میں اہل
 سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فضل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو انکے
 انکار وجہ ہے اور پیر وی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہیں چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے
 رسالہ میں فرمایا خدا صفا و فرج باکر نسبت صوفیہ غنیمت گیری ست در سوم ایشان تاسیج نمی ارزد
فصل اس فصل میں ادب تذکیر اور وعظ گوئی کے تذکرہ ہیں جسکے بیان کا مصنف قدس
 سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الرَّسُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
 إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكُلِّهِمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَهُمْ يَا أَيُّهَا اللَّهُ فَالْتَذَكُّرُ

رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلَسْكَلمَ فِي صِفَةِ الْمَذْكُورِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ الَّتِي لَهَا الْمَذْكُورُ وَمِنْ أَيْ
عِلْمٍ اسْتَمْدَكُوهُ وَمَا ذَاكَ وَمَا آدَابُ السُّمُوعِينَ وَمَا الْأَفَاتُ الَّتِي تَهْتَرِي فِي وَطْأِ طِ

وَمَا نَبَأًا وَمِنْ أَدَبِ الْإِسْتِعَانَةِ خُشُوعًا قَالَى لِي اسْمُ رَسُولِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ فَرَمَا
کہ سبھایا بوجھایا کر تو سبھ مذکور اور واعظ ہے اور اسے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کرو قالیج
سابقہ کو تو نص تر آئی ہے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمو چاہے
کہ کلام کرین مذکور کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اس غایت میں جو مذکور کا مقصود صلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ کس
دالوں کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانہ کے واعظوں کے وعظ میں پیش آتی
ہیں اور اس سے درخواست مددگاری کی ہے وَأَمَّا الْمَذْكُورُ فَخَلَا بَدَأَ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّمًا عَدْلًا
كَأَشْرَطِ طَوَائِفِ رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ مَذْكُورِ وَاعْظُ كَوْضُورِ ہے کہ مكلف یعنی مسلمان
عادل بالغ ہوا اور عادل یعنی متقی ہو چنانچہ راوی حدیث اور شاہدین علمائے تکلیف اور عدالت
شہرہ کی ہے ف مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت
جیسے شیعوں اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں مُحَدِّثٌ قَامُ مَفْسِّرًا عَلِيمًا بِجَمَلَةٍ كَافِيَةٍ مِنَ الْخَبَارِ
التَّكْلِيفِ الصَّالِحِ وَسَيِّئُ هُنَّمُ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو و كَفَيْتُ
وَالْحَدِيثُ الشُّغْلُ بِكِبْرِ الْحَدِيثِ بَأَنْ يَكُونَ قَرَأَ لَفْظًا وَفَهُمْ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ حَقَّهَا وَوَعْلَاهَا
وَلَوْ بِأَخْبَارٍ حَافِظٍ أَوْ اسْتِنْبَاطِ فَعِيلٍ وَكَذَلِكَ بِالْمُفْسِّرِ الشُّغْلُ بِتَرْجُمَةِ غَرِيبِ كِتَابِ اللَّهِ
وَتَوْجِيهِهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَارُوِي عَنِ التَّكْلِيفِ فَتَحْقِيقِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے شغل رکھتا ہوں اس طرح کہ حدیث کے الفاظ کو استادھی سے
پڑھ کر سن کر چکا ہو اور ان کے معانی کو بوجھ ہو اور احادیث کے محت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ
معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اس طرح مفسر سے
ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشککہ کی توجیہ اور تاویل کا
واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اس کو جانتا ہو و كَفَيْتُ بِمَعْنَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ مُفَصِّلًا

لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدَرَهُمْ وَأَنْ يَكُونَ لَطِيفًا ذَا وَجْهِ وَمَرْقِيَةً اور اسکے ساتھ سب
 سمجھ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرنا ہو لوگوں کے ساتھ مگر بقدر اون کی فہم کے اور جہ کہ ہر بان
 صاحب و جاہت اور مروت ہوف مولانا نے فرمایا بالا تراز فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علیٰ غرض
 اکرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اس قدر جتنا اون کے سمجھ میں آوے کیا تم
 یہہ جانتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تندیب کریں یعنی جب لوگ ایسے کلام سیکے جو اون کی
 عقل میں نہیں آتا ہو تو اسکا انکار کریں گے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر
 اور حقائق توحید اور مسائل مشککہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اوہمین صلاحت کا خوف
 ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں
 بے حقیقت ہے اسکا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ میں مروت یعنی جو انفرادی
 اور حسن عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ حسین یہہ صفت حاصل نہیں وہ اون لوگوں کے مشابہ ہے جہاں قول
 فصل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے واعظ سے فائدہ تذکرہ کا حاصل نہیں وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّنْذِيرِ أَنْ لَا
 يَذْكُرُوا الْأَعْيَابَ وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيهِمْ مَلَالًا بَلْ إِذَا عَرَفْتَ فِيهِمُ الرِّغْبَةَ وَفَقِطْهُمْ عَنْهُمْ وَفِيهِمْ رَغْبَةً
 اور کیفیت وعظ کوئی کی یہہ ہے کہ وعظ نہ کرے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ
 کلام کرے اوس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اس وقت وعظ شروع کرے
 جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے در صورتیکہ اون میں رغبت
 باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے
 فرمایا عِزَّ الْأَنْبِيَاءِ بَشَرٌ كُنْ كَمَا كُنْتَ بَشَرٌ وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالسَّجْدِ وَأَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ
 بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا وَيَذْكُرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمُومًا وَ
 الْخَاصِّينَ خُصُوصًا اور یہہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں کیجئے چنانچہ سجدین اور یہہ کہ حمد اور
 درود کلام کو شروع کرے اور انہیں پر ختم ہی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر
 لوگوں کیواسطے خصوصاً وَلَا يَخْصُ فِي التَّرْغِيبِ وَالرَّهْبِ فَقَطْ بَلْ يَثُوبُ كَلَامُهُ مِنْ هَذَا أَوْ مِنْ
 ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ مِنْ إِدْخَالِ الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ وَالْبَشَارَةِ وَالْإِفْذَالِ اور یہہ کہ مخصوص نہ کرے
 کلام کو فقط خوشخبری سنائی اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا۔

ملاتا رہے کہی اس سے اور کہو اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے
 پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور تحریف کو لانا **ف** اس واسطے کہ فقط ترخیب سے آدمی ہلک
 ہو جاتا ہے اور فقط ترغیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر
 ذکر کرنا چاہیے۔ مصرعہ جو کرکن کہ جراح و مرہم نہ است۔ **وَإِنْ يَكُونُ مَسِيرًا لِمَعْسَرًا وَجَعَلَهُمْ بِالْخَطَا
 وَلَا يَخْصَّ طَائِفَةً وَإِنْ لَا يَسَافُهُ نَدَامَةٌ قَوْمٌ أَوْ الْإِنْفَادُ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يَعْزِضُ مِثْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
 بَالُ أَهْوَاءٍ فَعَلُوا كَذَا أَوْ كَذَا** اور وعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا
 اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
 قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار یا متنافی نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کے چنانچہ یون کہنا گیا
 حال ہے کہ کون کا کہ ایسا ایسا کرے ہیں۔ **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمتنافیہ مذہب اور پراگشکار
 و اعطی عداوت باطنی پر معمول ہو کی اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعض
 سامعین کا دل منقبض ہو اور دلون سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکر کا فائدہ
 نہ حاصل ہو گا **وَإِنْ يَكُونُ مَسِيرًا لِمَعْسَرًا** اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے۔ **ف**
 اس واسطے کہ کلام تخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہمت کو کھوٹے ہے تو غرض تذکیر میں غل و ملق
 ہو گا **وَجَسِّنَ الْحَسَنَ وَجَسِّنَ الْقَبِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَيَنْهَى عَنِ الْعُرْفِ وَلَا يَكُونُ لَمَعَةً** اور
 خوبی بیان کرے نیک بات کی اور بُرائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور
 منکر سے نہی کرے اور مردہ رہ جائے رکابی مذہب نہ کہ جس محل میں جاوے اونکی خواہش نفسانی کے
 موافق وعظ شروع کرے۔ **وَأَمَّا الْعَايَةُ الَّتِي يُلْحِقُهَا قَبِيحٌ أَنْ يَرَوْهُ فِي نَفْسِهِ صِفَةُ الْمُسْلِمِ**
فِي أَحْمَالِهِ وَحِفْظُ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ الْعَالِيَةِ وَمَدَامَتُهُ عَلَى الْأَذْكَارِ حَتَّى يَحْقُقَ فِيهِمْ
فِي ذَلِكَ الصِّفَةِ بِمَا لَهَا مِنَ التَّذَرُّعِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ أَكْفَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِي
السَّيِّئَاتِ فِي الْبَاسِ وَالرَّيِّ وَالصَّلَوةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا دَبُّوا فَلْيَأْمُرْ بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَرُ فِيهِمْ
فَلْيَحْرِصْهُمْ عَلَى صَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلِلسَنَيْنِ فِي تَأْيِزِهِمْ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَلَامِ اللَّهِ وَ
وَقَائِدِهِ مِنْ بَاهِرِ أَعْيَالِهِ وَتَضَرُّعِهِمْ وَتَحَذِيرِهِ لَأَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا تَمَّ بِهِمُ الْوَيْلُ وَعَدَّ أَيْلَهُمْ وَشِدَّةُ
قَوْمِ الْحِسَابِ وَعَدَّ أَيْلَهُمُ الْوَيْلُ وَكَذَلِكَ بَرِّغِيَابَاتٍ عَلَى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَرْغَائِهِ وَعِظُ كِي وَتَضَرُّعِهِ

سو مناسب یوں ہے کہ اسے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور اس کے حفظ
 لسان اور اخلاق میں اور اس کے حالات قلبی اور اس کے اذکار کی مداومت میں پہر چاہے کہ اسی صفت
 متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کر دے اندک اندک اس کے فہم کی موافق
 نویسی سنات کے خوب یوں اور سیات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں
 پہر جب اس کی نوگر ہو جاوین تو او کو اذکار کی تکفین کرے پہر جب اون میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو
 او کو رغبت اور چوہن دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمہ سے اور
 اون کے دہن میں ان امور کی تاثیر کرنے میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقایع گذشتہ
 کی ذکر کرنے سے سنجیدہ حق تعالیٰ کے افعال ظاہرہ اور اس کی تشریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر
 دنیا میں ہو چکی ہے پہر استغانت چاہے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
 الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استغانت چاہے
 اس کے موافق جیسا ہم مذکور کر چکے ہیں۔ **وَأَمَّا اسْتِثْنَاءُ فَلْيَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى أَقْوَامٍ**
الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمُتَدَبِّرِينَ وَأَقَاوِيلُ الصَّاحِبَةِ وَالتَّاجِسِينَ
وَعِيَاهُمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيَانِ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور غلط
 گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہے اس کے ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث
 نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور ان کے سوا اور مومنین صالحین
 کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر
 و مدہم ادہ ہے بولفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات
 فاضلانہ اور نکات اور لطایف شاعرانہ کو مقام و خط میں ذکر کرنا ہرگز لایق اور مناسب نہیں + اس واسطے
 کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات
 کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے داعطین میں سے ایک داعط
 نے مقطعات قرآنیہ کی معافی میں خوش مشروح کیا یا نند کلمات شاعرانہ کے یہاں تک
 اس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اس نے طہ کی تفسیر کی بحساب حمل کہ چودہ عدد ہو تو یہ خطاب ہے خدا کا
 ایسے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اسے چودہ ہون رات کے چاند تو غور کر کہ اس داعط کی جہالت اور

امتیازی اسکو کہاں پہنچ گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا
 کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا بھی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک
 ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔ وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْحَاوِفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَذْكُرُوا عَلَى ذَلِكَ أَشَدَّ الذِّكْرَ
 وَأَخْرَجُوا أُولَئِكَ مِنَ السَّاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَسْرَائِلِيَّاتِ الَّتِي لَا يَعْرِفُ صَحَّتْهَا
 وَفِي السِّيَرَةِ وَشَأْنِ نَزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہئے کہ یہودہ قصوں کو جو بروایت صحیح
 ثابت نہیں ہیں ذکر کرے اس واسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو
 ساجد سے نکال دیا ہے اور ان کو مارا ہے اور یہ وہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات میں ہوتے
 ہیں جنکی محنت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں وَأَمَّا الذِّكَا فَهُ خَالِدٌ وَخَيْبٌ وَالتَّهْطِيبُ
 وَالتَّمْثِيلُ وَالْأَمْثَالُ الْمَوَاضِعُ وَالْقَصَصُ الْمَرْفُوعَةُ وَالشَّكَايَاتُ الْمَوَافِقَةُ فَهَذَا طَرِيقُ الْمَثَلِ كَثِيرٌ
 الشَّرْحُ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کہلی مثالوں سے
 اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نجاتِ نفع بخش سو یہ طریقہ ہے تذکر اور شرح کا۔ وَ
 الْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا الْإِمَامُ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْأَدَبِ الصَّوْفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدُّعَايَاتِ
 أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْأِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَيِّزُ إِنَّ هَذَا مَسْئَلَةٌ يَتَلَقَّهَا وَطَرِيقَاتِي تَعْلِيمِيهَا أَوْ مِنْ
 مَسْئَلَةٍ كَوَاعِظٍ ذَكَرَ كَرِيءٌ چاہئے کہ وہ قسمِ حلال سے ہو یا حرام سے یا آدابِ صوفیہ سے
 یا دعوات کے باب سے یا عقایدِ اسلام سے پس قولِ ظاہر یہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ
 مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اس کے سکھانیکا طریق معلوم ہو۔ وَأَمَّا آدَابُ الْمُتَعَلِّمِينَ فَإِنْ يُسْتَقْبَلُوا
 الْمَذْكُورُ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يَلْعَبُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمَذْكُورِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
 بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالسُّؤَالِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَجْمَعُهُ فَهَوْنُ الْعَامَّةِ
 فَلَيْسَتْ عَنْهُ فِي الْجُلُوسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَلَقُّ قَوِيٌّ فَتَفْصِيلُ
 الْجَمَلِ وَشَرْحُ عَرِيبٍ فَلْيَسْطَرِّ حَتَّى إِذَا انْقَضَى سَلَامُهُ سَأَلَ الْجَمْعَ اور وعظِ جماعت کرنا اس کے
 آدابِ صوفیہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور بہو تعب نکرین اور شور نہ مچاؤں اور آپس میں وعظ کے
 اندر باتیں نکرین اور ہر امر میں واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سنا کہ کوئی خطبہ عارض ہو تو اگر اس کو
 مسئلہ مذکورہ کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسترد قوی ہو جب کو عوام کی فہم نہیں

اٹا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے موجود مجلس میں پہرا کر چاہے تو اسکو خلوت
 میں پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے نامقہ قوی تعلق ہو چاہے بنفس کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا
 دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکه اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کر لے وَلَعَلَّ الْمَذْكُورَ تَحْلُلُهُ فَلَسْتَ
 مَرَاتٍ اور چاہے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادة کرے ف تجارتی میں انس رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادة فرماتے تھے تا خوب
 بوجہ میں آجائے فَإِنْ كَانَ هَذَا أَهْلَ لُحَاظٍ شَتَّى وَالْمَذْكُورَ يُقَدِّرَانِ يَتَكَلَّمُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ
 فَلْيَفْعَلْ ذَلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَاجْمَالَهُ عَسَاكَرُ مَجْلِسٍ وَعِظٌ مِنْ كَيْ تَسْمُكِي بُولِي دَالِ بُوْكَ هُونِ
 اور واعظ اونی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور ہر ہیز کرنا چاہیے
 دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اسوا سے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْأَقَا
 لِيَّتِي تَحْتَرِي الْمَوْضَاعَاتِي فَمَا إِنَّمَا مَعْلَمٌ يُمَيِّزُهُمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبٌ كُلِّ مِهِمْ
 الْمَوْضُوعَاتِ وَالْحُفَاتِ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَاةَ وَالِدَعْوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ
 اور وہ آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظوں کو پیش آتے ہیں سو انہیں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان
 موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اوسکا موضوعات اور محرمات ہے اور مذکور کرنا اور نکالوں
 نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔ **ف** سبب اسکا یہ ہے
 کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور فقہ
 کسی کتاب میں عوام فریب پایا اذ اسکو لیے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عدا
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چوٹ باندھیں گاہے جہنی ہے مترجم کہتا ہے تو اہل ایمان پر
 واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث
 کے کتابوں مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسوا سے کہ خود چوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث
 کو بے تحقیق نقل کرنا و نوبر میں عذاب میں وَمِمَّا مَبْغِضًا لَّهُمْ فِي شَيْءٍ مِنَ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ
 اور ازراہ مجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور ترہیب ہے۔ **ف** چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دعوت
 فلائی فلائی سورت سے فلائے دن اور فلائی ساعت میں پڑے تو تمام عمر کے قصائے نماز کا عذاب
 دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بہنگ پیئے اوسے گویا اپنے ہاتھ سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق لٹا لے

بے تیزی اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے امین **وَمِنْهَا قِصَصُهُمْ قِصَّةُ**
كَرْبَلَاءِ الْوَفَاةِ وَتَحْيِيزِ ذَالِكَ وَخُطْبَتُهُمْ فِيهَا اور ازرا نجلہ قصہ کربلا اور وفات کے قصہ خوانی اور اس کے
 سوا اور موعون میں قصہ گوئی اور انہیں خطبہ خوانی کرنا **فَاسْوَأَ سَطْرُ** کہ ایسے امور کا رواج قدون
 سابقہ میں نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ
 طیار ہوتا ہے تارقت اور گریز زیادہ ہو سبجان التکریم اولثا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے
 فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اس پر
 طعن اور تنبیہ نہیں کرنا اور اگر کوئی محفل تفریہ داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعات میں نہ
 شریک ہو تو مصلحتوں ختم ہوتا ہے بلکہ اس کے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلا ماشخص سجادہ العرش خارجی
 اور دشمن اہلبیت ہے شعر پریدہ زاصل کا ربوہ * بفتح کم معتقد خدا و بسیار شرح **فصل**
اس فصل میں مصنف قدس سرہ اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے **صَحْبًا وَ**
عَلَمًا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَالسَّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيزِ لِلتَّحْقِيقِ وَإِنْ كُنْ مِنْهُمْ تَعَيَّنَ الْأَدَابُ وَالْإِسْغَالُ ہماری صحبت اور طریقت
 اور سلوک کے آداب کو سمیٹنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند جو مشہور
 اور متصل ہے یعنی مصنف سے تا مباد رسالت پیغم میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب
 کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کی اتصال تفصیل
 نہیں بلکہ جمالی ہے **فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَحَيَّ اللَّهُ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ وَالْحَقُّهُ يَسْلُقُهُ الصَّالِحِينَ**
صَحْبَ آبَاءِ الشَّيْخِ الْأَجَلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَيَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَكَلَّمَ مِنْهُ
الْعُلَمَاءُ الظَّاهِرَةَ وَقَادَبَ عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكِرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الشُّكُلَاتِ
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْوَعِهِ مِنَ الْوَأَقِعَاتِ
وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف
 ولی اللہ نے حقیقی اوس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاو زمانہ دراز
 صحبت رکھے ایسے والد شیخ اجل عبد الرحیم کے خدا را ضی ہو او نے اور او کو را ضی کرے اور انہیں
 علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سکھے اور ان سے کرامات دیکھے اور مشکلات پر چھ اورائے

اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کی سنی اور جوادن برائون کے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کلمات
گندزی اوسے سموع ہوئی اللہ سبحانہ مولف اور باقی اون کے مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک
بدلہ دے۔ وَصَحْبٌ هُوَ شَيْوُخًا كَثِيرًا اَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ اَوَّلَهُمْ خَوَاجَه خُرْدٌ صَحْبُ الشَّيْخِ
اَحْمَدَ ابْنِ هُرْدَيْ وَ الشَّيْخُ الْهَدَادُ وَ خَوَاجَه حَسَامُ الدِّينِ صَحْبُو خَوَاجَه مُحَمَّدٌ بَاقِي وَ ثَانِيَهُمُ السَّيِّدُ
عَبْدُ اللَّهِ صَحْبُ الشَّيْخِ السُّورِي صَحْبُ الشَّيْخِ التَّهْمُرْدِي صَحْبُ خَوَاجَه مُحَمَّدٌ بَاقِي وَ ثَالِثُهُمُ
الْخَلِيفَةُ أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبٌ مُلَّا وَ لِي مُحَمَّدٌ صَحْبُ الْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ اَوْ شَيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بَهِت
مرشدون کے صحبت میں رہے بزرگتر اونمیں سے تین مرشدین اول اون میں خواجہ خرد میں جو شیخ احمد
سہرندی اور شیخ الہدادر خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے
اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ بن جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ
احمد سہرندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبدالرحیم
کے خلیفہ ابوالقاسم بن جولاوی محمد کی صحبت میں رہے اور وہ امیر ابو العلاء کی صحبت میں رہے۔
ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بر وزن نور قبیلہ ہے سہرند کے تواج سے ثُمَّ الْخَوَاجَه
مُحَمَّدٌ بَاقِي صَحْبُ خَوَاجَه مُحَمَّدٍ اَمَلْنِي صَحْبُ اَبَاهُ مَوْلَا مُحَمَّدٍ دُرُوْشٌ صَحْبُ مَوْلَا مُحَمَّدٍ زَاهِدٌ
صَحْبُ خَوَاجَه عُمَيْدُ اللَّهِ الْآخِرِ وَ اَلْأَمِيرُ أَبُو الْعَلَاءِ صَحْبُ الْأَمِيرِ عَبْدِ اللَّهِ صَحْبُ الْأَمِيرِ يَحْيَى صَحْبُ
خَوَاجَه عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبُ خَوَاجَه عُمَيْدُ اللَّهِ الْآخِرِ الْمَذْكُورِ پیر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکن کی صحبت میں رہی وہ اپنے
باب مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبداللہ امر
کی صحبت میں رہے اور امیر ابو العلاء امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر محمد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبداللہ کی صحبت
میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت میں رہے وَالْخَوَاجَه لُحْرَاؤُ صَحْبُ شَيْوُخًا كَثِيرِينَ مَوْلَا قَاسِمُ بْنُ جَرَحِي
وَ خَوَاجَه عَلَاءُ الدِّينِ الْعَجَلُ وَ ابْنِي صَحْبَا خَوَاجَه فَتْسَبْدُ بِلَا وَ اَسْطَرِ وَ صَحْبُ الْأَوَّلِ اَيْضًا خَوَاجَه
عَلَاءُ الدِّينِ عَطَّارُ وَ الثَّانِي خَوَاجَه مُحَمَّدٌ يَارَسَاؤُهُمَا مِنْ كِبَارِ اصْحَابِ خَوَاجَه فَتْسَبْدُ وَ خَوَاجَه
احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمیں سے مولانا یعقوب جرخی اور خواجہ علاؤ الدین محمد وانی
میں وہ دونوں خواجہ فتسبد کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب جرخی خواجہ
علاء الدین عطار کی ہی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاؤ الدین خواجہ محمد یار سا کی صحبت

میں رہے اور دونوں نے عطار اور بارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں فربخ قریہ
 ہے غزنین کے تواب سے اور عبداللہ کبیر غزین مسجد ایک موضع ہے بخارا کے تواب سے اور نقشبند
 بان کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والدین پیش کرتے تھے وَالْخَوَاجَةُ نَقِشْبَنْدُ صَحْبِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
 أَجْلَاهُمْ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٌ أَبَا سَمَاسِيٍّ وَخَلِيفَتُهُ الْأَمِيرُ سَيِّدُ كُلَّالٍ وَالْخَوَاجَةُ مُحَمَّدٌ صَحْبِ
 خَوَاجَةُ عَلِيٍّ الرَّامِيَّتِيِّ صَحْبِ خَوَاجَةُ مُحَمَّدٍ أَبَا الْخَيْرِ الْفَغْبَوِيِّ صَحْبِ خَوَاجَةُ عَارِفِ رِيوُكِرِيِّ
 صَحْبِ خَوَاجَةُ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبُخْدَوَانِيِّ صَحْبِ خَوَاجَةُ يُوسُفَ الْهَمْدَانِيِّ صَحْبِ عَلِيٍّ الْفَارُوقِيِّ اور
 خواجہ نقشبند بہت شیخ کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور ان کے خلیفہ امیر
 سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوکر کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالخالق بخدوانی
 کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فاروقی کی صحبت میں
 رہے۔ فربخ سماسی غزین و تشدید سیم قریہ سے طوس کے تواب سے اور رامیتن قصبہ ہے
 بخارا کے تواب سے اور فغنہ لفتح فادسکون غزین مسجد قریہ ہے بخارا کے تواب سے اور ریوکر کبیر رائے
 ہمدان قریہ ہے بخارا کے مصنفات سے اور فاروق قریہ ہے طوس کے تواب سے صَحْبِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ
 كَثِيرِينَ أَجْلَاهُمْ أَشَابَ لَحْدَهُمَا الْأَمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيُّ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ الدَّقَاقِ صَحْبِ
 أَبِي الْقَاسِمِ النَّصْرَبَادِيِّ وَالْحَضْرَتِ الشَّيْبَانِيِّ صَحْبِ سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجَنِيدِ الْبُخْدَوَانِيِّ
 وَالثَّانِي خَوَاجَةُ أَبُو الْقَاسِمِ الْكَزْكَانِيُّ صَحْبِ أَبِي عَثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبِ أَبِي عَلِيٍّ الْكَاتِبِ صَحْبِ
 أَبِي عَلِيٍّ الرَّوْدِ بَارِي صَحْبِ جَنِيدِ الْبُخْدَوَانِيِّ عَلِيٍّ الْفَارُوقِيِّ شَاحِجِ كِي صَحْبِ مِينَ رَا بَزْرُكَتَرَانِ مِينَ رَا
 دوہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہا وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوحمین قشیری کی
 صحبت میں رہا اور دونوں نے نصر آبادی اور قشیری شہلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائیف جنید
 بخدادی کی صحبت میں رہے اور دسکر مرشد علی فاروقی کے ابوالقاسم کرکافی ہیں جو ابو
 عثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودباری۔
 صحبت میں رہے وہ جنید بخدادی کی صحبت میں رہے۔ فربخ ابوالقاسم قشیری رسالہ
 قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے

تشریف ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرکان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہر و کاف عجمی ایک گانو کا نام ہے رودباری منسوب بنا حیح کہ ان کے ابا کا پیشہ تھا۔

ف سقنی یعنی پارہ فروش کہ جسکو براجم کہتے ہیں وَالْجُنْدِ الْبَغْدَادِيَّ صَحْبَ خَالَةِ الشَّرِيِّ السَّقَطِيَّ صَحْبَ مَعْرُوفِ الْكُرْمِيِّ صَحْبَ سَيُوفَ الْكَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ تَارِينَ أَحَدَهُمَا الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ مُوسَى الْكَافِمُ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقِ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ الْمُبَاقِرُ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ صَحْبَ أَبِيهِ الْإِمَامُ حُسَيْنِ صَحْبَ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَحْبَ سَيِّدِ الرُّسُلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَاتِهِمَا إِذَا وَدَّ الطَّالِبِيُّ صَحْبَ فَضِيلٍ وَحَبِيبِ الْعَجَمِيِّ وَذُ النُّونِ صَحْبُ شَيْوُخًا كَثِيرِينَ مِنَ التَّالِعِينَ وَتَجَاهِهِمْ أَجَلَهُمْ أَحْسَنُ الْبَصْرِيِّ صَحْبَ هَوَّلَاءِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ كُنْ خَادِمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهَذَا بِسِلْسِلَةِ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي اصْحَابِهَا وَ

اَيْضًا إِلَهُهَا اور جنید بغدادی اپنے ناموسری سقنی کی صحبت میں رہے وہ معروف کرمی کی صحبت میں رہے اور معروف کرمی بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرمی کے دو سر مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگتر انہیں سے حسن بصری ہیں اور پیغمبر اصحاب کبار کی صحبت میں رہے انہیں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے احادیث کی حافظ تو ہیہ سلسلہ ہے صحبت کا اس کی صحبت اور اتصال میں کچھ شک نہیں۔

ف مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارسی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالہ میں کیوں نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہ نسبت اولیت کی ہے یعنی روحی نفیس ہے اور اس رسالہ میں عرض یہ ہے کہ نسبت صحبت کی من عن عالم شہادت

خبر ثابت ہے مذکور ہوں لیکن روایت کے نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی
 سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت
 نسبت ہے چنانچہ رسالت سیدہ میں خواجہ محمد یار سا علیہ الرحمہ مذکور کیا ہے
 وَ لِلَّهِ اِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقِ اَيْضًا بِانْتِسابٍ اِلَى جَدِّهِ اَبِي اُمِّهِ الْفَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ
 الصِّدِّيقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
 عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر
 صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اور کو ابی بکر صدیق سے
 اور کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وَفِيهَا سَلَسِلُ الْاَيْصَالِ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصَّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ
 بِالْبَيْعَةِ وَالْحَقِيقَةِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ رَوَى اللّٰهُ اَخَذَ الطَّرِيقَةَ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ اَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ التَّهَرُودِيِّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ
 عَنْ شَاهِ كَمَالٍ اور ہماری اور یہی سلاسل ہیں جنکے بعض میں بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض
 میں بنا بر بیعت باخرقہ پوشیکی تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے اور ہوں
 سید عبداللہ سے اور ہوں نے شیخ آدم بنوری سے اور ہوں نے شیخ احمد سہرندی سے اور ہوں اپنے والد شیخ
 عبداللہ انہوں نے شاہ کمال را ایضاً عن شیخ سکندر عن جدِّہ الشَّيْخِ كَمَالِ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ فَضَّلِ
 عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِ رَحْمَنٍ عَنِ السَّيِّدِ تَقِيٍّ الدِّينِ عَاوِفٍ عَنِ السَّيِّدِ كَلْبِ رَحْمَنٍ ابْنِ الْحَسَنِ عَنِ السَّيِّدِ فَضَّلِ
 عَنِ السَّيِّدِ فَضَّلِ عَنِ السَّيِّدِ تَقِيٍّ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرْفِ الدِّينِ قَتَالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ
 الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْحَرَمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْفَرَسِيِّ
 عَنْ اَبِي الْفَرَجِ الطَّرْطُوسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَنِ الْوَالِدِ الْقَمِيٍّ عَنْ اَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَمِيٍّ
 عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ الْكَلْبِيِّ عَنِ الْمَذْكُورِ اور شیخ احمد سہرندی کو شیخ سکندر
 سے یہی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اور کو سید فضیل سے اور کو سید کدائی
 رحمن سے انکو سید شمس الدین عارف سے اور کو سید گدائے رحمن بن ابوالحسن سے اور کو
 شمس الدین مخرانی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاؤ الدین سے اور کو
 سید عبدالوہاب سے اور کو سید شرف الدین قتال سے اور کو سید عبدالرزاق سے

او کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے او کو ابو سعید محمدری
 سے او کو ابو الحسن قرشی سے او کو ابو الفرج طرطوسی سے او کو ابو الفضل عبدالواحد
 متیمی سے او کو اپنے باب شیخ عبدالعزیز متیمی سے او کو ابو بکر شبلی سے او کو اوس سند جو قبل
 اسکے مذکور ہو چکے یعنی حمید بغدادی سے تاجدار ولایت علی مرتضیٰ ف یہ شرف الدین کا
 لقب قتال ہوا سبب نقش کشی کے ریاضت کی محرم بضم سیم و تشدید ہمار حملہ شدہ مفتوحہ بغداد کا
 ایک کو یہ ہے **وَإِنَّمَا نَادَبَ شَيْخَنَا عَبْدَ الرَّحِيمِ عَلَى رُوحٍ جَدِّهِ لِأَمَةِ الشَّيْخِ وَفِيهِ الدِّينُ مُحَمَّدٌ وَ**
أَجَاؤُهُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِبَنِينَ بِطَرِيقِ خَرَقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيهِ قُطَيْبِ الْحَالِمِ بِحِمِّ الْحَقِّ جَانِدَهُ عَنِ
الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اور یہی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین
 کی روح سے اور انہوں نے او کو اجازت طریقت کی دی او کی پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے
 بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور او کو نجم الحق جاوید سے
 او کو شیخ عبدالعزیز سے جو سالہ عزیز کے مصنف ہیں ولہ طرق اُخریٰ **أَجَاؤُهُ الشَّيْخُ عَظَمَةُ**
اللَّهِ الْكَاتِبُ أَبَا دِي عَنِ أَبَائِهِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ قَاضِي حَانَ يَوْسُفَ النَّاصِحِي عَنِ
حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ الرَّاجِي حَامِدِ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ حَسَامِ الدِّينِ الْمَذْكُورِ عَنِ خَوَاجَةِ
نُورِ قُطَيْبِ الْحَالِمِ عَنْ أَبِيهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَوَازِيِّ الْبُكَالِيِّ أَخِي سِرَاجِ عُمَانَ الْأَرْدِيِّ عَنِ
الشَّيْخِ دِيَّانِ الدِّينِ أَوْلِيَاءِ عَنِ الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كُنْشَاكَ عَنِ خَوَاجَةِ قُطَيْبِ الدِّينِ بَنِيَّادِ كَلِي
عَنْ خَوَاجَةِ مُبِينِ الدِّينِ السَّجَرِيِّ عَنْ خَوَاجَةِ عُمَانَ هَارُونِي عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الْوُفْدَانِي عَنْ
خَوَاجَةِ مُوَدُّودِ جِشْتِي عَنْ أَبِيهِ خَوَاجَةِ يَوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمْعَانَ جِشْتِي عَنْ خَالِهِ خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ جِشْتِي
عَنْ أَبِيهِ خَوَاجَةِ أَبِي حَمَلِ جِشْتِي عَنْ خَوَاجَةِ أَبِي سَمْعَانَ شَاهِدِ عَلَوِّ الدِّينِ عَنِ أَبِي هَبِيبِ الْبَصْرِيِّ عَنْ خَلِّفَتِهِ
الرَّوْعِيِّ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَعْمَ عَنْ فَضْلِ بْنِ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ الْوَكِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْجَمْعِيِّ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور شیخ عبدالرحیم کے اور یہی طرق ہیں ان کو اجازت دی
 سید عظمت اللہ ابراہادی نے او کو سند حاصل ہے اپنے باب دادون سے او کو شیخ عبدالعزیز
 او کو قاضی یوسف ناصحی سے او کو حسن بن طاهر سے او کو سید راجی حامد شاہ سے او کو شیخ
 حسام الدین المذکور سے او کو خواجہ نور قطب عالم سے او کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے

جو اصل میں لاہوری ہیں اور سکون میں بنگالی اور کو انی سراج عثمان اودھی سے اور کو سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا سے اور کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اور کو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے
اور کو خواجہ معین الدین سجری سے سیستانی سے اور کو خواجہ عثمان ہارونی سے اور کو حاجی شریف
زندنی سے اور کو خواجہ سودر چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ محمد بن سمان چشتی سے اور کو اپنے
مامون خواجہ محمد چشتی سے اور کو اپنے والد خواجہ ابوالحسن چشتی سے اور کو خواجہ ابوالحسن شامی سے
اور کو شمس الدین غلو دنیوری سے اور کو ابوبکر بصری سے اور کو خلیفہ بن مرعشی سے اور کو ابراہیم بن ابراہیم
سے اور کو فضیل بن عیاض سے اور کو عبدالواحد بن زید سے اور کو حسن بصری سے اور کو امیر المؤمنین
علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ف مولانا نے
فرمایا مالک پور پور میں ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب
فیض آباد کہتے ہیں اور سجری بکسرین مہملہ و سکون جم وزائے مجملہ منسوب ہے بختان کی طرف جو
سرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے دلی کے لیکن حضرت نظام الدین کا اسوئے لقب ہوا
گویا کہ ایک ولی اولیا کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور
اسکی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ
ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور مارون قریب ہے زندنی سے اودہ کو سرب پر اور حیت شہر ہے
درہ کوہ میں واقع ہے دو منزل ہرات اور اب اس کو شافلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام کے
توابع سے و قاضی سیدی ابوالفضل صاحب الباطن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و ذالک انہ رآہ فی مہاجرہ فبايعہ و علمہ النقی والایات و ایضاً من ذکر کیا النبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام خافہ علمہ اسم الذات اور یہ والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہے جو مجب
باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب میں دیکھا سواون سے
بیعت کی اور آپ نے اور کو فی اور اثبات کے تعلیم فرمائے اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ
والسلام اب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی اونہوں نے تعلیم فرمائے و ایضاً من مروج الائمة الشیخ
ابی محمد عبد القادر الجیلانی و الخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند و الخواجہ معین الدین
بن الحسن الجیشی و انہ رآہم و أخذ منہم الإجازة و تعرف لیسبہ کل واحد منہم علی جدہا

تَمَافَضَ مِنْهُمْ عَلَى قَلِيلٍ وَكَانَ يُحْكِي لَنَا حِكَايَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَبَّأَهُمْ أَجْمَعِينَ
 اور یہی والد مرشد کے فیض پایا و میر طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی اور خواجہ
 بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور انکو خواب میں دیکھا اور نے
 اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت اسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جبکہ فیض ہوا ہون حضرات کی طرف
 سے انکی دل پر اور حضرت والد مرشد سے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اسے
 اور ان حضرات سے راضی ہوا **وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنَ التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَالْعَقَائِدِ
 وَالْخُصُوفِ وَالصَّرَفِ وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَلَدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وَهُوَ قَدْ أَصْحَارَ الْكُتُبَ عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّحْمَنِ مُحَمَّدٍ وَكَاتِبًا مِنْهَا عَلِيٌّ مِيرْزَا هِدَايَةُ الْهَرَوِيُّ صَاحِبُ
 الْحَوَاشِي الْمَشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فاضل عَنْ مُلَّا يُوسُفَ الْكُوسِيِّ عَنْ مِيرْزَا جَانٍ وَغَيْرِهِ عَنْ
 الْحَقِيقِ مُلَّا جَدَّالٍ الدَّوَلَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ اسعد وَغَيْرِهِ عَنْ قَلَامِ هِدَايَةِ الْعَلَامَةِ تَقْتَارَانِي وَالْعَلَامَةِ
 الشَّرِيفِ الْجَوَّجَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ** اور علوم ظاہر بخلاف تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقاید
 اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو سمجھنے پر ہوا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ
 عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں اپنے بہائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزا ہدیر موسیٰ
 پڑھیں جو مصنف بن حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزا ہدیر نے مرزا فاضل سے انہوں نے ملا یوسف
 کو بیچ سے انہوں نے مرزا جان وغیرہ سے انہوں نے محقق ملا جلال دولانی سے انہوں نے اپنے
 باب اسعد وغیرہ ملائمہ علامہ تقتارانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم
 علامہ تقتارانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی کی سند علمائین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے
 اسکو نہ ذکر فرمایا و اجازتی مشکوٰۃ المصابیح والصحیح المجازی وغیرہ من الصحاح الستہ الثقیۃ
 الثبت حاجی محمد افضل عن الشیخ عبد الاحد عن ابیہ الشیخ محمد سعید عن جاکہ شیخ الطریق
 الشیخ احمد السہودی بسند الطویل المذكور فی مقام سابقہ و ہذا آخر ما اذنا و اذنا فی ہذا
 الرسالۃ والحمد لله اولا و آخر اوظاہر اوباطن اور مجوز اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری
 وغیرہ صحیح سند کی متمدن ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبدالاحد و انہوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید
 انہوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد ہندی سے انکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور

انصاف میں اور یہ بتا می ہے اس مضمون کی جسکے لائے کاہنے اس رسالہ میں ارادہ کیا تھا اور شکر ہے
اللہ تعالیٰ کا ابتدا میں ہی اور انتہا میں ہی اور ظاہر میں ہی اور باطن میں ہی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ
اسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول اہل کاجو بیسویں ربیع الآخر ۱۲۸۶ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہو گیا
حق تعالیٰ میرے بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیا و کرام رضی اللہ عنہم کے معاف
کرے اور ان حضرات کے نوز باطنی سے میرے ظلمت کردہ دلوں کو نورانی فرما دے آمین اور اہل
اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے

آمین ثم آمین

الط

خاتمہ

بسم

لاکھ لاکھ شکر اس واہب بے منت کا کہ جس نے ہمو عقل واسطے معرفت کی مرحمت فرمائی اور قرآن شریف
بیسویں سید پی راہ حقیقت کی بتائی اسپر ہی بغیر شفقت پیغمبر کو مبعوث کیا تا انکی اقتدا میں قدم نہ ٹکے
مسالک کا ہزار ہزار درود اور ناموی پر کہ جن کی شان میں وَمَا اَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
آیا اور دُاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ وَسِرَّ كَاجَاهِلِيَّوَا اُنکے حق میں حق نے حق فرمایا اور انہیں کی
پار و لت سے خدا کی عبودیت اور انکے بیان فصیح سے وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کو پہنچانا راضی ہو خدا
انکے آل اور اصحاب سے کہ جنہوں نے اشاعت دین میں جان و مال کو کچھ مال نہ بچانا خدا کی راہ کی
جان نثار جیسے شمع پر پروانہ آسمان ترویج اسلام کے ستارے ہیں اَصْحَابِ الْاُجُومِ گواہ صادق ہیں
بادیان دین متین ہیں اَيُّهُمْ اَقْتَدَيْتُمْ اَتَقْتَدَيْتُمْ اسپر ناطق ہے اب سالکان مسالک معرفت پر
واضح ہوا اور ہر وہان طریق حقیقت پر لایچ کہ مختصر بیان طریقت کے اشغال میں رسالہ میری مریدی
کے احوال میں افراط و تفریط سے دور نافع فوائد سے معمور موافق شریعت عزائے نبوی کے اور مطابق
سنت مصطفوی کے علم سلوک دین کتاب عظیم المشل مشفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل میں اَيُّهُمْ مَنِ اتَّقَى مِنْ اَيَّامِ اللّٰهِ
مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا ترجمہ مولانا حزم علی ملہوری البقاہ اللہ کا فائدہ
اور حواشی مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز کے ترجمہ کے ہوئے مترجم تحریر
بائیں کے بر جس اہتمام سعی و سلیح کے جناب قاضی فتح محمد صاحب بن قاضی نور محمد مرحوم و جناب شیخ نوال الدین
بن جیوا خان صاحب کے مطبع حیدر علی واقع بمبئی میں بتاریخ ۱۲۷۷ ماہ محرم الحرام ۱۲۷۷ کے چھاپی ہوئی

در غلط اعراب و الفاظ کہ جو نسخہ مطبوع سابق میں بمقتضائے بشریت باقی رہے تھے کئی نسخے مطبوع ہو چکے
 نامتقد و درست ہوئی لیکن جو انسان کی ترکیب خطا و نسیاں سے ہے اگر کبھی بھی کوئی غلطی باقی ہو گیا جب
 ہے اس میں ناظرین سے یہ کہ جب اس مجموعہ پر فائیدہ سے فائدہ اٹھا دین جناب مصنف و مغفور و مترجم
 و مہتممین اور اسکے کاتب کو دعا ہے خیر سے یاد فرما دین کہ اجر احسان کا بڑا کیا ہے اس واسطے
 حق تعالیٰ نے ان اللہ العلیٰ العزیز اجر المحسنین فرمایا ہے

منت تمام -

الط ۳

مطلوع خورشید پر ہے کچھ دلیل	ہے مقام شکر یہ ربّ جلیل
پھر ہوا طیار بھر ہر علیل	نسخہ امراض عصیان لا دوا
حاذق و حادق بڑا دانا عقیل	موجد اوسکا ہے سنور و می طبیب
سنکرا نکا ہو گا کوئی مرد ذلیل	ہیں مرکب اور مفرد نسخہ جات
تجربہ انکا ہوا ہے بے عدیل	عالم علویٰ مین بھی شہسور ہے
صحت قلبی ہو حاصل اسے خلیل	جو کرے سہول اسکو صبح و شام
ہست کہتا ہوں تجھی مین ای نبیل	فارغ کمتر کا ہے کچھ ہی عمل

بقلم مولانا محمد رفیع الدین دہلوی